www.KitaboSunnat.com

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

قبر پرستی کے فروغ کیلئے شیطان کی تدبیریں

مجموعہ نگارشات

عمدة المحدثین قدوة السالکین امام ابن قیم الجوزیہ
حکیم الامتہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
نبیل الامتہ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی
شیخ الاسلام امام محمد بن عبد الوہاب التمیمی

مع رسالہ (ارشادات شیخ عبد القادر جیلانیؒ)

ترجمہ و تعلیق
ابو مسعود عبد الجبار سلفی ایم اے ایم او ایل

الهادی
للنشر والتوزیع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیه ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ لَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾

[السباء 34:20]

قبر پرستی کے فروغ کیلئے شیطان کی تدبیریں

مجموعہ نگارشات

⊛ عمدۃ المحدثین قدوۃ السالکین امام ابن قیم الجوزیہ ⊛ حکیم الامۃ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

⊛ نبیل الامۃ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ⊛ شیخ الاسلام امام محمد بن عبدالوہاب التمیمی

مع رسالہ (ارشادات شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ)

ترجمہ و تعلیق

ابو مسعود عبد الجبار سلفی (ایم ۔اے۔ ایم او ایل)

ناشر

مرکز تفہیم القرآن والسنۃ (چوک حجرہ شاہ مقیم، ضلع اوکاڑا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مترجم محفوظ ہیں

نام کتاب	قبر پرستی کے فروغ کے لیے شیطان کی تدبیریں
تالیف	عمدۃ المحدثین قدوۃ الصالحین امام ابن قیم الجوزیہ دمشقی
ترجمہ و تعلیق	ابو مسعود عبد الجبار السّلفی (ایم اے)
تعداد	۱۱۰۰
اشاعت	ہفتم ۲۰۱۲
ناشر	مرکز تفہیم القرآن والسنۃ (چوک حجرہ شاہ مقیم ضلع اوکاڑا)
قیمت	۲۰۰ روپے

ملنے کے پتے

۱۔ دارالکتب السّلفیہ۔ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

۲۔ مکتبہ قدوسیہ۔ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

۳۔ الھادی للنشر والتوزیع۔ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

۴۔ مکتبہ دارالسلام۔ لوئر مال روڈ لاہور۔

۵۔ مکتبہ محمدیہ۔ الفضل مارکیٹ۔ اردو بازار لاہور۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

- تحدیثِ نعمت 9
- رَوْحُ عَاطِرَ 11
- تصدیر 12
- پیش لفظ 13
- تقدیم..... حامداً و مصلیاً 17
- آستانوں کی پرستش کی ابتداء کیسے ہوئی؟ 20
- قوم نوح علیہ السلام کے پنجتن بزرگوں کا تعارف 21
- بابا ستوشاہ کی پرستش کا بنیادی سبب 23
- آستانوں کی پرستش، بتوں کی پرستش سے بھی خطرناک ہے 24
- مشرکوں کی احادیث رسول ﷺ سے محاذ آرائی 25
- آستانوں پر مسجدیں بنانے کے متعلق ائمہ دین کے فتوے 25
- قبروں پر مسجدیں بنانے کے متعلق احادیث رسول ﷺ 26
- ایک مغالطے کا ازالہ 30
- رسول اللہ ﷺ کے اندیشے اور مشرکین کی سینہ زوری 34
- اہل توحید پر اللہ کا احسان 35
- قبروں پر میلے اور عرس 36
- مشرکین عرب قبل از اسلام عرس منایا کرتے تھے 37
- ایک یہودیانہ تحریف پر تبصرہ 41
- آستانوں پر حاضری کے دینی نقصانات 44

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- مزاروں پر حاضری کے وقت پجاریوں کا خشوع وخضوع 46
- ایک بصیرت افروز تجزیہ 47
- فرمان رسول اللہ ﷺ ......اور مسلمان مشرکوں کا ردِّ عمل 48
- پکی قبروں کے خلاف سلف صالحین کے فتوے 50
- مشرکین کی خودسری کی انتہاء 52
- قبروں پر حج اکبر منعقد کرنا 53
- جناب رسول کریم ﷺ کا طریقہ زیارۃ قبور 56
- غوروفکر کا مقام 59
- اسلاف کرام کی احتیاط 60
- مسلمان مشرکین کا افسوس ناک طرزِ عمل 64
- آستانہ پرستوں کو چیلنج 65
- حضرت دانیال علیہ السلام کی قبر کو لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ کرنا 65
- قابلِ غور حقیقت 67
- ذرا سوچئے تو سہی 67
- امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دور اندیشی 68
- اسلحہ لٹکانے کی غرض سے درخت مخصوص کرنے والوں پر آپ ﷺ کی ناراضگی ... 69
- دین کے بگاڑ پر اسلاف کرام کی برہمی 71
- غیور موحدین کو مشرکین کے طعنے 73
- داعیانِ توحید وسنت کی تسکین وتسلی 74
- بزرگان دین کے نادان پجاری ان کے حقیقی دشمن ہیں 75
- آستانوں کی پرستش کا اصل سبب: 78
- شیطان لعین کی ہوشربا تدبیر 80

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- شرک اکبر تک پہنچانے والے شیطانی زینے 81
- پہلا زینہ: 81
- دوسرا زینہ: 82
- مروجہ وسیلہ کی تردید میں بزرگان حنفیہ کے فرموات 82
- تیسرا زینہ: 84
- چوتھا زینہ: 84
- پانچواں زینہ: 84
- آستانوں پر کی جانے والی منکرات کے درجات 85
- موحدین اور مشرکین کے طریقہ زیارت قبور میں فرق 87
- پہلا مقصد: 87
- دوسرا مقصد: 87
- تیسرا مقصد: 88
- آستانوں کی زیارت سے مشرکین کا مقصد 88
- شفاعت کا مشرکانہ تصور اور اس کی تردید 89
- مشرکین، انبیاء اور اولیاء کی سفارش سے محروم رہیں گے 93
- قرآنی نظریہ سفارش اور مشرکانہ سفارش کا فرق 95
- دونوں طرح کی سفارشوں میں ایک مزید فرق 98
- ضمیمہ بسلسلہ قبر پرستی کے فروغ کے لیے شیطان کی تدبیریں
  از نبیل الامۃ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی 101
- ضمیمہ بسلسلہ قبر پرستی کے فروغ کے لیے شیطان کی تدبیریں
  از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی 106

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ نورِ توحید 107

○ شیخ الاسلام والمسلمین کی دعوت کا اثر 110

○ دی نیو ورلڈ آف اسلام کے صفحات کا اصل متن 112

○ کلمہ طیبہ کا حقیقی مقصد 115

○ کلمہ طیبہ کا اصلی مفہوم 116

○ اُلوہِیّت کیا ہے؟ 117

○ قابل غور چیزیں 117

○ اللہ کو رازق و خالق ماننے والے کافر کیوں قرار پائے؟ 118

○ توحید اُلوہِیّت 118

○ ایک سوال: 119

○ جواب: 119

○ آخری گزارش 121

○ مشرکین مکہ کے الٰہ کیسے تھے؟ از مفسر قرآن مولانا ابو الکلام آزادؒ 122

❁ نکتۂ توحید از مترجم و مرتب 124

○ بتوں کے متعلق اہل مکہ کا نظریہ 125

○ الٰہ (معبود) کی تعریف 127

○ مشرکین مکہ کے آلہۃ کا تعارف 128

○ (۱) ہبل: 128

○ (۲) لات: 128

○ (۳) منات: 128

○ (۴) عزّیٰ: 129

○ (۵) حضرت مریم صدیقہؑ 129

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ (۶) حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام 129

○ (۷) اساف اور نائلہ: 129

○ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا اقرار 130

○ انبیاء کی بعثت کا اصلی مقصد 131

○ قوم ہود کا موقف 131

○ رسول اللہ ﷺ کی دعوت توحید پر مشرکین کا جواب 131

○ مقام غور وفکر 132

✿ وسیلہ کیا ہے؟ 136

○ وسیلہ کا لغوی معنی: 137

○ وسیلہ کا شرعی مفہوم: 138

○ جائز اور مستحب وسیلے: 139

○ نیک اعمال کا وسیلہ: 142

○ وسیلہ کی تیسری قسم: 145

○ وسیلہ کے متعلق حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور حنفی بزرگانِ دین کا موقف ... 150

○ ✿ ارشادات محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ 154

○ محبوب سبحانی کی گرانقدر نصائح کا مقصد 154

○ اللہ کے سوا کسی سے مدد نہ مانگو 158

○ صرف اللہ تعالیٰ سے مانگو جو غنی اور بے پرواہ ہے 159

○ اللہ کے در کو چھوڑ کر کسی طرف مت جاؤ 160

○ توحید، موحدین کے لیے نور اور شیاطین کے لیے آگ ہے 161

○ گنج بخشنے والی ہستی! اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں 162

○ مخلوق کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھنے والا جانوروں سے بھی احمق ہے ... 163

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اللہ نے اپنی خدائی میں کسی کو شریک نہیں بنایا 165
- ھذ حرام سجادہ نشینوں اور شکم پرست مولویوں کی غلط بیانیوں کا رد 166
- قبروں میں مدفون صالحین و طالحین اللہ کے سامنے بے بس ہیں 167
- خود ساختہ واسطے اور وسیلے اٹھا دو 168
- اولیاء کرام کی سیرت اپناؤ......ان کے نام پر بزنس نہ کرو 170
- زاہدوں کے لباس میں خونخوار بھیڑیے 171
- بدعات کے ارتکاب کا خوفناک انجام 172
- ہمدردانہ گزارش 173
- استواء علی العرش کے منکرین کو ڈانٹ 174
- گمراہ کن عقیدے کا رد 175
- اس عقیدے کا رد کہ اللہ ہر جگہ یا ہر مقام پر بالذات موجود ہے 176
- مومنوں اور شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں قبروں میں نہیں 176
- کسب و ہنر اپناؤ اور گداگری چھوڑ دو 178

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحدیثِ نعمت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِيْنَ......اما بعد:

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے کتاب ہذا کو وہ قبولیت نصیب فرمائی جو مترجم و مہذب و ناشر کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔ اس کا جب بھی تازہ ایڈیشن شائع ہوتا ہر مسلک کے پرستاران توحید اسے ہاتھوں ہاتھ لیتے اور کتاب چند ماہ میں بازار سے نایاب ہو جاتی۔ چنانچہ قلیل عرصے میں اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے لیکن کتاب کی مانگ میں کمی نہ آئی۔

فدائیان توحید و سنت نے اس کی تخریج و تعلیق کی طرف توجہ دلائی اور اس کے سرورق کو دیدہ زیب اور کتابت کو دلکش بنانے کا مشورہ بھی دیا چنانچہ راقم الحروف نے اصحاب علم و فضل کی مشاورت سے موجودہ ایڈیشن میں آیات اور احادیث کی تخریج کر دی اور مفید حواشی کا اضافہ کر دیا لہٰذا موجودہ ایڈیشن مندرجہ ذیل خوبیوں سے مالا مال ہے۔

۱۔ سرورق، انتہائی خوبصورت چار رنگا ڈیزائن کیا گیا ہے۔
۲۔ اردو/عربی مواد کو خوبصورت انداز سے ان پیج پروگرام میں کمپوز کر دیا گیا ہے۔
۳۔ حاشیے پر آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ کی تخریج کر دی گئی ہے۔
۴۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ کی گرانقدر تحریر کی تائید و تشریح کی غرض سے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی شیخ الاسلام امام محمد رحمہ اللہ کی مترجم تحریریں شامل کر دی گئی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ مسک الختام کے طور آخر میں سید الاصفیاء والاخیار حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کے مواعظ حسنہ شامل اشاعت کردیے گئے ہیں۔

اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَ مَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ

ابو مسعود عبد الجبار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَوْحٌ عَاطِرٌ من الاستاذ الكريم على المؤلف

فَإِنَّ الْاَخَ الكَرِيْمَ عَبْدُ الْجَبَّارِ السَّلَفِي خِرِّيْجُ الْجَامِعَةِ السَّلَفِيَّةِ بِفَيْصَلْ آبَادَ وَالْمَاجِسْتِيْرُ فِى اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ مِنْ جَامِعَةِ فِنْجَابَ بِبَاكِسْتَانَ مِنْ خَيْرَةِ الطُّلَّابِ الَّذِيْنَ تَخَرَّجُوْا مِنَ الْجَامِعَةِ السَّلَفِيَّةِ دَارَسَ عَلَيَّ وَ لَا زَمَنِي بُرْهَةً مِنَ الزَّمَنِ.

كَانَ مُجْتَهِدًا زَكِيًّا فَطِيْنًا خَلِيْقًا صَاحِبَ مَيْزَةٍ خِطَابَةً وَ اِنْشَاءً خَاضِعًا مُتَاَدِّبًا وَ مُكْرِمًا لِاَصْحَابِ الْفَضَائِلِ وَالسَّجَايَا وَ بِالْاَخَصِّ شُيُوْخَهُ عَلٰى تَفَاوُتِ دَرَجَاتِهِمْ كَمَا هُوَ مَعْرُوْفٌ لَدَيْنَا عَقِيْدَةً صَحِيْحَةً وَ هُوَ اَهْلٌ لِلْاِلْتِحَاقِ وَ صَالِحٌ لِلتَّرْشِيْحِ.

الراقم

ثناء اللہ عیسیٰ خاں

نیو گاردن تاؤن لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصدیر

شیخ الحدیث حضرت العلام مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی ﷾
مبعوث دار الافتاء مملکۃ عربیۃ سعودیۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ بُعِثَ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَ لَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ......اَمَّا بَعْدُ!

زیر نظر کتاب علامہ ابن قیم کی معرکۃ آراء تصنیف "اغاثۃ اللھفان" کے ایک معرکہ آراء باب کا ترجمہ ہے جس کا تعلق فتنہ عبادۃ قبور سے ہے تلمیذ موصوف نے اپنے خاص انداز میں اس کو اردو کے قالب میں ڈھالا ہے جو لائق تحسین ہے، رب العزت ان کی جملہ مساعی کو شرف قبولیت سے نوازے اور عقبیٰ میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین

اخیر میں میری یہ سفارش ہے کہ مکمل کتاب کا ترجمہ ہونا چاہیے تاکہ اردو دان طبقہ بھی اس سے کما حقہ مستفید ہو سکے۔

وَ آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

الرّاقم

ثناء اللہ عیسیٰ خاں لاہور

۱۱ جمادی الاوّل ۱۴۱۴ھ

بمطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۹۳ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

محترم ناظرین، آٹھویں صدی ہجری کے ہر دلعزیز اور شہرہ آفاق عالم ربانی، حجۃ الاسلام امام ابن قیم الجوزی رحمہ اللہ کی معرکہ آراء کتاب "اغاثة اللهفان" اس قابل ہے کہ اسے دنیا کی تمام زبانوں میں منتقل کیا جائے۔

راقم الحروف نے آج سے چند سال قبل اس کے نہایت وقیع اور اہم باب کا ترجمہ کیا تھا جو وفاقی شرعی عدالت پاکستان کے مشیر اور الاعتصام لاہور، کے مدیر اعلیٰ مفسر قرآن حضرت مولانا حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ کی نظر ثانی کے بعد ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور میں قسط وار شائع ہوا۔

حسن اتفاق سے یہ مضمون، ملک کے نامور، بزرگ عالم دین حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ کے مطالعہ میں آیا، جب انھوں نے اسے اوّل تا آخر بڑی دلچسپی سے پڑھا تو ان کے دل میں چشمہ توحید کی شیریں لہریں موجزن ہوگئیں اس وقت ان کی قلبی کیفیت کچھ اس طرح نظر آنے لگی۔

وَ يُذْكِرُنِي فِيْ ذِكْرِهٖ قُشْعَرِيْرٌ
لَهَا بَيْنَ جِلْدِيْ وَالْعِظَامِ دَبِيْبٌ

چنانچہ حضرت حافظ صاحب رحمہ اللہ نے والہانہ شیفتگی کے عالم میں راقم الحروف کو لاہور طلب کر کے اسے مزید آسان اور عام فہم کرنے کا حکم دیا تاکہ یہ مضمون کتابی صورت میں شائع ہو سکے۔ راقم الحروف حضرت حافظ صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں مصروف تھا کہ جبل استقامت اور توحید و سنت کے بیباک داعی حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاری (رحمہ اللہ) آف گجرات کو بھی اسے ملاحظہ فرمانے کا اتفاق ہوا تو انھوں نے والہانہ انداز میں راقم کی گردن کو دونوں اطراف سے چوم کر نہایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسرت کا اظہار کیا اور فرمانے لگے آفرین ہے بیٹا صد آفرین اللہ اس کاوش کو قبولیت عطا فرمائے۔

اس کتاب کے مصنف کو علمی دنیا میں جو بے پناہ مقبولیت اور محبوبیت حاصل ہے اس کا سبب یہ ہے کہ آپ مجسمہ اخلاص تھے۔ زہد و ورع، عبادت و ریاضت اور تقویٰ کے اعتبار سے ''اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ'' معلوم ہوتے تھے۔ ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن آپ کی یومیہ روحانی غذا تھی تو جس طرح حدیث قدسی میں آیا ہے کہ جب بندہ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل کے ذریعہ بھی میرا قرب تلاش کرتا ہے تو میں اس سے محبت کرنا شروع کر دیتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اسکا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے الخ (الحدیث)...... اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جرائیل علیہ السلام کو اطلاع دیتا ہے کہ میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تو حضرت جرائیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر آسمان والے ملائکہ کرام بھی اس سے محبت کرتے ہیں پھر اس کے لیے اہل زمین کے دلوں میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

اس عالم ربانی نے اپنے استاذ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی طرح، اللہ تعالیٰ کی خاطر، دنیاوی جاہ و منصب اور مال و دولت کو ٹھکرایا اور حکومتی عہدوں اور مناصب پر جلوہ گر ہونے کی بجائے تبلیغ حق کرتے ہوئے جیل میں قید ہونے کو ترجیح دی۔ چنانچہ انبیائے کرام کی خالص دعوت توحید کی تبلیغ کی پاداش میں آپ کو قید کیا گیا۔ اونٹ پر باندھ کر بازاروں میں گھمایا گیا اور پیٹھ پر کوڑے برسائے گئے لیکن آپ نے یہ سب کچھ ،طائف کے داعی الی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح برداشت کیا اور شرک وبدعت کے ایوانوں میں دعوت توحید پہنچائی۔

آج ان کی شہرت اور محبوبیت کا یہ عالم ہے کہ جونہی ان کی کوئی کتاب شائع ہو کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مارکیٹ میں آتی ہے وہ چند دنوں میں نایاب ہوجاتی ہے کیونکہ عام و خاص اسے ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں اور لوگ ان کی کتابوں کے ایسے محتاج ہیں جیسے موسم گرما میں پیاسے لوگ ٹھنڈے پانی کے "زاد المعاد، اِغاثة اللهفان، اعلام الموقعین، قصیدہ نونیہ، مدراج السالکین، روضة المحبین، نزهة المشتاقین، حَادِیُ الْاَرْوَاحِ اِلٰی بِلَادِ الْاَفْرَاحِ" وغیرہ کتب کے کیا کہنے۔

سبحان اللہ ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

ان کتب میں سے اغاثة اللهفان اپنے موضوع پر بڑی شاندار اور لاجواب کتاب ہے اور خصوصاً یہ حصہ ایسا بے مثال ہے کہ اہل ایمان اس کے مطالعے سے شرک کی حقیقت اور اس کے خطرناک نتائج سے مکمل طور پر آگاہ ہوجائیں گے اور یہ جان لیں گے کہ یہی وہ دعوت ہے جس کی انبیاء کرامؑ نے تبلیغ کی اور اس کی پاداش میں اپنی اپنی قوموں سے پتھر کھائے اور ان کی بدتمیزیوں کا شکار ہوئے اور اسی نظریے پر استقامت کی وجہ سے انہیں اللہ تعالیٰ نے عزیمت کے مقام پر فائز کیا اور انھیں دنیا میں لسان صدق کا اعزاز بخشا اور عقبیٰ میں جنت الفردوس کا وارث بنایا۔

راقم الحروف نے قصیدہ نونیہ کے تمہیدی خطبے کو اردو جامہ پہنا کر اس کتاب کے شروع میں لگا دیا ہے۔سبحان اللہ !امام ابن قیمؒ کا یہ خطبہ ارباب بصیرت کو مسحور کردینے والا ہے۔اس کی اصل عربی عبارت ایسی فصیح و بلیغ اور حلاوت ایمانی سے بھرپور ہے کہ علمائے کرام عش عش کر اٹھیں ،اردوخواں اصحاب اس کے ترجمے کے مطالعہ سے کم و بیش وہی لطف حاصل کر سکتے ہیں جو اصلی عربی عبارت سے حاصل ہوسکتا ہے۔یہ خطبہ اپنی ایمانی حرارت کے ساتھ ساتھ عیار دین بازوں کا پورا پورا جواب بھی ہے ،جو دن رات اہل ایمان کو گستاخی رسول ﷺ کا مرتکب گردانتے ہیں۔ راقم الحروف نے اپنی کم مائیگی کے باوجود بڑی جانفشانی سے اس باب کا ایسا رواں اور سلیس اردو ترجمہ کیا ہے کہ قارئین کرام اسے اردو کتاب ہی تصور کریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں قارئین کرام سے درخواست کروں گا کہ وہ میرے اساتذہ کرام خصوصا شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حافظ محمد گوندلویؒ ومولانا محمد عبداللہ امجد چھتوی ﷾ اور حضرت مولانا حافظ ثناء اللہ خاں مدنی ﷾، حضرت مولانا حافظ عبدالمنان نور پوری ﷫ اور میرے والد محترم میاں ولی محمد مرحوم کو خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں اور مولانا عبدالقادر ﷫ حصاری ومولانا محمد یوسف راجووالوی ﷾ کو بھی کہ میں ان کی دعاؤں سے اس خدمت کے قابل ہوا۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَلٰى ذَالِكَ.

جَزَاهُمُ اللّٰهُ عَنَّا وَ عَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا

فقیر الی اللہ الغنی

عبدالجبار سلفی

ڈاہر ضلع اوکاڑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقدیم...... حامداً و مصلیاً

امام ابن قیم رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ:

اللہ رب العزت ہی تمام تعریفوں کے لائق ہے جس کے پالنہار ہونے پر تمام مخلوق گواہ ہے جس کی غلامی کا ساری مصنوعات اقرار کر رہی ہیں اور اپنے اندر پائی جانے والی عجیب و غریب کاریگری کے ذریعے گواہی دے رہی ہیں کہ اس ذات بابرکات کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں۔ وہ ہر نقص سے پاک اور تمام خوبیوں سے متصف ہے، اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر، اور ان برگزیدہ ہستیوں کی تعداد برابر جن سے وہ راضی ہوا اور اتنے وزن برابر جتنا اس کے عرش کا وزن ہے، اور اتنی سیاہی برابر، جس سے اللہ کے کلمات لکھے جائیں تو وہ ختم ہو جائے، لیکن اللہ کے اوصاف و کمالات بدستور باقی رہیں۔

وہ ایسا بابرکت اور بے نیاز اور یکتا رب ہے جس کی ربوبیت میں کوئی شریک نہیں اور اس کی صفتوں اور کاموں میں کوئی شبیہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ کائنات کی ان تمام چیزوں سے بڑا ہے جو اس کے علم میں ہیں اور جو اس کے قلم نے لکھی ہیں اور جن پر اس کا حکم نافذ ہے۔

ہم اس بے بس اور عاجز بندے کی طرح لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہتے ہیں جو اپنی ذات کے نفع اور نقصان کا مالک نہیں۔ نہ زندگی کا مالک ہے۔ نہ موت کا اور نہ جی اٹھنے کا بلکہ اوّل تا آخر ربّ العزت کا محتاج ہے۔

ہم اس حقیقت پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں نہ اس کا کوئی شریک ہے، نہ اس کی بیوی ہے، نہ اولاد نہ باپ نہ کوئی ہمسر، وہ یقیناً ایسا ہی ہے جس طرح اس نے اپنے متعلق بیان کیا اور بڑھ کر ہے اس سے جو مخلوق اس کے متعلق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کر سکتی ہے۔

اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور پیارے رسول ہیں اور وحی الٰہی کے امین ہیں اور اس کی طرف سے مخلوق کی جانب سفیر ہیں اور مخلوق پر حجت ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں قیامت سے قبل ہدایت اور دین حق دے کر مبعوث فرمایا اور انہیں بشیر و نذیر ، سراج منیر اور داعی الی اللہ بنایا اور انہیں اس وقت رسول بنا کر بھیجا جب انبیاء و رسل کو گزرے ایک عرصہ بیت چکا تھا اور صراط مستقیم کے نشانات مٹ چکے تھے اور کتابوں کی نصیحتیں طاق نسیان ہو چکی تھیں۔

کفر کی آگ بھڑک رہی تھی اور اس کی چنگاریاں کائنات کے گوشوں تک اڑ رہی تھیں اور اہل زمین اس لائق تھے کہ ان پر غضب الٰہی ٹوٹ پڑے ان حالات میں رب کائنات نے اہل زمین کو دیکھا تو چند اہل کتاب کو چھوڑ کر باقی تمام عرب وعجم پر ناراض ہوا۔

کیونکہ ہر قوم نے اپنی گمراہ کن آراء کو سند بنا رکھا تھا اور اپنی باطل تحریروں سے وحی الٰہی کا مقابلہ کر رکھا تھا، کفر کی اندھیری رات طویل ہو چکی تھی اور ضلالت کا سیاہ غبار چھا چکا تھا۔ حق کے راستے معدوم ہو چکے تھے اور اس کی علامتیں اکھڑ چکی تھیں۔

ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ اور پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کے ذریعے ایمان کی صبح کو روشن کیا جونہی یہ آفتاب رسالت طلوع ہوا، کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے نور سے چمکنے لگا۔ ضلالت کی تاریکی ختم ہو گئی ، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعے لوگوں کو گمراہی سے ہدایت بخشی اور انھیں جہالت سے نکال کر شریعت کا نور بخشا اور ان کا اندھا پن دور کر کے انھیں نور بصیرت عطا کیا اور اہل حق کو قلت سے کثرت میں اور ان کی ذلت کو عزت میں تبدیل کیا اور آپ کے ذریعے بند آنکھوں اور ڈھکے ہوئے کانوں اور مستور دلوں کو کھول دیا اور آپ ﷺ نے ڈنکے کی چوٹ پر پیغام الٰہی پہنچایا۔ رسالت کی امانت ادا کی اور امت کی خیر خواہی کی اور ضلالت کے بادلوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بکھیر دیا اور جہاد فی سبیل اللہ کا حق ادا کر دیا اور ایسی بندگی کی کہ اللہ کی طرف سے یقین آ گیا۔

اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کا سینہ کھول دیا اور آپؐ کا ذکر بلند کر دیا اور آپؐ سے بوجھ اتار دیا، آپؐ کے مخالفین پر ذلت مسلط کر دی اور قرآن حکیم میں آپؐ کی زندگی کی قسم کھائی اور آپؐ کا نام اپنے نام سے جوڑ دیا چنانچہ جب بھی کسی جگہ، کسی وقت اللہ کے بابرکت نام کا ذکر ہوتا ہے ساتھ ہی اس کے پیارے پیغمبر ﷺ کا نام لیا جاتا ہے۔ اس وقت تک کسی خطیب کا خطبہ کسی نمازی کی نماز اور کسی مؤذن کی اذان مکمل نہیں ہوتی جب تک وہ یقین سے گواہی نہ دے لے کہ محمد ﷺ اللہ کا بندہ اور اس کا پیارا رسول ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ مَلَآئِكَتُهُ وَ اَنْبِيَاءُهُ وَ رُسُلُهُ وَ جَمِيْعُ خَلْقِهِ كَمَا عَرَّفَنَا بِاللّٰهِ وَ هَدَانَا اِلَيْهِ وَ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَكْرَامِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْهِنَ وَ عَلٰى مَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ...... اَمَّا بَعْدُ!

آستانوں کی پرستش کی ابتداء کیسے ہوئی؟

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

شیطان مردود نے جس خطرناک فلسفے سے اپنے نئے اور پرانے ساتھیوں کو گمراہ کیا ہے، وہ قبروں کی پرستش کی ترغیب وتلقین ہے۔اس کے اس تباہ کن منصوبے سے صرف وہی بچے ہیں جنھیں اللہ نے آزمانے کا ارادہ نہیں کیا۔

اس ملعون کے پرفریب منصوبے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ کے سوا کئی دوسرے معبودوں کی پرستش شروع ہوگئی۔ان کے مجسمے تراشے گئے۔انکی قبروں پر قبے تعمیر ہوئے اوران میں خود ساختہ معبودوں کی مورتیاں بنائی گئیں بعد ازاں ان مورتیوں کو سایہ دار مجسموں میں ڈھال دیا گیا پھر انہیں بت بنادیا گیا۔رفتہ رفتہ اللہ کے ساتھ ساتھ ان کی عبادت بھی شروع ہوگئی۔

آستانوں کی پرستش کی ابتدا قوم نوح علیہ السلام سے ہوئی تھی۔قرآن میں ہے:

﴿ وَ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَ وَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۝ وَ مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۝ وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا وَّ لَا يَغُوْثَ وَ يَعُوْقَ وَ نَسْرًا وَ قَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۝ ﴾ (نوح:۲۱۔۲۴)

"اورنوح (علیہ السلام) نے فرمایا اے میرے رب، انھوں نے میری نافرمانی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس چیز کی پیروی کی جس نے ان کے مال و اولاد کو خسارہ کے سوا کچھ نہیں دیا۔ انھوں نے بہت بڑی چال چلی اور کہا کہ اپنے معبودوں کی عبادت مت چھوڑنا اور مت چھوڑنا وَدّ کو اور نہ چھوڑنا سُواع کو نہ یغوق کو نہ یغُوث اور نہ نسر کو اور بے شک انھوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا۔“

قوم نوح علیہ السلام کے پنجتن بزرگوں کا تعارف

امام ابن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ آدم علیہ السلام کی نسل میں سے بڑے متقی اور پرہیز گار انسان تھے۔ لوگ ان کے بڑے عقیدت مند تھے اور ان کی پیروی کرتے تھے۔ جب یہ بزرگ فوت ہو گئے تو ان کے عقیدت مندوں نے سوچا کہ اگر ہم ان کی تصویریں بنالیں تو ان کی یاد سے ہم میں عبادت کا شوق بڑھ جائے گا۔ چنانچہ انھوں نے ان نیک بزرگوں کی تصویریں یا بت بنا لیے۔ پھر جب تصویریں اور مجسمے بنانے والے فوت ہوگئے تو بعد والوں میں شیطان نے یہ وسوسہ پیدا کیا کہ تمہارے آباء واجداد تو ان بزرگوں کی پرستش کیا کرتے تھے اور ان کے وسیلے سے ان پر بارش برستی تھی۔ چنانچہ ان کی اولاد نے ان کی پرستش شروع کردی۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کے درمیان دس صدیوں کا فاصلہ ہے اور اس وقت لوگ صحیح عقیدہ توحید پر تھے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ قوم نوحؑ ان معبودوں کی پوجا کرتی تھی۔ پھر عربوں نے بھی انہیں پوجنا شروع کردیا۔ چنانچہ وُدّ، دَومۃ الجندل میں بنو کلب کا معبود تھا۔ اور سُواع، ھذیل کا اور یغوث بنو غطیف کا معبود تھا اور ہمدان والے یعوق کو پوجتے تھے اور نسر، حمیریوں کے قبیلہ ذُوالکلاع کا معبود تھا۔

ترجمانُ القرآن حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ بت جو قوم نوحؑ میں پوجے جاتے تھے، بعد میں عربوں نے بھی ان کو پوجنا شروع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردیا۔ چنانچہ سُواع قبیلہ ہذیل کا اور یغُوث، مراد کا اور پھر بنوغطیف کا اور یعوق، ہمدان اور نسر آل ذوالکلاع کا اور وُد، بنوکلب کا معبود تھا۔

مندرجہ بالا آیت میں جن معبودوں کا ذکر ہے، دراصل وہ قوم نوح کے نیک اور متقی انسان تھے۔ جب یہ فوت ہوئے تو شیطان نے ان کی قوم کو بہکایا کہ ان کے مجسمے بنا کر اپنی عبادت گاہوں میں نصب کرو اور ان کے نام پر ان کے نام رکھو تو انھوں نے ایسا کیا لیکن پرستش نہیں کی بلکہ صرف یادگار قائم کی۔ پھر جب یادگار بنانے والے فوت ہو گئے اور اصل مقصد ناپید ہو گیا تو بعد والوں نے ان کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کو پوجنا شروع کردیا۔

اسلاف کرام میں اکثر علما نے بیان کیا ہے، یہ لوگ قوم نوحؑ کے بزرگ تھے۔ جب یہ فوت ہو گئے تو لوگوں نے ان کی قبروں پر چلّہ کاٹنا شروع کیا۔ پھر انھوں نے ان کی تصویریں اور بت بنائے اور کچھ عرصہ بعد ان کی پرستش شروع کردی۔

آج کل کے مسلم مشرکوں نے ''دونوں گمراہیوں کو اپنا لیا ہے۔'' ایک تو ان کی قبروں کی پرستش کی گمراہی اور دوسری ان کی تصاویر کی پرستش کی گمراہی۔ آنحضرت ﷺ نے دونوں فتنوں کی طرف اشارہ فرمایا۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بسند صحیح مروی ہے:

[اِنَّ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنُهَا ذَكَرَتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَنِيسَةً رَاَتُهَا بِاَرُضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ فَذَكَرَتُ لَهُ مَارَاَتُ فِيهَا مِنَ الصُّوَرِ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُولٰئِكَ قَوُمٌ اِذَا مَاتَ فِيهِمِ الْعَبُدُ الصَّالِحُ اَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوُا عَلٰى قَبُرِهٖ مَسُجِدًا وَ صَوَّرُوُا فِيهِ تِلُكَ الصُّوَرَ اُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلُقِ عِنُدَ اللّٰهِ]

''حضرت اُمّ سلمہؓ نے حضرت رسول مقبول ﷺ کے سامنے ایک کنیسہ کا ذکر کیا جو انھوں نے حبشہ کی سرزمین پر دیکھا تھا۔ اسے ماریہ کہا جاتا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے جو جو تصاویر اس میں دیکھی تھیں، وہ بھی آپ ﷺ کو بتائیں تو رسول اللہؐ نے فرمایا، وہ ایسی قوم ہے جب ان میں کوئی نیک بزرگ فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بناتے اور اس میں ان کی تصویریں بناتے۔ وہ لوگ اللہ کے ہاں ساری مخلوق سے بدترین ہیں۔"

صحیح بخاری اور مسلم میں یہ لفظ بھی ہیں کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما دونوں نے اس کنیسہ کا ذکر کیا۔ ❶ اس حدیث شریف میں قبروں اور" ان میں مدفون بزرگوں کی تصویروں کا اکٹھا ذکر آیا ہے۔"

بابا ستو شاہ کی پرستش کا بنیادی سبب

بابا ستو شاہ یعنی لات کی پرستش کا بھی بنیادی سبب یہی تھا۔ چنانچہ مفسر قرآن امام ابن جریر رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں حضرت مجاہد کے حوالے سے ﴿ اَفَرَاَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی﴾ کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں، کہ لات نامی بزرگ حاجیوں کے لیے ستو بھگویا کرتا تھا جب وہ فوت ہو گیا تو اہل مکہ نے اس کی قبر پر چلّہ کشی شروع کر دی۔

حضرت ابو الجوزاء، مفسر قرآن حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ لات حاجیوں کے لیے ستو بھگویا کرتا تھا۔

اس سے آپ کو معلوم ہوا کہ ودّ، یغوث، یعوق، لات وغیرہ کی پوجا کا سبب ان کی قبروں کی تعظیم ہی تھا۔ پھر پجاریوں نے ان کی تصویریں بنائیں اور ان کی پرستش شروع کر دی۔

ہمارے استاذ امام ابو العباس ابن تَیْمِیَّة رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت رسول

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، ج:۱/ص:۱۱۰ کتاب الفضائل / باب هجره الحبشة، ج:٤/ ص:۲٤٥، مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ باب النهی عن بناء المساجد علی القبور، ج:۱، ص:۳۷٥، نسائی فی المجتبیٰ:۔ کتاب المساجد، ج:۲، ص:٤١، ٤٢، مسند احمد، ج:٦/ ص:٥١

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقبول ﷺ نے اس علت کی وجہ سے قبروں پر مساجد بنانے سے روکا کیونکہ ایسی جگہ میں بنائی جانے والی مساجد سے لوگ شرک اکبر میں گرفتار ہوئے یا شرک کے قریب جا پہنچے اور جس فلسفے سے صالحین کی قبروں کی پوجا ہوئی، بعینہ اسی فلسفے کے تحت ستاروں کی پرستش ہوئی کہ لوگوں نے یہ عقیدہ بنا لیا کہ یہ بت ستاروں جیسے دیوتاؤں کے مرکز ہیں۔

آستانوں کی پرستش، بتوں کی پرستش سے بھی خطرناک ہے

ویسے تو بتوں کی پرستش بھی شرک ہے۔ لیکن قبر کی پوجا کرنے والوں کا شرکیہ اعتقاد، پتھر اور لکڑی کے بت پوجنے والوں سے کئی گنا زیادہ ہوتا ہے اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ مشرکین، بزرگوں کے آستانوں پر ایسی گریہ وزاری کرتے ہیں اور ایسا خشوع وخضوع کرتے ہیں جو وہ اللہ کے گھروں میں اللہ کے لیے نہیں کرتے اور جس طرح حضور قلب سے ان سے التجائیں کرتے ہیں، اس طرح سحری کے وقت اللہ تعالیٰ سے نہیں کرتے۔ چنانچہ کچھ تو انہیں سجدہ کرتے ہیں اور کچھ وہاں برکت کی غرض سے نماز پڑھتے ہیں اور ایسی دعا مانگتے ہیں جو وہ مسجدوں میں نہیں مانگتے۔ آنحضرت ﷺ نے اسی خرابی کی وجہ سے اس شجر خبیثہ (شرک) کو جڑ سے اکھاڑنے کا حکم دیا اور سدّ ذریعہ کے طور پر قبرستان میں نماز پڑھنے سے ہی روک دیا۔ اگرچہ نمازی کی غرض، برکت حاصل کرنے کی نہ بھی ہو، آپ ﷺ کا یہ حکم اسی طرح ہے جیسے آپ ﷺ نے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع کر دیا۔ کیونکہ ان اوقات میں مشرک، سورج کی پرستش کرتے ہیں اور اس لیے کہ مشرکوں سے مشابہت نہ ہو جائے اگرچہ نمازی کا مقصد وہ نہ ہو جو مشرکوں کا ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم نمامشرکوں کی احادیث رسول ﷺ سے محاذ آرائی

ہمارے استاذ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے مزید فرمایا کہ آدمی کا قبروں کے پاس برکت کی غرض سے نماز پڑھنا، کھلم کھلا اللہ اور اس کے رسولؐ سے محاذ آرائی کرنا ہے اور اس دین کو ٹھکرانا ہے جو رسول کریم ﷺ، اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر آئے کیونکہ تمام مسلمان دین مصطفیٰ کی مبادیات سے آگاہی کی بنا پر اس بات پر متفق ہیں کہ امام الانبیاء ﷺ کے دین میں قبروں کے پاس نماز ادا کرنا منع ہے اور ایسا کرنے والے پر اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے لعنت کی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گو قبروں پر مسجدیں بنانا اور وہاں نماز پڑھنا شرک نہیں لیکن شرک اکبر کا راستہ اور سبب ضرور ہیں۔ اس لیے ہمارے پیارے رسول ﷺ نے ان کے متعلق سخت وعید بیان فرمائی ہے۔

آستانوں پر مسجدیں بنانے کے متعلق ائمہ دین کے فتوے

ائمہ دین نے صحیح اور صریح احادیث کی بنا پر قبروں پر مسجدیں بنانے سے منع کیا ہے چنانچہ امام احمد بن حنبلؒ (جن کے متعلق پیر جیلانیؒ نے کہا ہے کہ کوئی آدمی اس وقت تک ولی نہیں بن سکتا جب تک وہ امام احمدؒ کا عقیدہ نہ اپنائے) امام مالکؒ بن انس اور حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کے اصحاب نے قبروں پر مسجدیں بنانے کو حرام لکھا ہے اور بعض دیگر علماء نے مکروہ قرار دیا ہے ❶ ان کے متعلق ہم حسن ظن کے طور پر کہتے ہیں کہ انھوں نے مکروہ تحریمی ہی کہا ہوگا۔ بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہمارے ہادی حضرت رسول مقبول ﷺ تو اس کام پر لعنت کریں اور علمائے ربانی اسے جائز کہیں؟!

---

❶ اس کے متعلق علما کے مذاہب معلوم کرنے کے لیے امام ناصر الدین البانیؒ کی کتاب "تحذیر الساجد من اتخاذ القبور مساجد"، ص: ۴۸، ۵۹، ۱۸۵ کا مطالعہ مفید رہے گا۔ ع۔ ج۔ س

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبروں پر مسجدیں بنانے کے متعلق احادیث رسول ﷺ

① صحیح مسلم میں حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

[سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ وَ هُوَ يَقُوْلُ اِنِّیْ اَبْرَاُ اِلَی اللّٰهِ اَنْ يَكُوْنَ مِنْكُمْ خَلِيْلٌ فَاِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَنِیْ خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِیْ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا اِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِهِمْ مَسَاجِدَ ، اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ فَاِنِّیْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذَالِكَ] ❶

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو وفات سے پہلے یہ فرماتے سنا کہ میں اس بات سے برأت کرتا ہوں کہ تم میں سے کوئی میرا خلیل ہو کیونکہ مجھے اللہ نے حضرت ابراہیم کی طرح خلیل بنا لیا ہے۔ اگر میں نے امت میں سے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیل بناتا۔ خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیتے تھے۔ خبردار! تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا۔ میں تمہیں اس بات سے روک چلا ہوں۔"

② سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ:

[لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهٗ عَلٰی وَجْهِهٖ فَاِذَا اِغْتَمَّ كَشَفَهَا فَقَالَ وَ هُوَ كَذَالِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْيَهُوْدِ وَ النَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا] ❷

❶ مسلم: كتاب المساجد وا موضع الصلوة/ باب النهی عن بناء المساجد علی القبور ، و اتخاذ الصور فيها، ج:١/ص:٣٧٧۔ ابو عوانه ، ج:١/ص:٤٠١۔ معجم كبير طبرانی (٢/٨٤/١) بحواله تحذير الساجد،ص:١٩

❷ صحيح بخاری ومسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جب حضرت رسول کریم ﷺ بیمار ہوئے تو اپنے کمبل کو چہرے پر ڈالتے جب گھٹن محسوس کرتے تو کمبل ہٹا دیتے۔ اسی حالت میں آپ ﷺ نے فرمایا اللہ، یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے کیونکہ انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ آپ ﷺ ان کے اس فعل سے اپنی امت کو ڈرا رہے تھے۔"

③ بخاری اور مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

[إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ] ❶

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ یہودیوں اور عیسائیوں کو برباد کرے کہ انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا۔"

اور مسلم کی روایت میں اس طرح ہے:

[لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِ هِمْ مَسَاجِدَ] ❷

"اللہ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے کہ انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔"

غور کرو! یہ کون سے لمحات ہیں جن میں آپ ﷺ اپنی امت کو اس فعل سے ڈرا رہے ہیں۔ یہ وہ آخری لمحات ہیں جب آپؐ اللہ کے پاس جانے والے تھے۔ ان آخری لمحات میں آپ ﷺ قبروں کو عبادت گاہیں بنانے والے اہل کتاب پر لعنت کر رہے ہیں تاکہ اپنی امت کو خبردار کریں کہ وہ ایسا نہ کرے۔

---

❶ بخاری : کتاب الصلوۃ اور کتاب الجنائز / باب ما یکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور کتاب الانبیاء /باب ما ذکر من بنی اسرائیل ۔ کتاب المغازی /باب حرص النبی و وفاتہ ، مسلم : کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ ، نسائی فی المجتبیٰ : کتاب المساجد ، مسند احمد ، ج:۱/ص:۲۱۸

❷ مسلم : کتاب المساجد ، نسائی ، کتاب المساجد ، مسند احمد ، ج:۱ ، ص:۲۱۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ صحیح بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری میں فرمایا، جس میں آپ اٹھ نہ سکے۔

[لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِهِمْ مَسَاجِدَ ❶ وَ لَوْ لَا ذَالِكَ لَاُبْرِزَ قَبْرُهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ خُشِيَ اَنْ يُّتَّخَذَ مَسْجِدًا]

"اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے، انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا، اگر آنحضرت کی قبر کے متعلق اس بات کا ڈر نہ ہوتا تو آپ ﷺ کی قبر بھی باہر بنائی جاتی لیکن اس اندیشہ کی وجہ سے سر عام نہ بنائی گئی کہ کہیں سجدہ گاہ نہ بن جائے۔"

⑤ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنی مسند میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[اِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَ هُمْ اَحْيَاءٌ وَالَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ]❷

"یقیناً بدترین لوگ وہ ہیں جن کی زندگی میں قیامت ہوگی اور وہ لوگ بھی سب سے بدترین ہیں جو قبروں کو عبادت گاہیں بناتے ہیں۔"

⑥ اسی طرح مسند احمد میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ ﷺ نے یہودیوں پر اس لیے لعنت فرمائی کہ انھوں نے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہیں بنا لیا۔❸

⑦ مفسر قرآن حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

---

❶ بخاری: کتاب الصلوۃ، مسلم: کتاب المساجد، ابو داؤد: کتاب الجنائز، باب البناء علی القبر، ج:۳، ص:۵۵۳۔ نسائی فی المجتبیٰ کتاب الجنائز، مسند احمد، ج:۲، ص:۲۸، ص:۳۶۶، السہمی فی تاریخ جرجان، ص:۳۴۹

❷ حوالہ مذکورہ

❸ مسند احمد، ج:۱، ص:۴۰۵، ابن ابی شیبہ، ج:۴، ص:۱۴۰، ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ اسکی سند جید ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ] (مسند احمد، ابوداود، ترمذی، نسائی) [1]

''رسول اللہ ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو قبروں کی زیارت کرنے جاتی ہیں اور ان لوگوں پر بھی لعنت کی ہے جو وہاں عبادت گاہیں تعمیر کرتے ہیں اور وہاں چراغاں کرتے ہیں۔''

⑧ صحیح بخاری میں ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کو دیکھا کہ وہ اس جگہ نماز پڑھنا چاہتے ہیں جہاں قریب ہی قبر تھی۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: [اَلْقَبْرُ اَلْقَبْرُ] کہ بچو یہاں قبر ہے یعنی یہاں نماز نہ پڑھو۔'' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فقرہ صاف طور پر واضح کر رہا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاں حدیث نبوی ﷺ کے مطابق یہ بات متفق علیہ تھی کہ قبروں کے پاس نماز پڑھنا ممنوع ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے وہاں نماز ادا کرنے کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ شاید قبر کی طرف ان کا دھیان ہی نہ ہو یا بھول گئے ہوں (مسند امام احمد میں ہے کہ [وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ اَنَّهُ قَبْرٌ] (کہ انھیں پتہ نہ تھا کہ وہاں قبر ہے) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یاد دلانے پر انہیں پتہ چلا۔ اس لیے اس اثر سے جواز تلاش کرنا کج روی ہے۔

⑨ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةُ وَالْحَمَّامُ] (مسند احمد)

---

[1] جامع ترمذی: کتاب ابواب الصلوٰۃ/ باب ما جاء فی کراھیة ان یتخذ علی القبر مسجداً ، ج:۲، ص:۱۳۶ اور کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے علامہ احمد شاکر مصری فرماتے ہیں کہ کم ازکم اس کی سند حسن درجہ کی ہے اور پھر یہ حدیث اپنے شواہد کی بنا پر صحیح لغیرہ ہے اگرچہ اس سند کے اعتبار سے صحیح نہ بھی ہو۔ کتاب الجنائز باب ما جاء فی کراھیة زیارة القبور للنساء، ج:۳، ص:۳۷۱، رقم: ۱۰۵۶ ، عن ابی ھریرة و قال حدیث حسن صحیح ۔نسائی فی المجتبیٰ : کتاب الجنائز ،ص:۹۵، عن ابن عباس ، ابن ماجه : کتاب الجنائز ، مسند احمد، ج:۱ ، ص:۲۲۹، ۲۸۷، ۳۳۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”زمین ساری کی ساری مسجد ہے سوائے قبرستان اور حمام کے۔“

(امام ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔)

اور اس سے زیادہ صراحت اس حدیث میں موجود ہے جس میں آپ ﷺ نے قبر کی طرف نماز پڑھنے سے منع کر دیا یعنی نماز اور قبلہ کے درمیان قبر نہیں ہونی چاہیے۔

⑩ صحیح مسلم میں حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: [لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَ لَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا] ❶

”نہ قبروں پر بیٹھو اور نہ ان کی طرف (رخ کر کے) نماز پڑھو۔“

ایک مغالطے کا ازالہ

اس حدیث سے اس شخص کا قول باطل ہو گیا جو یہ کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے نجاست کی وجہ سے وہاں نماز ادا کرنے سے روکا ہے۔ کیونکہ یہ بات آنحضرت ﷺ کے مقصد سے مطابقت نہیں رکھتی اور یہ قول کئی اعتبار سے باطل ہے۔

① ایک وجہ تو یہ ہے کہ کسی حدیث میں نئی اور پرانی قبروں کا فرق نہیں جیسا کہ نجاست کی علت پیش کرنے والے کہتے ہیں۔

② حضرت رسول کریم ﷺ نے نجاست کی وجہ سے یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت نہیں کی بلکہ عبادت گاہ بنا لینے کی وجہ سے کی ہے کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی قبریں رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ ہیں اور پاکیزہ ہیں۔ وہاں نجاست کا امکان نہیں اور پھر اللہ نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے جسم کھائے۔ لہٰذا وہ اپنی قبروں میں تر و تازہ ہیں۔

---

❶ مسلم: کتاب الجنائز، ج:۲، ص:۶۶۸، رقم:۹۷، ۹۸، ابو داؤد: کتاب الجنائز، ج:۳، ص:۵۵٤، رقم: ۳۲۲۹، ترمذی: کتاب الجنائز، ج:۳، ص:۳٦۷، نسائی فی المجتبیٰ: کتاب الجنائز، باب التشدید فی الجلوس علی القبور، ج:٤، ص:۹۵ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ اور آپ ﷺ نے ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے سے بھی منع کر دیا ہے۔

④ اور آپؐ نے فرمایا کہ سوائے قبرستان اور حمام کے باقی ساری زمین مسجد ہے اگر حمام اور قبرستان میں نماز کی ممانعت بوجہ نجاست ہوتی تو مذبحہ خانوں کا ذکر ضرور ہوتا کیونکہ وہاں نجاست بہت زیادہ ہوتی ہے۔

⑤ مسجد نبویؐ مشرکین کی قبروں کو اکھاڑ کر بنائی گئی تھی اور مٹی بھی تبدیل نہیں کی گئی بلکہ ہموار کی گئی اور وہاں نماز ادا کی گئی۔ چنانچہ صحیحین میں حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپؐ بنو عمرو بن عوف کے ہاں چودہ راتیں ٹھہرے۔ پھر آپؐ نے بنو نجار کے سرداروں کو پیغام بھجوایا تو وہ ہتھیاروں سے آراستہ ہو کر حاضر ہوئے۔ اب بھی وہ منظر میری آنکھوں میں آ رہا ہے کہ سید الانبیاء ﷺ سواری پر ہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے بیٹھے ہیں اور بنو نجار کا جم غفیر چاروں طرف سے رواں دواں ہے۔ جب آپؐ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حویلی میں جلوہ افروز ہوئے اور آپ ﷺ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ جہاں بھی نماز کا وقت ہو جاتا وہیں ادا کر لیتے اس لیے آپؐ بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرتے رہے۔ پھر آپ ﷺ نے حکم کیا کہ مسجد بنائی جائے چنانچہ آپؐ نے اس مقصد کے لیے بنو نجار کو طلب کیا اور فرمایا۔

"مجھے یہ باغ قیمتاً دیدو تو انھوں نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم ہم تو اس کی قیمت اللہ سے وصول کریں گے۔" ❶

اس حدیث سے میرا مدعا یہ ہے کہ اس نخلستان میں مشرکین کی قبریں بھی

---

❶ صحیح البخاری: کتاب الصلوٰۃ/ باب ھل تنبش قبور مشرکی الجاھلیۃ، ج:۱، ص:۱۱۱، کتاب البیوع، باب صاحب السلعۃ احق بالسوم، کتاب مناقب الانصار، باب مقدم النبی و اصحابہ المدینۃ، ابو داؤد: کتاب الصلوٰۃ، نسائی: کتاب المساجد، ج:۲، ص:۳۹، ۴۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں اور کھجوریں بھی تھیں اور گڑھے بھی تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ کے حکم سے کھجوریں کاٹی گئیں اور گڑھے پُر کیے گئے اور قبریں اکھاڑ دی گئیں کھجور کے تنے قبلہ کی طرف کھڑے کردیے گئے اور مسجد کی دہلیز پتھروں سے بنائی گئی۔ چنانچہ صحابہ ﷺ انہی پتھروں کو اٹھاتے تھے اور گیت گاتے تھے۔

⑥ قبروں کے پاس نماز ادا کرنے سے شرک اکبر میں مبتلا ہونے کا جتنا اندیشہ ہے اتنا طلوع وغروب کے وقت عصر اور فجر کی نماز ادا کرنے سے نہیں۔ کیونکہ ان اوقات میں نماز ادا کرنے والے مسلمان کے دل میں آفتاب پرستوں کی مشابہت کا خیال نہیں ہوتا۔ پھر بھی آپ ﷺ نے محض اس لیے روک دیا کہ کہیں مشرکوں سے مشابہت نہ ہو جائے تو پھر کس لحاظ سے اس ذریعہ شرک کی اجازت ہو سکتی ہے جو انسان کو شرک اکبر اور مردوں سے استغاثہ جیسے کبیرہ گناہ میں گرفتار کردے اور آدمی کو اس خیال میں مبتلا کردے کہ قبر کے پاس نماز ادا کرنا، مسجد میں ادا کرنے سے افضل ہے۔

بہر حال، قبروں کے پاس نماز ادا کرنا دین مصطفیٰ ﷺ سے صریحاً بغاوت ہے یہاں نجاست وغیرہ کی علت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ یہاں سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے اس خدشے سے وہاں عبادت کرنے سے روکا کہ کہیں میری امت بھی قوم نوحؑ کی طرح قبر پرستی میں مبتلا نہ ہو جائے۔

⑦ آپؐ نے وہاں مسجدیں بنانے والوں پر لعنت کی ہے اگر نجاست کی وجہ ہوتی تو آپؐ وہاں مسجد بنانے والوں پر لعنت نہ کرتے کیونکہ وہاں مسجد پاک مٹی سے بنا کر لعنت کو ٹالا جا سکتا ہے لیکن ایسا کرنا قطعاً باطل ہے۔

⑧ آپ ﷺ نے قبروں پر مسجد بنانے والوں اور چراغاں کرنے والوں پر اکٹھی لعنت کی ہے اور ایسا کرنے والے دونوں ہی ملعون ہیں اور ارتکاب کبیرہ میں یکساں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جس کام پر اللہ کے رسول ﷺ لعنت کردیں، وہ کبیرہ گناہ ہے تو ظاہر ہے کہ چراغاں کرنے والے پر اس لیے لعنت پڑی کہ وہ اپنے طور پر قبروں کی تعظیم کا سبب بن رہا ہے اور اسے ایسا آستانہ بنا رہا ہے جس کی طرف مشرک کشاں کشاں چلتے آئیں گے۔ اس طرح قبرستان یا آستانوں پر مسجد بنانا ان کی تعظیم ہی ہے اور مشرکین کی مشابہت ہے۔

اسی لیے اللہ نے اصحاب کہف کے سونے کی جگہ پر اطلاع پانے والوں کا قول بیان فرمایا:

﴿ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ﴾ (سورة الكهف:٢١) [1]

"یعنی ان (گمراہ عیسائیوں) نے منصوبہ بنایا کہ اب ہم ان کی غار پر مسجد بنائیں گے۔"

(۹) آپ ﷺ نے یہ دعا بھی مانگی کہ:

[اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا يُعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِ هِمْ مَسَاجِدَ] [2]

"اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا کہ اس کی پوجا شروع ہو جائے۔ اس قوم

---

[1] امام ابن کثیرؒ نے امام ابن جریر کے حوالے سے لکھا ہے کہ اس بارے میں دو قول ہیں ایک یہ کہ ایسا کہنے والے مسلمان تھے دوسرا قول یہ ہے کہ ایسا کہنے والے ان میں سے مشرک لوگ تھے لیکن بات ظاہر ہے کہ وہ صاحب اقتدار تھے لیکن اس بات میں اختلاف ہے کہ ان کا یہ پروگرام اچھا تھا یا بُرا؟ اس میں اختلاف ہے، کیونکہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ایسا کرنے والے کو ملعون قرار دیا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانے میں حضرت دانیال کی قبر کو زمین کے ساتھ برابر کرکے لوگوں کی نظروں سے اوجھل کردیا تھا جیسا کہ آگے آئے گا۔

[2] مالك (١٧٢/١) طبقات ابن سعد(٢٤٠/٢) عن عطا بن يسار مرسلاً بسند صحيح ، مصنف عبد الرزاق(٤٠٦/١) ابن ابى شيبه(٣٤٥/٣) ع زيد بن اسلم مرسلاً بسند صحيح ،مسند احمد(٢٤٦/٢) ، حميدى(١٠٢٥) ابو نعيم فى الحلية(٢٨٣/٦) عن ابى هريرة بسند حسن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر بڑا غضب ہوا جنھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔"

آپ نے [اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ] کو خاص طور پر اس لیے بیان فرمایا کہ قبروں کو بتوں کی طرح پوجنے والا بھی پہلوں کی طرح لعنت کا مستحق بن جاتا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ کے اندیشے اور مشرکین کی سینہ زوری

اس بحث کا مقصد یہ ہے کہ جو شخص بھی شرک اور اس کے اسباب و ذرائع کی پہچان رکھتا ہے اور حضرت رسول مقبول ﷺ کے فرمودات کا مقصد مد نظر رکھتا ہے وہ لامحالہ جانتا ہے کہ قبروں پر مسجد تعمیر کرنے اور وہاں چراغاں کرنے والوں پر لعنت بھیجنے اور مسلمانوں کو سخت الفاظ میں ایسا کرنے سے منع کرنے کا صاف مقصد یہ ہے کہ شرک کی معنوی نجاست سے لوگوں کو ڈرایا جائے اور یہ کہ [لَا تَفْعَلُوْا] اور [اِنِّي اَنْهَاكُمْ] حسی نجاست کے متعلق نہیں بلکہ معنوی نجاست یعنی شرک کے متعلق ہے اور جو شخص اس فرمان کی پروا نہیں کرتا وہ شرک کی نجاست سے پلید ہوتا ہے اور اس چیز کا مرتکب ہو جاتا ہے جس سے اللہ نے روکا ہے۔ نہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے اور نہ کلمہ توحید کے فکری پہلو کو سوچتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے توحید کے کھلیان کو شرک کی چنگاری سے محفوظ رکھنے کے لیے اس طرح کے دیگر ارشادات بھی بیان فرمائے ہیں اور آپ ﷺ نے اس مسئلے میں اللہ کی خوشنودی کی خاطر، شرک کے خلاف سخت گیر موقف اختیار کیا کیونکہ آپ ﷺ لمحہ بھر کے لیے بھی کسی کو خدا کے اختیارات اور صفات میں برابر یا حصہ دار سمجھنا گوارا نہیں کرتے تھے۔

لیکن مشرکین کی سینہ زوری دیکھیے کہ انھوں نے اولیاء کی تعظیم کی آڑ میں اللہ تعالیٰ کے منع کردہ کاموں کو اپنایا اور اس کے حکم کی کھلم کھلا نافرمانی کی اور شیطان مردود کے دھوکے میں آکر کہنے لگے کہ یہ اولیا، مشائخ اور پیروں کی تعظیم ہے اور جس قدر ان کی تعظیم زیادہ ہوگی اتنا ہی ان کا قرب حاصل ہوگا اور ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمنوں سے برأت ہوگی۔

خدائے ذوالجلال کی قسم! بالکل اسی طریقے سے یعوق، یغوث اور نسر کے پجاریوں میں شرک داخل ہوا اور قیامت تک اسی راستے سے داخل ہوتا رہے گا۔ ان مشرکین نے اصل راستے سے ہٹ کر دو چیزیں جمع کرلی ہیں ایک تو محبت میں اتنا غلو کہ انہیں کچھ سے کچھ بنا دیا اور دوسری چیز ان کی واضح ہدایات سے مکمل طور پر روگردانی اور صریح مخالفت۔

اہل توحید پر اللہ کا احسان

اہل توحید کو اللہ تعالیٰ نے بزرگان دین کے راستے پر چلنے کی ہدایت دی۔ وہ بزرگوں کو اسی مقام پر رکھتے ہیں جو اللہ نے انہیں بخشا اور انہیں خدائی اختیارات اور صفات میں شریک نہیں سمجھتے۔ بزرگوں کے متعلق مشرکین کے نظریہ کی نفی کرنا اور انہیں خدا کے دربار میں سفارشی نہ سمجھنا ہی ان کی عین تعظیم ہے اور ان کی اطاعت بھی، اور مشرکین ان کی محبت کی آڑ میں ان کی نافرمانی بھی کرتے ہیں اور تعظیم کی آڑ میں توہین بھی۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں کہ کسی انسان کی اتنی تعظیم کی جائے کہ اس کی قبر کو مسجد بنا دیا جائے۔ کیونکہ اس طرح اس کے لیے بھی خطرہ ہے اور اس کے ماننے والوں کے لیے بھی سخت فتنے کا خطرہ ہے۔

حضرت امام اثرم رحمہ اللہ نے بھی اپنی کتاب ناسخ الحدیث ومنسوخہ میں لکھا ہے کہ قبرستان میں نماز ادا کرنا اس لیے منع فرمایا گیا کہ یہ یہودیوں اور عیسائیوں کی مشابہت ہے۔ انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث:

[جُعِلَ لِیَ الْاَرْضُ کُلُّھَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبُرَۃُ وَالْحَمَّامُ] [1]

---

[1] سنن ابن ماجہ: کتاب المساجد والجماعات۔ ترمذی کتاب ابواب الصلوۃ، یہ حدیث جو اللیث کے حوالے سے مروی ہے یہ داود بن حصین کی حدیث سے زیادہ صحیح اور راجح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" میرے لیے قبرستان اور حمام کے علاوہ تمام زمین عبادت گاہ بنا دی گئی ہے۔"

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت:

[اَنَّ النَّبِیَّ نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی سَبْعِ مَوَاطِنَ] ❶

" آپ ﷺ نے قبرستان سمیت سات جگہوں میں نماز سے روکا ہے۔"

ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ قبرستان میں نماز، اس لیے مکروہ قرار دی گئی کہ اس میں یہودیوں اور عیسائیوں کی مشابہت ہے کیونکہ انھوں نے اپنے انبیاء اور بزرگوں کی قبروں کو عبادت گاہیں بنا لیا۔

قبروں پر میلے اور عرس

ان تمام خرابیوں کے علاوہ ایک اور خرابی یہ بھی ہے کہ قبروں کو عید یا عرس کی جگہ بنا دیا جائے۔ عید کی تعریف یہ ہے کہ کسی خاص جگہ پر یا خاص وقت پر ارادتاً آنا جانا۔

خاص وقت کی مثال یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

[یَوْمُ عَرَفَۃَ وَیَوْمُ النَّحْرِ وَاَیَّامُ مِنٰی عِیْدُنَا اَھْلُ الْاِسْلَامِ] ❷

" عرفات کا دن اور قربانی کا دن اور منی کے ایام ہم اہل اسلام کی عید ہیں۔"

خاص جگہ کی مثال یہ ہے کہ ایک آدمی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا:

[یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَۃَ فَقَالَ اَبِھَا وَثَنٌ مِنْ اَوْثَانِ الْجَاھِلِیَّۃِ اَوْ عِیْدٌ مِنْ اَعْیَادِھِمْ قَالَ لَا قَالَ اَوْفِ

---

❶ ترمذی۔ ابن ماجہ

❷ ابو داؤد: کتاب الصوم، ترمذی: کتاب الصوم، نسائی فی المجتبیٰ: کتاب المناسک۔ یہ حدیث اپنے تمام طرق کی وجہ سے صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِنَذْرِكَ] ❶

"اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے نذر مانی تھی کہ بوانہ کے مقام پر اونٹ قربان کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا: "وہاں مشرکوں کا کوئی بت تو نہیں تھا؟" یا ان کے خاص دنوں میں سے کوئی خاص دن تو نہیں تھا؟" اس نے کہا: "نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنی نذر پوری کرلو۔"

آنحضور ﷺ نے اپنی قبر کے متعلق یہ ارشاد فرمایا کہ

[لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا]

"میری قبر کو عید نہ بنانا۔"

عید کا لفظ "معاودہ" اور "اعتیاد" سے مشتق ہے۔ جب یہ لفظ کسی جگہ پر بولا جائے تو مراد وہ جگہ ہوتی ہے جس میں عبادت کی غرض سے اجتماع کیا جائے یا اس جگہ آنا جانا شروع کیا جائے جیسے مسجد حرام، منیٰ، مُزدلفہ، عرفہ اور مشاعر اسلام جن کو اللہ نے مسلمانوں کی عید کا دن بنایا ہے۔ اور مکانی عیدوں کے بدلے کعبۃ اللہ، عرفات، منیٰ اور مشعر الحرام کو عید بنایا۔

مشرکین عرب قبل از اسلام عرس منایا کرتے تھے

مشرکین عرب اسلام سے پہلے اپنے بزرگوں کے آستانوں پر عرس منایا کرتے

❶ اس مفہوم کی تین احادیث وارد ہوئی ہیں ایک تو ثابت بن ضحاک سے اور یہ صحیح ہے دیکھیے تلخیص الحبیر: ۱۸۰/٤ ۔ اور دوسری عمرو بن شعیب بن عبداللہ بن عمرو بن العاص سے یہ ضعیف ہے۔ کیونکہ یہ منقطع ہے اور تیسری میمونہ کے والد کردم بن سفیان سے مروی ہے کہ وہ کہتی ہیں: میں اپنے باپ کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے لیے نکلی اور میں نے آپ کو دیکھا بھی تھا چنانچہ میرا باپ آپ کے قریب ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسولؐ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ نے مجھے لڑکا دیا تو میں بوانہ پر پچاس اونٹ ذبح کروں گا تو آپ نے فرمایا......الخ۔ ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، بغوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔[1] اس لیے اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے کائنات کے صلحاء اور بزرگوں کی قبروں سے بھی افضل قبر پر عرس منانے سے منع کر دیا تاکہ دوسری قبروں پر عرس منعقد کرنا بالاولیٰ منع ہو۔ سنن ابو داود میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

1 [لَا تَجعَلُوا بُيُوتَكُم قُبُورًا وَ لَا تَجعَلُوا قَبرِی عِيدًا وَ صَلُّوا عَلَیَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُم تَبلُغُنِی حَيثُ كُنتُم][2]

''اپنے گھروں کو قبریں نہ بنانا اور میری قبر کو عید (میلہ یا عرس) نہ بنانا، مجھ پر درود پڑھنا کیونکہ تمہارا درود مجھے پہنچتا ہے، خواہ تم کہیں بھی ہو اس روایت کی سند حسن ہے اور راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔''

مشہور محدّث حضرت ابو یعلیٰؒ موصلی اپنی مسند میں بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ابو بکر بن ابی شیبہ نے زید بن حباب سے انھوں نے جعفر بن ابراہیم سے اور انھوں نے علی بن حسین سے اور علی نے اپنے باپ حضرت امام سید زین العابدین علی بن حسین سے بیان کیا ہے کہ

انھوں نے ایک شخص کو دیکھا جو ایک گوشہ سے داخل ہو کر قبر کے پاس کھڑا ہو کر دعا مانگ رہا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے منع کیا اور کہا:

''کیا میں تجھے اپنے نانا کا ارشاد نہ سناؤں جو میں نے اپنے باپ حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے سنا ہے؟ وہ یہ کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:

---

[1] جس طرح ہمارے ملک پاکستان میں خوش عقیدہ لوگ حج بیت اللہ سے پہلے یا بعد بزرگوں کے آستانوں پر حاضری دیتے ہیں اسی طرح مشرکین عرب بھی بیت اللہ کے حج سے پہلے یا بعد اپنے معبودوں کے آستانوں پر حاضری دیتے تھے۔[مختصر سیرت رسول، ص:۳۱]

[2] ابو داود: كتاب المناسك ، باب زيارة القبور، ج:۲، ص:۵۳٤، رقم: ۲۰٤۲، عن ابی هريرة۔ اس حدیث کی سند میں علی بن مستور کے علاوہ سب اہل بیت ہیں اور اسے ابن ابی شیبہ، ابو یعلیٰ، قاضی اسماعیل، امام احمد اور ابن ماجہ نے حسن سند سے روایت کیا ہے۔ دیکھیے تحذير الساجد، ص:۱٤۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲ [لَا تَجْعَلُوا قَبْرِیْ عِیْدًا وَ لَا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا فَاِنَّ تَسْلِیْمَکُمْ یَبْلُغُنِیْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ] (ق ۲/۳۲)

"میری قبر کو عید (یعنی میلہ یا عرس) نہ بنانا اور اپنے گھروں کو قبریں نہ بنانا کیونکہ تم جہاں کہیں بھی مجھ پر درود سلام پڑھو گے وہ مجھے پہنچ جائے گا۔" (لہٰذا محض سلام کی خاطر حاضر ہونے کی ضرورت نہیں)

حضرت امام سعیدؒ بن منصور اپنی کتاب سنن میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۳ [لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَ لَا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَ صَلُّوْا عَلَیَّ حَیْثُمَا کُنْتُمْ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ]

"میری قبر کو عید" جائے عرس" نہ بنانا اور نہ اپنے گھروں کو قبریں بنانا اور تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود پڑھنا کیونکہ تمہارا درود مجھ کو پہنچے گا۔" (بحوالہ مذکور)

۴ حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں عبد العزیز بن محمد نے خبر دی کہ حضرت سہیل بن ابو سہیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کہ میں قبر کے پاس کھڑا تھا کہ سیدنا حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے مجھے آواز دی۔ آپ ﷺ اس وقت حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کے گھر کھانے میں مشغول تھے اور کہا کہ آؤ کھانا تناول کرو۔ میں نے کہا کہ مجھے کھانے کی طلب نہیں۔ پھر انھوں نے کہا کہ

یہ کیا معاملہ ہے جو میں تجھے قبر کے پاس دیکھ رہا تھا؟

میں نے جواب دیا:

کہ میں سرور عالم ﷺ پر سلام پڑھ رہا تھا۔

تو انھوں نے فرمایا:

جب تو مسجد میں بیٹھے تو سلام پڑھ۔ پھر فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[لَا تَتَّخِذُوْا بَيْتِيْ عِيْدًا وَ لَا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِ هِمْ مَسَاجِدَ وَ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُمَا كُنْتُمْ مَا اَنْتُمْ وَ مَنْ بِالْاَنْدُلُسِ اِلَّا سَوَاءٌ]

"کہ میرے گھر کو عید نہ بنانا اور اپنے گھروں کو قبریں نہ بنانا۔ اللہ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے کہ انھوں نے اپنے انبیاءؑ کی قبروں کو عبادت گاہ، (چلہ کشی کی جگہ) بنالیا اور مجھ پر درود پڑھو کیونکہ تم جہاں کہیں سے مجھ پر درود پڑھو گے وہ مجھے پہنچے گا۔ اس لحاظ سے تم اور اندلس والے برابر ہو۔"

یہ دونوں حدیثیں مرسل ہیں اور مختلف سندوں سے مروی ہیں اور یہ سندیں اس حدیث کے مستند ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور پھر ان لوگوں کے نزدیک تو واقعی حجت قاطعہ ہیں جو مرسل کو تسلیم کرتے ہیں۔

لیکن یہ حدیث تو متصل سند سے مرفوعاً بیان ہو چکی ہے۔

شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس ابن تیمیہ ؒ فرماتے ہیں کہ:

اصل وجہ استدلال یہ ہے کہ جب سید الانبیاءؑ کی قبر پر عرس کرنا منع ہے جو روئے زمین پر سب سے افضل قبر ہے تو دوسری قبروں کی حیثیت اس کے مقابلے میں کیا ہے؟ جو ان پر عرس اور میلے منعقد کیے جائیں، خواہ وہ کسی کی بھی ہوں پھر آپ ﷺ نے ساتھ ہی فرمایا کہ: "اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ"

اس کا مطلب یہ ہے کہ گھروں میں نوافل اور تلاوت قرآن اور دعا کرتے رہا کرو ورنہ وہ قبروں کی طرح بن جائیں گے کیوں کہ قبرستان میں نماز اور تلاوت جائز نہیں اس لیے آپ ﷺ نے قبرستان میں نماز ادا کرنے سے روک دیا اور گھروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نفل اور نماز کا حکم دیا اور یہ طرز عمل یہود و نصاریٰ کے خلاف ہے۔

پھر آپ ﷺ نے اپنی قبر کو عید بنانے سے منع کر کے فرمایا:

[وَ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ مَا كُنْتُمْ]

''کہ مجھ پر درود پڑھو۔ تم جہاں کہیں بھی ہو تمہارا درود مجھے پہنچ جائے گا۔''

اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ تمہارا دور اور نزدیک ہونے میں کوئی فرق نہیں تمہارا بھیجا ہوا درود مجھ تک پہنچ ہی جائے گا۔ لہٰذا تمہیں اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ اسے عید بناؤ۔

ایک یہودیانہ تحریف پر تبصرہ

چند مدعیان علم نے اہل توحید کی ضد میں آ کر عیسائیوں کی طرح اس حدیث رسول ﷺ کو معنا بدل ڈالا اور کہا:

کہ اس حدیث میں اس بات کا حکم ہے کہ آپ ﷺ کی قبر پر اکثر آنا جانا چاہیے اور یہاں اعتکاف بیٹھنا چاہیے اور عرس کی طرح سال بعد نہیں بلکہ یہاں تو آنے جانے کا زور رکھنا چاہیے۔

غور فرماؤ! ان کی مذکورہ بالا معنوی تحریف کس قدر مقاصد رسول ﷺ کے خلاف ہے اور رات کو دن ثابت کرنے کے مترادف ہے۔ اس سے بڑھ کر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت اور کیا ہو سکتی ہے کہ جس خوفناک انجام کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے اس کام سے روکا، انھوں نے بھونڈے انداز سے اسے جھٹلا دیا اور آپ کی طرف تدلیس اور تلبیس کی نسبت کی...... ﴿ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَنّٰى يُؤْفَكُونَ ﴾

اصل بات یہ ہے کہ ان لوگوں کا ارشاد رسول ﷺ...... [لَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا]...... کو آپ ﷺ کی قبر پر کثرت سے جانے کے ثبوت میں پیش کرنا محض دجل و فریب ہے۔ اگر اس طرح کی تحریف توہین رسول ﷺ نہیں تو معلوم نہیں کہ توہین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اور کیا ہوگی۔

انھوں نے اپنے دجل و فریب کو انصار الرسول ﷺ پر تھوپنے کی شرمناک کوشش کی اور خود معصوم بننا چاہا۔ ❶

یاد رکھو! شرک کے بعد، سب سے بڑا گناہ دین اسلام اور احکام رسول ﷺ کی لفظی یا معنی تحریف کرنا ہے اگر کوئی شخص آیات الٰہی اور احکام رسول کی خلاف ورزی کرے اور اپنے کیے پر نادم رہے وہ اتنا مجرم نہیں جتنا مجرم تحریف کا مرتکب ہے اور معصیت کرنے والے سے زیادہ عذاب اس شخص کو ہوگا جو گناہ کو نیکی باور کرائے گا اور آیات الٰہی اور احادیث رسول ﷺ کو غلط معنی پہنائے گا۔ ❷ کیونکہ انبیاء و رسلؑ کے ادیان کو اسی طریقہ سے بدلا گیا تھا۔

اگر اللہ نے اپنے دین کی نصرت کرنے والے بے لوث اور مخلص علماء کو اپنے دین کا دفاع کرنے کی توفیق نہ دی ہوتی تو یہ دین بھی دین فروشوں اور شکم پرستوں کے ہاتھوں مسخ ہو چکا ہوتا۔

اگر [لَا تَجْعَلُوْا عِيْدًا] سے رسول اکرم ﷺ کا وہی مطلب ہوتا جو زیغ و کجروی والوں نے لکھا ہے تو آپ ﷺ نے قبروں پر مسجد بنانے سے کیوں روکا؟ اور بنانے والوں پر کیوں لعنت کی؟

---

❶ ان کی اس روش پر عربوں کا محاورہ چسپاں ہوتا ہے:

يَا لَلْعَجَبُ رَمَتْنِي بِدَائِهَا وَانْسَلَّتْ

''تعجب ہے اس نے اپنی بیماری یا علت بد میری طرف منسوب کردی اور خود کھسک گئی۔''

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق [مترجم]

❷ مثلاً ہفتے کے روز مچھلی پکڑنے والے اگر اپنے فعل پر نادم رہتے اور اسے گناہ سمجھتے رہتے تو شاید وہ اس دنیا میں بندر اور خنزیر نہ بنتے لیکن جب انھوں نے دجل و فریب اور حیلہ سازی کر کے گناہ کا ارتکاب کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بندر اور خنزیر بنا دیا اس لیے پیٹ کی خاطر قرآنی آیات اور احادیث کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے والے کو خوف خدا کرنا چاہیے۔ [سلفی]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب آپ ﷺ نے اللہ کی عبادت کے لیے قبروں پر مسجدیں بنانے والوں پر لعنت کی ہے تو آپ ﷺ وہاں اعتکاف بیٹھنے اور چلہ کشی کا حکم کیسے دے سکتے ہیں کہ لوگ وہاں تبرک کی غرض سے آتے جاتے رہیں اور سال بعد آنے کی روش ترک کر دیں۔

اگر آپ ﷺ کا یہی مقصد ہوتا تو آپ اللہ سے یہ التجا کیوں کرتے کہ: "اے اللہ میری قبر کو آستانہ نہ بنانا کہ اس کی پرستش کی جائے۔"

اور اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھنے والی ہستی یہ کیوں کہتی کہ اگر اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ آپ ﷺ کی قبر کو عبادت گاہ بنا لیا جائے گا تو آپ ﷺ کی قبر مبارک کو سرعام یا نمایاں بنایا جاتا اور آپؐ نے یہ کیوں فرمایا کہ میری قبر کو عید نہ بنانا اور تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود پڑھو"

اور یہ معنی جو شرک اور تحریف کے مرتکبین کی سمجھ میں آیا ہے یہ اہل بیتؓ اور صحابہ کرامؓ کی سمجھ میں کیوں نہ آیا۔

دیکھو! اہل بیت کے نامور فرزند سیدنا زین العابدین بن حسین بن امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ نے ایک آدمی کو قبر نبوی ﷺ کے پاس دعا مانگتے دیکھا تو اس کو فوراً روک دیا اور اپنے باپ سے سنی ہوئی حدیث پڑھی۔

غور کرو! کہ آنحضرت ﷺ کے فرمان کا مطلب آپؓ زیادہ سمجھتے تھے یا گمراہ مولوی؟ اسی طرح حضرت زین العابدین کے چچا زاد بھائی سیدنا حسن بن سیدنا حسن نے بھی قبر نبویؐ پر حاضری کے قصد کو مکروہ گردانا ہے اور آپ قصداً حاضری کو اتخاذ عید ہی سمجھتے ہیں۔ [1]

---

[1] واضح رہے کہ زیارت قبر نبوی مکروہ نہیں بلکہ قصد یعنی شد رحال مکروہ ہے۔ واضح رہے کہ حضرت امام صاحب نے حدیث رسولؐ [لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ] کو صحیح اور برحق مانتے ہوئے حضرت سیدنا حسن بن حسن بن علی المرتضیٰ سے حاضری کے قصد کو مکروہ ثابت کیا ہے باقی رہا مسجد نبوی میں جا کر وہاں روضہ رسول ﷺ پر حاضری دینا تو اس کا=

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے استاد محترم امام ابو العباس ابن تیمیہ ؒ فرماتے ہیں کہ غور کرو کہ اہل مدینہ اور اہل بیت عظام جن کو آنحضرت ﷺ سے قرب نسب اور قربِ مکان کی سعادت حاصل ہے وہ حدیث رسول کے الفاظ [لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا] کو کس معنی پر محمول کرتے ہیں اور یہ بعد والے کس معنی میں؟

اگر ان مضلین کے دجل و فریب میں ذرا بھر بھی صداقت ہوتی تو اہل بیت عظام اور اہل مدینہ قبر نبوی ﷺ پر حاضری کے زیادہ مستحق تھے لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا بنا بریں حدیث رسول ﷺ کا جو مفہوم انھوں نے سمجھا، وہی درست اور صحیح ہے۔

آستانوں پر حاضری کے دینی نقصانات

بزرگان دین کی قبروں پر عرس اور میلے منعقد کرنے کے خوفناک مفاسد کو اللہ ہی جانتا ہے اور ان خرابیوں کو دیکھ کر اسی شخص کے دل میں غیظ و غضب پیدا ہوتا ہے جو غیرت توحید اور عظمت الٰہی کی ہیبت سے معمور ہے۔

= ایمان افروز تذکرہ آپ کے قصیدہ نونیہ میں پڑھیے آپ نے وہاں اسے ثوب والا عمل ثابت کیا ہے۔

فرماتے ہیں کہ جو طریقہ زیارت روضہ رسول ﷺ ہم نے بیان کیا ہے یہ اہل اسلام اور اہل ایمان کا طریقہ زیارت ہے وہ وہاں نہ تو سجدہ، طواف کر کے شرک کا ارتکاب کرتے ہیں اور نہ ہی وہاں جہلاء کی طرح بدعات کے مرتکب ہوتے ہیں اس مبارک عمل کا اجر قیامت کو ضرور ملے گا اس وضاحت کے بعد بھی اگر کوئی ہمیں کسی قسم کا الزام دے یا ہم پر بہتان لگائے تو اللہ ہی قیامت کے دن فیصلہ فرمائے گا ہم اس زیارت کے منکر نہیں ہیں بلکہ بدعات کے منکر ہیں اور ان سے بچنے کی تاکید کرتے ہیں باقی رہی حدیث رسول ﷺ کہ [لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ ......] وہ ثابت شدہ نص ہے اسے تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[وَلٰکِنْ مَا لِجُرْحٍ بِمَیِّتٍ اِیْلَامُ] [1]

"جس طرح میت کو زخم کا احساس نہیں ہوتا اس طرح مشرکوں کو بھی شرک جیسے کینسر کا احساس نہیں ہوتا۔" اور وہ نقصانات یہ ہیں۔

ان کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنا، ان کا طواف کرنا، اور بوسہ لینا، قبروں کو ہاتھ لگا کر چہروں پر ملنا، اصحاب قبور کی عبادت کرنا اور ان سے رزق مدد اور سلامتی کی دعا مانگنا، انہیں حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لیے پکارنا اور وہاں وہ تمام کام کرنا جو بت پرست اپنے بتوں سے کرتے ہیں۔

---

[1] پورا شعر یوں ہے: وَمَنْ یَّهُنْ یَسْهُلِ الْهَوَانُ عَلَیْهِ وَلٰکِنْ مَا لِجُرْحٍ بِمَیِّتٍ اِیْلَامُ
اور جو شخص ذلت وخواری کا خوگر ہو جاتا ہے تو اس کو ذلت وخواری برداشت کرنا آسان ہوتا ہے۔ جس طرح کہ مذبوح جانور کے اعضا کاٹے جاتے ہیں تو اسے تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔ اس طرح شرک کے کوڑھ میں مبتلا ہونے والے کو عزت نفس اور ایمان کے ضیاع کا ذرہ برابر احساس نہیں ہوتا۔ اس بات کی تصدیق کے لیے روزنامہ ایکسپریس پاکستان مورخہ ...... میں شائع شدہ اس تصویر کو دیکھیں جس میں ایک غالی مشرک اپنے ہاتھوں، پاؤں اور گلے میں سنگلیاں ڈلوا کر ایک نجس جانور کو شبیہ اختیار کر کے سیدنا عثمان بن علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش کے عرس پر جا رہا ہے۔

شائع شدہ تصویر روزنامہ ایکسپریس لاہور مورخہ 10 مارچ 2007ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزاروں پر حاضری کے وقت پجاریوں کا خشوع وخضوع

چنانچہ تم غالی قسم کے آستانہ پرستوں کو دیکھو گے کہ وہ عرس کے دن دور سے ہی سواریوں سے اتر پڑتے ہیں اور پیدل چل کر مزار یا آستانے پر حاضری دیتے ہیں اور اس کے سامنے پیشانیاں (ماتھے) ٹیکتے ہیں اور زمین کو بوسہ دیتے ہیں اور سروں کو برہنہ کرتے ہیں ان کی چیخ و پکار بلند ہوتی ہے اور غشی کی حد تک روتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے حاجیوں سے بھی بڑا ثواب کما لیا ہے، یہ ان سے مدد مانگتے ہیں جو نہ پیدا کر سکتے ہیں اور نہ کسی کو زندہ کر سکتے ہیں۔ پھر وہ (درحقیقت) قبر والے سے باآواز بلند فریاد کرتے ہیں اور قبر کے پاس دو رکعت نماز ادا کر کے سمجھتے ہیں کہ ہم نے قبلہ رخ نماز ادا کرنے والوں سے زیادہ نفع کمایا ہے۔ چنانچہ تم انہیں دیکھو گے کہ قبر کے اردگرد رکوع اور سجدہ کرتے ہیں اور میت سے رضا مندی اور فضل تلاش کرتے ہیں۔

درحقیقت انھوں نے اپنی ہتھیلیاں خسارے اور محرومی سے بھری ہوتی ہیں۔ غیر اللہ بلکہ شیطان کی خاطر قبروں پر آنسو بہائے ہوتی ہیں اور میت سے حاجت روائی اور مشکل کشائی اور آفات ومصائب سے سلامتی کی دعا کی ہوتی ہے پھر وہ قبر کے اردگرد دو زانوں ہوتے ہیں اور اسے اس بیت الحرام کے ساتھ مشابہت دیتے ہیں جسے اللہ نے جہان والوں کے لیے مبارک اور ہدایت کا مینار بنایا ہے پھر وہ قبر کو ایسے ہی بوسہ دیتے ہیں جیسے حاجی حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں اور برکت کی خاطر اس کو ایسے ہی ہاتھ لگاتے ہیں جیسے رکن یمانی کا استلام کیا جاتا ہے پھر وہ قبر پر پیشانی ٹکاتے ہیں اور رخسار رگڑتے ہیں اور ایسی گریہ زاری کرتے ہیں جو اللہ جانتا ہے کہ سجدوں میں اللہ کے آگے بھی نہیں کرتے۔

پھر حج قبر کے مناسک ادا کرنے کے بعد سر منڈاتے ہیں یا بال کٹاتے ہیں۔

آستانے سے اپنا حصہ وصول کرتے ہیں جبکہ اللہ کے ہاں ان کا کوئی حصہ نہیں۔

پھر وہ آستانے پر نذرانے دیتے ہیں اور جانور ذبح کرتے ہیں اور ان کی نمازیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قربانیاں غیر اللہ کے لیے ہوتی ہیں پھر جب وہ ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہیں تو کہتے ہیں اللہ ہمیں اور تمہیں اس کا اجر عطا فرمائے۔

جب وہ آستانے کی حاضری کے بعد واپس آتے ہیں تو کٹر غالی مشرک ان سے کہتے ہیں کہ اپنے اس حج قبر کا ثواب مجھے دے دے اور مجھ سے حج بیت اللہ کا ثواب لے لے تو وہ جواب دیتے ہیں۔ ہرگز نہیں! اگرچہ تم ہر سال کے حج بیت اللہ کا ثواب بھی دو۔ (العیاذ باللہ)

یہ جو ہم نے ان کی منظر کشی کی ہے، یہ مبالغے پر مبنی نہیں اور نہ ہی ہم نے ان کی مکمل ضلالتوں کا احاطہ کیا ہے کیونکہ ان کے افعال وہم وگمان سے بالا ہیں۔ قوم نوح کے بت پرستوں کی ابتداء ایسے ہی کاموں سے ہوئی تھی اور ہر ذی شعور اور عقل و دانش والا انسان جانتا ہے کہ اس خطرناک ذریعے کو بند کرنا بہت ضروری ہے۔

آنحضرت ﷺ نے اسی وجہ سے شرک اکبر تک پہنچانے والے تمام کاموں سے روک دیا کیونکہ آپ ﷺ خوب جانتے تھے کہ قبروں پر مسجدیں تعمیر کرنے والے اور وہاں چراغاں کرنے والے، چلّہ کاٹنے والے بالآخر شرک اکبر تک پہنچ جائیں گے۔ اسی لیے آپ ﷺ نے ایسا کرنے والوں پر لعنت کی ہے اور ایسا کرنے سے روکا ہے بس خیر اور ہدایت آپ ﷺ کی اتباع میں ہے اور شر وضلالت آپ ﷺ کی نافرمانی اور مخالفت میں ہے۔

ایک بصیرت افروز تجزیہ

میں نے اس موضوع پر امام ابو الوفاءؒ ابن عقیل کا شاندار تجزیہ دیکھا ہے جسے میں ان کے الفاظ میں ہی بیان کرتا ہوں:

امام صاحب فرماتے ہیں کہ جب جہلاءِ امت پر شریعت کے احکامات گراں گزرے تو انھوں نے ان پر عمل کی بجائے شخصیتوں کی خود ساختہ تعظیم شروع کر دی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بات انہیں نہایت آسان معلوم ہوئی کیونکہ اس طرح انھیں کسی کی فرماں برداری نہیں کرنی پڑتی (آگے فرمایا) وہ میرے نزدیک ان خرافات کے مرتکب ہونے کی وجہ سے کافر ہیں۔

مثلاً بزرگوں کی قبروں کی ایسی تعظیم کرنا جس سے ہمارے پیغمبر سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے روکا ہے جیسے ان پر چراغاں کرنا، انھیں رنگ روغن کرنا اور بوسہ دینا، انھیں معطر کرنا اور ان کی زیارت کا پروگرام طے کر کے ان کی طرف سفر کرنا اور لات وعزّٰی کے پجاریوں کی تقلید کرتے ہوئے وہاں کے درختوں پر (رنگ برنگے) کپڑے لٹکانا (علاوہ ازیں قبروں میں مدفون بزرگوں کو حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لیے پکارنا اور درخواستیں لکھنا کہ میرے آقا مجھے فلاں کچھ بنا دو اور پھر وہاں سے تبرکاً مٹی لینا۔

ان کے نزدیک یہ امر قابل افسوس ہوتا ہے کہ کوئی آدمی کسی بزرگ کے آستانے کا بوسہ نہ لے اور بدھ کے روز مسجد کی پینٹ شدہ پکی اینٹوں کو مسح نہ کرے اور جنازہ اٹھانے والے ''الصدیق ابوبکر'' اور ''محمد وعلی'' نہ کہیں۔ اسی طرح یہ لوگ اسے بھی قابل مذمت سمجھتے ہیں جو اپنے باپ کی قبر کو پکا نہ بنائے یا وہاں کپڑے نہ پھاڑے اور اس کی قبر پر عرق گلاب نہ بہائے۔انتہٰی اور جب تم قبروں کے متعلق آنحضرت ﷺ کے ارشادات کا موازنہ آج کل کے مسلمان مشرکوں کے افعال سے کرو گے تو اسے ایک دوسرے کے صریح خلاف پاؤ گے۔ مثلاً

فرمان رسول اللہ ﷺ...... اور مسلمان مشرکوں کا ردّعمل

① آپ ﷺ نے قبروں کے پاس نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔
لیکن یہ قبروں کے پاس نمازیں پڑھتے ہیں۔

② آپ ﷺ نے قبروں کو عبادت گاہ بنانے سے روکا ہے۔
لیکن یہ وہاں مسجدیں تعمیر کرتے ہیں اور انھیں آستانہ عالیہ کے نام سے موسوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں اور خانہ خدا کی مشابہت کرتے ہیں۔

③ آپ ﷺ نے ان پر چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے
لیکن یہ وہاں چراغ روشن کرتے ہیں۔

④ آپ ﷺ نے انھیں عید بنانے سے منع کیا ہے۔
لیکن یہ وہاں عرس کرتے ہیں اور وہاں عید کی طرح بڑے اہتمام سے جاتے ہیں۔

⑤ آپ ﷺ نے انھیں قبریں برابر کرنے کا حکم دیا تھا جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت ابوالھیاج اسدی سے فرمایا:
[اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِيْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهُ] [1]
"میں تجھے اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا کہ مجسموں اور مورتیوں کو مٹا دینا اور بلند قبروں کو زمین کے برابر کر دینا۔"

اسی طرح صحیح مسلم میں ثمام بن شفی سے مروی ہے کہ ہم فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ روم کی سرزمین پر واقع شہر بردوس میں گئے۔ وہاں ہمارا ایک ساتھی فوت ہو گیا تو حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے اس کی قبر برابر کرنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد انھوں نے فرمایا کہ میں نے سید المرسلین ﷺ سے سنا تھا: "وہ قبر برابر کرنے کا حکم دیتے تھے۔"
لیکن یہ لوگ ان دونوں حدیثوں کی مخالفت کرتے ہیں اور ڈٹ کر کرتے ہیں انھیں گھر کی طرح زمین سے بلند کرتے ہیں اور ان پر قبے تعمیر کرتے ہیں۔

[1] مسلم: کتاب الجنائز باب الامر بتسویۃ القبر، ج:۲، ص:۶۶۶۔ اس کی دوسری سند میں یہ الفاظ بھی ہیں: [وَلَا صُوْرَةً اِلَّا طَمَسْتَهُ] (کہ ان پر بنی ہوئی، تصویروں کو مٹا دینا) ابوداؤد: کتاب الجنائز، باب فی تسویۃ القبر، ج:۳، ص:۵۴۸، ترمذی: کتاب الجنائز، باب ما جاء فی تسویۃ القبر، ج:۳، ص:۳۶۶، نسائی فی المجتبیٰ: کتاب الجنائز، ج:۳، ص:۸۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ آنحضرت ﷺ نے قبر کو پختہ کرنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے چنانچہ صحیح مسلم میں ہے:

[نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ تَجْصِيْصِ الْقَبْرِ وَ اَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَ اَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ] ❶

”آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا کہ قبر پکی بنائی جائے یا اس پر بیٹھا جائے یا اس پر عمارت تعمیر کی جائے۔“

لیکن یہ لوگ قبروں کو پکی اینٹوں سے بناتے ہیں اور چونا گچھ کرتے ہیں اور سنگ مرمر لگاتے ہیں۔ (بلکہ وہاں فیض روحانی حاصل کرنے کی غرض سے چلے کاٹتے ہیں)

⑥ آپ ﷺ نے قبروں پر لکھنے سے منع فرمایا۔

لیکن یہ لوگ ان پر بورڈ بنا کر قرآن کی آیتیں لکھتے ہیں۔

پکی قبروں کے خلاف سلف صالحین کے فتوے

- خلیفہ راشد اور مشہور عادل حکمران امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے قبر پختہ کرنے سے منع کیا اور وصیت کی کہ میری قبر کو پختہ نہ کیا جائے۔
- حضرت اَسوَد بن یزید رضی اللہ عنہ جو مستجابُ الدّعوات بزرگ تھے، وصیت کی تھی کہ میری قبر پختہ نہ کرنا۔
- حضرت ابراہیم النخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قبروں کو پختہ کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔

---

❶ مسلم: کتاب الجنائز/ باب فی تسویة القبر، ج:٣، ص:٥٤٨، ترمذی: کتاب الجنائز، باب النھی عن تجصیص القبور والبناء علیه، ج:٢، ص:٦٦٧، ترمذی: کتاب الجنائز، باب ما جاء فی کراھیة تجصیص القبور والکتابة علیھا، ج:٣، ص:٣٦٨، ابن ماجه: کتاب الجنائز، ج:١، ص:٤٩٨، مسند احمد، ج:٣، ص:٣٣٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں فرمایا تھا کہ مجھ پر خیمہ نہ لگانا۔
○ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی قبر پر خیمہ لگانے سے منع کر دیا تھا۔

ہمارا اصل مقصد یہ ہے کہ قبر پرستوں اور عرس بینوں اور وہاں چراغاں کرنے والوں اور وہاں مساجد اور قبے بنانے والوں نے صریحاً فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت سے انحراف کیا ہے اور قبروں پر مساجد تعمیر کرنا اور وہاں چراغاں کرنا کبیرہ گناہ اور جرم عظیم ہے فقہاء کرامؒ اور اصحاب امام احمدؒ نے ایسا کرنے کو صریحاً حرام لکھا ہے چنانچہ حضرت امام ابو محمد مقدسیؒ فرماتے ہیں کہ اگر قبروں پر چراغاں کرنے کو جائز قرار دیا جائے اور کہا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والے پر لعنت نہیں کی تو بھی ضیاع مال ہے اور قبروں کی ایسی تعظیم ہے جو شریعت میں جائز نہیں اور بتوں کی تعظیم کے مشابہ ہے اور وہاں مساجد تعمیر کرنا بھی ناجائز ہے کیونکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

[لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰي اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِ هِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا] (متفق علیه)

''اللہ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے۔ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس فعل سے ڈرا رہے تھے۔''

اور حضرت امّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اس لیے سر عام نہیں بنائی گئی کہ کہیں وہ سجدہ گاہ نہ بن جائے کیونکہ قبروں کے پاس نماز ادا کرنا بھی ایسا ہی ہے جیسے (بزرگوں کی تصویروں) اور بتوں کے تقرب کی خاطر انہیں سجدہ کیا جائے اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ بت پرستی کی ابتداء فوت شدہ بزرگوں کی تصویروں کی تعظیم اور ان کے پاس عبادت کرنے سے ہوئی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان مشرکین کی خودسری کی انتہاء

اور اب معاملہ یہاں تک بگڑ چکا ہے کہ کٹر مشرکین نے قبروں کا حج بھی شروع کر دیا ہے اور اس کے لیے ایک کتاب بھی لکھ دی ہے جس کا نام ''مناسک حج المشاہد'' یعنی آستانوں کے حج کے آداب۔ [1]

ان لوگوں نے آستانوں کو بیت اللہ شریف کے مشابہ کر دیا ہے اور ان کا یہ فعل بلاشبہ دین اسلام سے بغاوت ہے اور انھیں بت پرستوں کے دین میں داخل کرتا ہے۔

قبروں کے متعلق حضرت رسول کریم ﷺ کے ارشادات کا موازنہ، مسلمان مشرکوں کے اعمال سے کیا جائے تو روز روشن کی طرح صاف معلوم ہو جائے گا کہ واقعی ان کے افعال اتنی بڑی خرابیوں کا منبع ہیں جو حد شمار سے باہر ہیں۔ مثلاً

① قبروں کی ایسی تعظیم جو شرک میں مبتلا کر دے۔
② انہیں جائے عرس یا عید بنانا۔
③ ان کی طرف بڑے اہتمام سے سفر کرنا۔
④ انہیں بت پرستوں کی طرح پوجنا۔
⑤ وہاں فیض روحانی کی خاطر اعتکاف بیٹھنا (یہ فیض روحانی انہیں مسجدوں میں نہیں ملتا)
⑥ ان کا مجاور بننا۔

---

[1]

اے کہ بر بیت الحرام بیداد کرد — اے کہ مسلم راتنج ایجاد کرد
عرس را از حج گراں پائی شمرد — تاحق بطحا و یثرب ہم ببرد
حکمت ایں سادہ و آساں گزار — حلقہ راداد مرکز صد ہزار

(مکاتیب اقبال)

''اے (چالاک گدی نشیں) تو نے بیت اللہ شریف پر ظلم ڈھایا کیونکہ تو نے (مزاروں پر بیت اللہ کے حج کی طرح) مسلمان کے لیے حج (عرس) ایجاد کر لیا اور عرس کو حج بیت اللہ سے افضل اور اہم قرار دیا اور اس طرح سے تو نے بیت اللہ اور مدینہ منورہ کا حق غصب کر لیا اور اس آسان اور سادہ تدبیر سے تو نے مسلمانوں کو مرکزی روحانی اجتماع کو (چھوٹے چھوٹے سے) لاکھ مراکز میں تقسیم کر دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑦ کعبۃ اللہ کی مشابہت کرتے ہوئے ان پر پردے ڈالنا۔
⑧ وہاں کی مجاورت کو بیت اللہ الحرام کی مجاورت پر ترجیح دینا۔
⑨ آستانے کی صفائی کو مسجد کی صفائی سے افضل ماننا۔ ❶
⑩ اور جس رات آستانوں پر چراغ نہ جلے، وہ رات ان لوگوں کے نزدیک بڑی منحوس ہوتی ہے۔
⑪ اصحاب قبور اور مجاروں کے لیے نذریں ماننا۔
⑫ مشرکوں کا یہ اعتقاد کہ انہیں پکارنے سے مظلوم کو مدد اور خوف زدہ کو پناہ ملتی ہے اور ان کے وسیلے اور واسطے سے مشکل حل ہوتی ہے اور ضرورت پوری ہوتی ہے نیز وہاں دعا مانگنے سے دشمنوں پر فتح ملتی ہے اور بلائیں ٹل جاتی اور بارش بھی برستی ہے۔
⑬ وہاں چراغاں کرکے اور مساجد تعمیر کرکے اللہ تعالیٰ اور اس کے سچے اور برحق رسول کی لعنت کا مستحق بننا اور وہاں شرک اکبر کا انعقاد کرنا۔
⑭ قبروں میں مدفون نیک بزرگوں کو مشرکین کے شرک سے تکلیف پہنچنا۔

قبروں پر حج اکبر منعقد کرنا

آپ اس حقیقت پر غور کرکے حیران ہوں گے کہ اصحاب قبور کو خوش عقیدہ مشرکوں کے اعمال سے تکلیف پہنچتی ہے اور وہ ان کی خود ساختہ اور غیر شرعی حرکتوں سے نالاں ہیں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام عیسائیوں کے طرز عمل سے ناراض ہیں اور اس طرح جن انبیاء اور اولیاء و مشائخ کی قبروں پر عرس اور میلے منعقد ہوتے ہیں اور اللہ کے ساتھ ساتھ ان سے بھی استمداد کی جاتی ہے وہ یقیناً اس سے دکھ اٹھاتے ہوں گے کیونکہ حشر والے دن وہ ان کی خوش عقیدہ غیر شرعی حرکتوں سے لاتعلقی

❶ پاکستانی اخبارات نے خبر شائع کی تھی کہ مشہور بلند قامت مشرک عالم چنا کو بیت اللہ میں صفائی کی خدمت کی پیش کش ہوئی لیکن اس نے شہباز قلندر کے خود ساختہ مزار کی صفائی اہم سمجھی اور اس کی خاطر بیت اللہ کو چھوڑ دیا۔ (العیاذ باللہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اعلان کریں گے۔ قرآن حکیم میں ہے:

﴿ وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَ مَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَ اَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ. قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ. وَ لٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ وَ كَانُوْا قَوْمًاۢ بُوْرًا ﴾ (فرقان:۱۸،۱۹)

”اور جس دن اللہ ذوالجلال ان کو اور ان کو جنھیں وہ خدا کے سوا پوجتے تھے، جمع کرے گا اور ان سے فرمائے گا کہ کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ خود گمراہ ہوگئے تھے؟ وہ کہیں گے تو پاک ہے، خود ہمارے لیے جائز نہ تھا کہ تیرے سوا اوروں کو کارساز (حاجت روا) بنا لیتے لیکن تو نے ہی ان کو اور ان کے باپ دادوں کو (باوجود شرک کے) نعمتیں دیں یہاں تک کہ وہ قرآن کی نصیحت کو بھول گئے اور یہ ہلاک ہونے والے لوگ تھے۔“

اس سوال و جواب کو ذکر کرنے کے بعد، اللہ نے مشرکوں کو یوں خطاب کیا:

﴿ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّ لَا نَصْرًا. وَ مَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴾

”تو انھوں نے تم کو تمہاری بات (تمہارے خود ساختہ عقیدے) میں جھٹلا دیا۔ بس اب تم (عذاب) کو نہ پھیر سکتے ہو اور نہ مدد لے سکتے ہو اور جو کوئی تم میں سے ظلم (شرک) کرے گا۔ ہم اس کو بہت بڑا عذاب چکھائیں گے۔“

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿ وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِیْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ ﴾ (المائدہ:۱۱۶)
اور (قیامت کے روز) جب اللہ عیسیٰ (علیہ السلام) کو کہے گا کیا تو نے لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا معبود بنالو؟ تو عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے، اے اللہ تو پاک ہے۔ (بھلا) میں وہ بات کیوں کہہ سکتا ہوں جس کا مجھے حق نہیں ہے۔"

ملائکہ کرام کے متعلق فرمایا:

﴿ وَ یَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِیَّاكُمْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ بَلْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۝﴾ (سبا:۴۱،۴۰)

"اور جس دن (اللہ) سب مخلوق کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ لوگ تم کو پوجا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے تو پاک ہے ہمارا تو کارساز تو ہی ہے نہ کہ یہ بلکہ یہ جنات کو پوجتے تھے اور اکثر ان ہی کو مانتے تھے۔"

- قبروں کی مشرکانہ حد تک تعظیم کی یہ خرابی بھی ہے کہ انہیں عبادت گاہ بنانے اور وہاں چراغاں کرنے سے یہودیوں اور عیسائیوں کی مشابہت ہوتی ہے۔
- اور پھر یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت اور ان کے طریقے سے بغاوت بھی ہے نیز انہیں ایذا اور تکلیف پہنچانے کے ساتھ ساتھ عظیم گناہ بھی ہے۔
- اور پھر بڑی خرابی سنت کا بند ہونا اور بدعات کا جاری رہنا ہے اور ان قبروں کو اللہ کے محبوب گھروں (مساجد) پر ترجیح دینا ہے کیونکہ قبر پرست وہاں اتنے احترام اور تعظیم اور خشوع وخضوع اور رقت قلب وحضور قلب کا مظاہرہ کرتے ہیں جو مسجدوں میں نہیں کرتے اور آستانوں کے سامنے عاجزی کا ایسا مظاہرہ کرتے ہیں جو مسجد میں قطعاً نہیں کرتے اور ان کے ایسے عقائد و اعمال سے آستانے آباد ہوتے ہیں اور مسجدیں ویران ہوتی ہیں اور ایسا کرنے والے بالکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین رسول ﷺ کا الٹ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رافضی حضرات چونکہ علم اور دین سے کوسوں دور ہیں اس لیے انھوں نے دین سے دوری اور علم و ہدایت سے بُعد کی وجہ سے آستانوں کو آباد کیا اور مساجد کو ویران کیا ہے۔

○ اور ان خرابیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہمارے ہادی سیدنا رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت اس لیے شروع کی تھی کہ آخرت یاد رہے اور میت کو نیکی پہنچے اور اس کے لیے رحمت کی دعا کی جائے اور اللہ سے ان کے لیے عافیت اور بخشش کا سوال کیا جائے۔ اس طریقے سے قبروں کی زیارت کرنے والا اپنے حق میں اور میت کے حق میں نیکی کرنے والا ہوتا ہے۔ لیکن گمراہ مشرکین نے اسکا الٹ کر لیا اور زیارت قبور کو شرک کا ذریعہ بنا لیا اور وہاں حاجت براری کی دعائیں شروع کر دیں اور نہیں دشمنوں پر فتح حاصل کرنے کے لیے پکارنا شروع کر دیا۔ اس طرح اپنا بھی برا کیا اور میت کا بھی اور یہ ساری مصیبت اور معصیت، سنت رسول ﷺ سے انحراف کا نتیجہ ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے صرف ان کے لیے دعائے مغفرت اور دعائے بلند درجات کا حکم دیا تھا۔

جناب رسول کریم ﷺ کا طریقہ زیارۃ قبور

اب اس طریقہ زیارت کو ملاحظہ فرمائیں جو اللہ رب العزت نے اپنے پیارے رسول ﷺ کے ذریعے مشروع فرمایا۔ پھر اس کا موازنہ، مشرکین کے طریقہ زیارت سے کریں جو شیطان نے ان کے لیے وضع کیا ہے پھر اپنے لیے طریقہ رسول ﷺ پسند کرلیں۔

① ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے پیارے رسول ﷺ ان کی باری کو جب بھی رات کے پچھلے پہر، جنت البقیع کی طرف جاتے تھے تو فرماتے:

[اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَ اَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُؤَجَّلُوْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ] ●

"گھروں والے مومنو! تم پر اللہ کی طرف سے سلامتی ہو۔ تمہارے پاس کل وہ حقیقت آئی جس کا تم وعدہ کیے گئے۔ باقی قیامت کو آئے گی اور ان شاء اللہ ہم تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ اے اللہ اہل بقیع کو معاف کردے۔"

② دوسری روایت میں یوں ہے کہ حضرت جبرائیلؑ آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا آپ کا رب آپ کو حکم دیتا ہے کہ اہل بقیع کے پاس جاؤ، اور ان کے لیے اللہ سے بخشش مانگو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اللہ کے پیارے رسولؐ سے گزارش کی کہ میں وہاں جاؤں تو کیا کہوں۔ فرمایا کہو:

[اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاخِرِيْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ] ●

"اے ان گھروں میں رہنے والے مومنو اور مسلمانوں! تم پر اللہ کی طرف سے سلامتی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سے پہلے اور بعد میں جانے والوں پر رحم فرمائے ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔"

③ صحیح مسلم میں سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

[كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ اَنْ

● مسلم: کتاب الجنائز، باب ما یقال عند دخول القبور والدعاء لاھلھا، ج:٢،ص:٦٦٩، کتاب الطھارۃ، ج:٢،ص:٢١٨، ابو داؤد: کتاب الجنائز، باب ما یقول اذا زار القبور، ج:٣،ص:٥٥٨

● مسلم: کتاب الجنائز، بحوالہ مذکورہ بالا یہ دعا طویل حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقُوْلُوا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَ لَكُمُ الْعَافِيَةَ] ❶

”آپ ﷺ، صحابہ کرام ﷺ کو سکھایا کرتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو کہیں گھروں والے مومنو اور مسلمانو! تم پر اللہ کی طرف سے سلامتی ہو اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔ ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔“

④ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے فرمایا:

[كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَزُوْرَ فَلْيَزُرْ وَ لَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا] ❷

”کہ میں تمہیں قبروں کی زیارت سے روکتا تھا۔ اب تم میں سے جو چاہے وہ زیارت کرسکتا ہے۔ لیکن وہاں بے فائدہ بات نہ کہنا۔“

اللہ کے آخری اور محبوب پیغمبر ﷺ نے پہلے لوگوں کو زیارت قبور سے روک دیا تھا تاکہ آستانوں کی پوجا کا دروازہ بند ہو۔

جب توحید الٰہی دلوں میں جڑ پکڑ گئی تو جائز طریقے پر زیارت کی اجازت دی اور غیر شرعی حرکات سے روک دیا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے خلاف زیارت کرے، وہ منع ہے اور قبر کے پاس حاجت روائی اور مشکل کشائی کی درخواست کرنا بہت بڑا جرم ہے اللہ کے رسول ﷺ نے اس سے منع فرمایا

---

❶ مسلم: كتاب الجنائز، ج:۲،ص:٦٧١، سنن دارمی: كتاب المقدمة ،باب فی وفات النبیؐ ،ج:۱،ص:۳٦، لیکن اس میں لفظ یہ ہیں: «السلام یا اهل المقابر» مسند احمد، ج:۳،ص:٤٨٩۔

❷ مسلم: كتاب الجنائز، باب استئذان النبی ﷺ ربه عزوجل فی زيارة قبر امه، ج:۲،ص:٦٧٢، ابو داود: كتاب الجنائز، باب فی زيارة القبور، ج:۳،ص:٥٥٨، ترمذی: كتاب الجنائز، باب ما جاء فی الرخصة فی زيارة القبور، ج:۳،ص:۳۷۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور وہاں فعلی اور قولی شرک سے بڑا جرم اور کونسا ہو سکتا ہے؟!

⑤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے فرمایا:

[زُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ] (مسلم)

"قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ تمہیں موت یاد دلاتی ہیں۔"

⑥ امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ سید الکونین ﷺ نے فرمایا:

[اِنِّیْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ] (مسند احمد)

"میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے روک دیا تھا۔ اب کیا کرو کیونکہ وہ آخرت یاد دلاتی ہے۔"

یہی روایت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے لیکن اس میں [فانها تزهد فی الدنیا] کے الفاظ آئے ہیں جن کا مطلب یہ ہے کہ وہ دنیا میں زاہد بناتی ہے اور مسند امام احمد رحمہ اللہ میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہی روایت ہے لیکن آخری الفاظ یہ ہیں:

[فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّ فِيْهَا عِبْرَةً]

"ان کی زیارت کرو کیونکہ اس میں عبرت ہے۔"

یہ ہے وہ زیارت، جو اللہ کے رسول مقبول ﷺ نے اپنی امت کے لیے جائز رکھی اور اس کی تعلیم دی۔

غور و فکر کا مقام

اس طریقہ رسول ﷺ میں بھلا کوئی ایسی چیز ہے جو مشرکوں اور بدعتیوں نے اپنا رکھی ہے کیا یہ حقیقت نہیں کہ انھوں نے مکمل طور پر شریعت رسول کا الٹ کر رکھا ہے۔

کیا خوب فرمایا مدینۃ الرسولؐ کے امام حضرت مالک بن انسؒ نے کہ:

[لَنْ يُّصْلِحَ آخِرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا مَا اَصْلَحَ اَوَّلَهَا]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اس امت کے بگاڑ کی اصلاح کا وہی طریقہ کارگر ہوگا جو پہلوں نے اپنایا۔"

یعنی باقی طریقے تو شجرہ خبیثہ کو جڑ سے اکھاڑنے کی بجائے شاخیں کاٹنے کے مترادف ہیں حالانکہ جب تک جڑ سے نہ اکھاڑا جائے، وہ پھیلتا ہی رہے گا اور جب امتوں کا اپنے نبیوں کے طریقوں سے تمسک کمزور ہوا اور ان کے ایمان میں کمزوری آئی تو انھوں نے اپنے طور پر بدعات اور شرک کو فروغ دینا شروع کر دیا۔

اسلاف کرام کی احتیاط

اب ذرا خیر القرون کے بزرگوں کی احتیاط ملاحظہ فرمائیے کہ انھوں نے کس طرح توحید کو شرک سے خالص رکھا اور شرک کی شباہت سے بھی نفرت کرتے ہوئے سنت کی بجا آوری میں بھی احتیاط برتی۔

۱۔ جب کوئی ان میں اللہ کے رسول ﷺ پر سلام پڑھنے کے بعد دعا کا ارادہ کرتا تو اپنا منہ کعبہ شریف کی طرف کر لیتا اور قبر انور کی دیوار کی طرف پیٹھ کر لیتا۔ پھر دعا مانگتا۔ [1]

۲۔ حضرت سلمہ بن وردان فرماتے ہیں کہ میں نے خادم رسول ﷺ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اللہ کے محبوب پیغمبر پر سلام بھیج کر قبر کی دیوار کی طرف پیٹھ کر کے دعا مانگتے۔

۳۔ اور ائمہ اربعہ (امام ابوحنیفہ، امام مالک بن انس، امام شافعی، امام احمد) نے فتویٰ

[1] شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ اپنی کتاب "اقتضاء الصراط المستقیم" ص: ۱۱۰ میں فرماتے ہیں کہ امام احمد اور امام مالک بن انس کے اصحاب مذہب کا فتویٰ ہے کہ جب کوئی حضرت رسول کریم ﷺ پر سلام پڑھے اور اس کے علاوہ کوئی جائز چیز پڑھنا چاہے اور اس کے بعد وہ دعا مانگنا چاہے تو وہ اپنا رخ قبلہ کی طرف کرے اور حجرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا ہے کہ آدمی دعا کے وقت قبلہ رخ ہو اور قبر کے پاس دعا نہ مانگے کیونکہ دعا عبادت ہے چنانچہ ترمذی شریف میں حسن سند سے مروی ہے:

[اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ] ❶

ہمارے اسلاف کرامؒ نے عبادت کو صرف اللہ کے لیے خاص رکھا اور قبروں کے پاس وہی کچھ کیا جس کی اللہ کے رسول ﷺ نے تعلیم دی کہ قبر والوں کے لیے استغفار کیا جائے اور ان کے لیے اللہ سے رحمت کی دعا کی جائے کیونکہ فوت شدگان کے اعمال (سوائے صدقہ جاریہ کے) منقطع ہو گئے اور اب وہ زندہ لوگوں کی دعا کے محتاج ہو گئے جو ان کے لیے اللہ سے بخشش کی سفارش کریں۔

ا۔ اسی لیے فوت شدہ پر وہ دعائیں وجوبا اور استحبابا مشروع ہیں جو زندوں کے لیے نہیں۔ چنانچہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام الانبیاءؑ نے ایک جنازہ پر دعا پڑھی جو میں نے حفظ کر لی۔ وہ یہ ہے

[اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَ عَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَ اَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَ وَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَ نَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَ اَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ وَ اَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهٖ وَ زَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ] ❷

"اے میرے اللہ! اس کو بخش دے اور اس پر رحمت فرما، اسے سلامتی میں رکھ اور اس سے درگزر فرما اور اس کی مہمانی اچھی کر اور اس کی قبر کو فراخ

---

❶ جامع ترمذی: کتاب تفسیر القرآن، باب تفسیر سورہ (۲) ص:۲۱۱ و قال هذا حدیث حسن صحیح، ابن ماجه: کتاب الدعا، باب فضل الدعاء، ج:۲، ص:۱۲۵۸، مسند احمد، ج:٤، ص:۲٦۷

❷ مسلم: کتاب الجنائز، باب الدعاء للميت فی الصلوٰۃ، ج:۲، ص: ٦٦۲، ٦٦۳، ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الدعا فی الصلوٰۃ علی الجنازۃ [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دے اور اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو دے اور اسے گناہوں سے
اس طرح پاک اور صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل کچیل سے
تو نے پاک کیا اور اسے دنیاوی گھر سے بہتر گھر عطا فرما اور اسے جنت
میں داخل فرما اور اس کو عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے بچا۔"

صحابی رسول ﷺ فرماتے ہیں، مجھے اس وقت خواہش پیدا ہوئی کہ کاش یہ میرا جنازہ ہوتا۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز جنازہ میں یہ پڑھتے سنا۔

[اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَ اَنْتَ خَلَقْتَهَا وَ اَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَ اَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَ عَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْلَهُ] ❶

"اے اللہ! تو اس کا رب ہے اور تو نے ہی اسے پیدا کیا اور تو نے اسے اسلام کی طرف ہدایت دی اور تو نے اس کی روح قبض کی اور تو اس کے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے ہم سفارش کے لیے حاضر ہیں۔ اسے معاف فرما۔"

۳۔ سنن ابو داؤد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

[اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ] ❷

"جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھو تو دل کی گہرائیوں سے دعا کرو۔"

۴۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

[مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ

❶ مسند احمد، ج:۲، ص:۲۵۶، ۲۴۵

❷ ابو داؤد: کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت، ج:۳، ص:۵۳۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ] ❶

"جب کسی میت پر سو مسلمان جنازہ پڑھیں اور اس کے حق میں سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔

۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس مسلمان میت پر چالیس توحید پرست مسلمان جنازہ پڑھیں تو اللہ ان کی سفارش قبول کرتا ہے۔ ❷

یہ ہے مقصد، میت پر نماز جنازہ پڑھنے کا کہ اس کے لیے دعا و استغفار کی جائے اور اس کی بخشش کی سفارش کی جائے۔

اور وہ جب قبر میں چلا جاتا ہے تو دعاؤں کا اور زیادہ محتاج ہو جاتا ہے کیوں کہ اب وہ سوال و جواب کا سامنا کرنے والا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ میت دفن کرنے کے بعد قبر پر کھڑے ہو جاتے اور فرماتے:

[سَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتَ فَاِنَّهُ الْآنَ يُسْئَالُ] ❸

"اس کے لیے ثابت قدمی کا سوال کرو، اب اس سے سوال کیا جائے گا۔"

ان صحیح روایات سے معلوم ہوا کہ میت دفن کے بعد دعا کی محتاج زیادہ ہوتی ہے۔ جب ہم اس کی نماز جنازہ پڑھیں تو اس کے لیے دعا کریں نہ کہ اس کے وسیلے سے اپنے لیے مانگیں۔

ہمیں یہ حکم ہے کہ اللہ کے حضور اسکے لیے سفارش کریں۔ نہ کہ اس کو اپنا سفارشی بنائیں۔

---

❶ مسلم: كتاب الجنائز، باب من صلّى عليه مائة شفعوا فيه ، ابن ماجه: كتاب الجنائز، ج:١، ص:٤٧٧، نسائي: كتاب الجنائز، باب فضل من صلّى عليه مائة

❷ مسلم: كتاب الجنائز، ج:٢، ص:٦٥٥، ابو داؤد: كتاب الجنائز، ج:٣، ص:٥١٧

❸ ابو داؤد: كتاب الجنائز ، ج:٣، ص:٥٥٠، مستدرك حاكم، ج:١، ص:٣٧٠، وقال صحيح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان مشرکین کا افسوس ناک طرز عمل

اہل شرک وبدعت نے اس معاملے میں اللہ کے پیارے رسول ﷺ کے حکم کو یکسر پس پشت ڈال کر میت سے اپنے لیے دعا مانگنی شروع کردی اور اس کے لیے سفارش طلب کرنے لگے۔

اور زیارت قبور کے اس مقصد کو جو رسول اللہ ﷺ نے میت کے حق میں نیکی اور آخرت کی یاد دہانی کے لیے مشروع فرمایا، اسے میت سے حاجت روائی اور مشکل کشائی میں بدل ڈالا اور اللہ کو اس کے نام کی قسم دینی شروع کردی۔

اور اس کی قبر کو عبادت گاہ بنالیا اور اس کے سامنے اپنے لیے دعا کے وقت ایسے خشوع اور خضوع اور حضور قلب کا مظاہرہ کیا جو سحری کے وقت مسجدوں میں اللہ کے سامنے انہیں کبھی نصیب نہیں ہوا۔

اگر فوت شدہ بزرگوں کو پکارنا اور ان کے وسیلے سے دعا کرنا یا ان کی قبروں کے پاس اپنے لیے دعا مانگنا درست اور جائز ہوتا تو اس بات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ صحابہ کرامؓ، تابعین عظامؒ اس سے پیچھے رہ جاتے اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اس امت کے افضل انسان جن کو سید المرسلین ﷺ کی زبان اطہر سے خیر القرون ہونے کا سرٹیفکیٹ ملا ہو۔ وہ ایسے عمل سے غافل رہے ہوں اور بعد والوں کو اس کا علم ہوا ہو (اللہ کے بندو وہ کام کیوں کرتے ہو جس کا حکم نہیں ہے اور وہ بات کیوں کہتے ہو جس کا اِذن نہیں ہے۔)

یہ ہے وہ طریقہ جسے آنحضرت ﷺ نے ۲۳ سال تک اختیار کیا حتی کہ آپ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔

اور یہی خلفاء راشدینؓ اور تمام صحابہ کرامؓ کی سنت ہے اور تابعین عظامؒ کا طریقہ ہے جو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آستانہ پرستوں کو چیلنج

کیا روئے زمین پر بسنے والا کوئی انسان کسی صحیح یا حسن یا ضعیف یا منقطع سند سے ثابت کر سکتا ہے کہ صحابہ کرامؓ یا تابعین عظامؒ میں سے کسی کو حاجت پڑتی تھی تو وہ آستانوں پر جاتے ہوں اور وہاں دعا کرتے ہوں یا بوسہ لیتے ہوں۔ چہ جائیکہ وہ وہاں نماز پڑھیں یا ان کے واسطے وسیلے سے مانگتے ہوں۔ اگر کوئی ایسا قول یا فعل ہے تو دکھاؤ بلکہ حرف بھی ہے تو بتاؤ؟

ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ بعد والوں کے اقوال دکھا سکیں کیونکہ جوں جوں خیر القرون کا سنہری دور گزرتا گیا، ایسی خرافات بکثرت ہونے لگیں حتی کہ اس مسئلے پر کئی کتابیں لکھ ماری گئیں جن میں نہ حضرت رسول کریم ﷺ سے کوئی ثبوت ہے نہ خلفاء راشدین اور نہ صحابہ کرام ﷺ سے۔ بلکہ ان سے تو اس کے خلاف بہت سے دلائل ہیں جو ہم بیان کر چکے ہیں۔ باقی رہے صحابہ کرام ﷺ کے اقوال، تو وہ بے شمار ہیں اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ (بھول کر) قبر کے قریب نماز پڑھ رہے تھے تو امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا (یعنی یہاں قبر ہے، یہاں نماز نہ پڑھو)

حضرت دانیال علیہ السلام کی قبر کو لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ کرنا

امام المغازی محمد بن اسحاق رحمہ اللہ اپنے مغازی میں زیادات یونس بن بکیر کے سلسلے میں حضرت خالد بن دینارؒ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں ابو العالیہ نے بیان کیا کہ جب ہم نے تستر کو فتح کیا تو ہرمزان کے خزانے میں ایک چارپائی ملی جس پر ایک فوت شدہ بزرگ کی نعش تھی اور اس کے سر کے پاس مصحف تھا تو ہم نے وہ مصحف سیدنا عمر بن خطابؓ کے حوالے کیا۔ انھوں نے کعب بن احبار رضی اللہ عنہ کو بلا کر اس کا عربی میں ترجمہ کروایا تو میں پہلا آدمی تھا جس نے اسے قرآن کی طرح پڑھا۔ میں نے ابو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العالیہ سے پوچھا کہ اس میں کیا لکھا تھا انھوں نے کہا تمہارے کردار، تمہارے کام اور کلام کے لہجے اور جو کچھ ہونے والا ہے۔ میں نے پوچھا کہ تم نے اس نعش سے کیا معاملہ کیا؟

اس نے کہا کہ:

ہم نے دن کو تیرہ قبریں بنائیں اور رات کو کسی ایک میں دفن کردیا اور سب قبروں کو برابر کردیا تاکہ وہ قبر لوگوں پر پوشیدہ رہے اور وہ اسے اکھاڑ نہ سکیں۔

میں نے پوچھا: ''وہ ان سے کیا امید رکھتے تھے۔؟

اس نے بتایا کہ جب انہیں خشک سالی ہوتی تو اس نعش کو باہر نکالتے تو ان پر بارش برستی۔

میں نے پوچھا اس کا نام کیا تھا؟

انھوں نے بتایا کہ اس کا نام دانیالؑ تھا

میں نے پوچھا، تمہارے خیال میں وہ کب فوت ہوا تھا؟

اس نے کہا: تین صد سال پہلے۔

میں نے پوچھا، بھلا اس کی لاش میں کچھ تغیر تھا؟

اس نے بتایا کہ چونکہ انبیاءؑ کے گوشت زمین پر حرام ہیں انھیں مٹی نہیں کھاتی اور نہ ہی انھیں درندے کھاتے ہیں۔ اس لیے اس کی نعش میں سے صرف چند گدی کے بال سفید تھے۔ ❶

مہاجرین اور انصار ﷢ نے اس نعش کے ساتھ جو معاملہ کیا وہ اس بنا پر کیا کہ لوگ اسے دعا اور متبرک کی جگہ نہ بنالیں۔

اگر بعد والے مشرک وہاں ہوتے اور انہیں پتہ چل جاتا تو تلواریں لیکر ٹوٹ پڑتے اور مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اس کی پوجا شروع کردیتے۔ (جیسا کہ انھوں نے اس سے کہیں کم تر اور ادنٰی درجہ کی شخصیتوں کے آستانوں کی پوجا شروع کر رکھی ہے) اور

❶ دیکھیے کتاب الاموال لابی عبید، ص: ۳۴۳، تاریخ طبرانی، ج: ۳، ص: ۲۲۰، فتوح البلدان للبلاذری، ص: ۳۷۱ اور تحذیر الساجد، ص: ۷۲، ۷۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں پر ایک قبہ بنا دیتے۔ اور اسے مسجد سے بڑا عبادت خانہ بنا لیتے۔

قابلِ غور حقیقت

اگر قبروں کے پاس (اپنے لیے) دعا مانگنا اور وہاں نماز پڑھنا یا وہاں فیض روحانی حاصل کرنا سنت یا باعث فضیلت ہوتا تو مہاجرین و انصار ﷺ اس قبر پر جھنڈا گاڑ دیتے اور وہاں اپنے لیے دعا کرتے اور اپنے سے پیچھے آنے والوں کے لیے ایک طریقہ جاری کر دیتے لیکن وہ پچھلوں کی نسبت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے طریقے کو زیادہ جاننے والے تھے اور نیکی میں ان کی اِتباع کرنے والے تھے۔ یہی حال تابعین کرامؒ کا تھا کہ وہ بھی انہی کی راہ پر چلتے رہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ان کے پاس مختلف شہروں میں، کثرت سے اصحاب رسولؐ کی قبریں تھیں لیکن نہ تو انھوں نے صاحب قبر سے استغاثہ کیا، نہ اسے پکارا، نہ اس کے وسیلے سے دعا کی اور نہ وہاں بیٹھ کر اپنے لیے دعا مانگی اور نہ ہی اس کے وسیلے سے شفاء مانگی اور نہ ہی بارش طلب کی اور نہ ہی اس کے ذریعے سے مدد مانگی اور ظاہر ہے اگر کوئی ایسی بات ہوتی تو محدثین کرامؒ اور فقہائے عظامؒ اسے اپنی کتابوں میں درج فرماتے۔

ذرا سوچئے تو سہی

ا۔ ایک تو یہ ہے کہ قبر کے پاس دعا مانگنا یا اس کے وسیلے سے مانگنا دوسری جگہوں سے افضل ہے یا نہیں۔؟

- اگر افضل ہے تو پھر یہ عمل صحابہ کرام ﷺ سے کیسے مخفی رہا؟
- اور تابعینؒ لھم باحسان اور ائمہ دینؒ نے اس پر عمل کیوں نہ کیا؟
- کیا نعوذ باللہ خیر القرون والے خوش نصیب اس فضل عظیم سے جاہل رہے اور برے جانشینوں نے اسے ڈھونڈ لیا۔؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ انہیں علم ہو لیکن وہ عمل نہ کریں کیونکہ وہ نیکیوں کے حریص تھے۔
ایک اور بات قابل غور ہے کہ مجبور اور لاچار انسان، ہر قسم کے اسباب تلاش کرتا ہے اگرچہ مکروہ بھی ہوں۔ تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ دعاؤں کی قبولیت کے سلسلے میں لاچار بھی ہوں اور اس گر کو جانتے بھی ہوں کہ قبروں کے پاس دعا زیادہ قبول ہوتی ہے، لیکن پھر بھی وہاں نہ جائیں؟ یہ بات طبعاً بھی ناممکن ہے اور شرعاً بھی۔ (اگر ایسا نہیں ہے)

۲۔ تو دوسرا پہلو یہ ہے کہ وہاں نہ تو اپنے لیے دعا مانگنا افضل ہے اور نہ ہی کوئی ایسی خصوصی اجازت ہے بلکہ وہاں دعا مانگنا گزشتہ خرابیوں کا ذریعہ ہے جو شروع کتاب میں بیان ہو چکی ہیں۔

اور وہاں اپنے لیے دعا مانگنے کو جائز اور افضل جاننا ایسا فعل ہے جس کی شرع میں اجازت نہیں اور نہ ہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اسے جائز رکھا ہے اور نہ ہی اس کے حق میں کوئی دلیل نازل کی ہے بلکہ صحابہ کرام ؓ نے اس سے کم تر افعال سے بھی روک دیا ہے کہ کہیں رفتہ رفتہ یہ کام دین میں شامل نہ ہو جائیں۔

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دور اندیشی

حضرت معرور بن سوید سے روایت ہے کہ انھوں نے مکہ جاتے ہوئے راستہ میں ، امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جس میں آپؓ نے سورۂ فیل اور سورۂ قریش پڑھی۔ پھر دیکھا کہ لوگ ایک راستے پر جا رہے ہیں تو پوچھا کہ یہ کہاں جا رہے ہیں، آپؓ کو بتایا گیا کہ یہ لوگ اللہ کی ایک ایسی مسجد کی طرف جا رہے ہیں جہاں سرور عالم ﷺ نے نماز ادا کی تھی تاکہ یہ بھی وہاں نماز پڑھیں۔ یہ سن کر امیر المومنینؓ نے فرمایا:

"تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہوئے کہ وہ اپنے نبیوں کے آثار کا کھوج لگاتے اور وہاں گرجے اور عبادت خانے بنا لیتے۔ تم قصداً ایسی مساجد کا سفر نہ کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں اگر تم کسی وجہ سے وہاں موجود ہو اور نماز کا وقت آجائے تو پھر وہاں نماز ادا کرو ورنہ گزر جاؤ (اور جہاں نماز کا وقت ہو جائے، وہاں پڑھ لو۔'' ❶

اس طرح سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس درخت کو بھی کٹوا دیا تھا جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی ❷ (تاکہ بعد والے لوگ اسے بت کی طرح پوجنا شروع نہ کر دیں)

اسلحہ لٹکانے کی غرض سے درخت مخصوص کرنے والوں پر آپ ﷺ کی ناراضگی

بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت رسول کریم ﷺ سے صرف اسلحہ اور سامان لٹکانے کے لیے ایک درخت کو خاص کرنے کا سوال کیا تھا تو آپؐ بہت ناراض ہوئے۔

اس واقعہ کی تفصیل بخاری شریف میں یوں ہے کہ:

''حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جنگ حنین سے قبل آپ ﷺ کے ساتھ نکلے اور اس وقت ہم نئے نئے مسلمان ہوئے تھے۔

اور مشرکین نے اپنے ہتھیار اور سامان لٹکانے کے لیے ایک بیری کا درخت مخصوص کر رکھا تھا جسے وہ ذات انواط کہتے تھے، ان کی دیکھا دیکھی ہم بھی رسول اللہ ﷺ سے سوال کر بیٹھے کہ آپ ہمارے لیے بھی ان کی طرح ذات انواط مخصوص کر دیجیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

[اَللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا كَمَا قَالَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ اِجْعَلْ لَنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ] ❸

---

❶ ابن ابی شیبہ، ج:۲، ص:۱۸٤ اس کی سند صحیح ہے۔

❷ امام ناصر الدین البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسے ابن ابی شیبہؒ نے، ج:۲، ص:۳۰۷ میں بیان کیا ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں لیکن یہ منقطع ہے اور حضرت نافعؒ اور حضرت عمرؓ کے درمیان حضرت عبداللہ بن عمر کا واسطہ ہو۔ تحذیر المساجد، ص:۱۳۷ میں اس پر ان کا استدراک موحدین کے لیے قابل دید ہے۔

❸ مسند احمد، ج:۲، ص:۳۲۷، ٤٥٠، ٥٢۷، ج:۳، ص:٨٤، ٨٩، ٩٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یہ تو ایسا ہی ہوا جیسے بنی اسرائیل نے کہا تھا کہ اے موسیٰ! ہمارے لیے بھی الٰہ بنا دے جیسا کہ ان کے لیے الہ ہے، فرمایا تم جاہل قوم ہو۔ تم ضرور گذشتہ قوموں کے طریقے اپناؤ گے۔"

جب اسلحہ لٹکانے اور اس کے اردگرد بیٹھنے کے لیے درخت مخصوص کرنا، خدا کے ساتھ معبود ٹھہرانے کے مترادف ہوگیا تو قبر کے اردگرد طواف کرنے اور وہاں اعتکاف بیٹھنے اور اس کے وسیلے سے مانگنے کے متعلق کیا خیال ہے؟ حالانکہ وہ نہ اس درخت کی عبادت کرتے تھے نہ اس سے سوال کرتے تھے۔ کاش کہ اہل شرک وبدعت اس بات کا اندازہ لگا سکتے کہ قبر کا فتنہ درخت کے فتنے سے کہیں بڑھ کر ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ کے مدرسہ فکر سے تعلق رکھنے والے کسی عالم کا ارشاد ہے کہ اے لوگو! اللہ تم پر رحمت فرمائے۔ جب تم کسی بیری یا درخت کو دیکھو کہ لوگ اس کی تعظیم کرتے ہیں اور وہاں شفاء طلب کرتے یا وہاں قوالی کرتے ہیں تو اس کو کاٹ دو کیونکہ وہ ذات انواط ہے۔ اگر کوئی دین اسلام کا سچا درد رکھنے والا، قرآن و حدیث کو بھی دیکھے اور آج کے مشرکین کے طرز عمل کو دیکھے تو جان لے گا کہ اس مذہب کے اسلاف کرام اور ان کے بڑے جانشینوں کے درمیان مشرق اور مغرب سے زیادہ فاصلہ ہے یعنی خیر القرون کے لوگوں کی راہ اور ہے اور ان کی راہ اور۔

وَ سَارَتْ مَشْرِقَةً وَ سِرْتُ مَغْرِبًا
شَتَّانَ بَيْنَ مَشْرِقٍ وَ مَغْرِبٍ ❶

بخدا اب تو معاملہ پہلے سے بھی زیادہ خطرناک ہوگیا ہے۔

❶ ترجمہ= "میں کس طرح اپنی محبوبہ کو مل سکتا ہوں جب کہ وہ مشرق کو چلی گئی اور میں اسے مغرب میں تلاش کرتا رہا۔ اندازہ لگاؤ کہ مشرق مغرب کے درمیان کتنا فاصلہ ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین کے بگاڑ پر اسلاف کرام کی برہمی

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ابو درداؓ غصے کی حالت میں گھر داخل ہوئے ام درداءؓ نے وجہ پوچھی۔ انھوں نے کہا میں لوگوں میں اللہ کے پیارے رسول ﷺ کا دین نہیں دیکھ رہا۔ ہاں اتنا ہے کہ وہ سب مل کر نماز پڑھتے ہیں۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ، اپنی کتاب موطا میں اپنے چچا ابو سہیل سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے باپ مالک نے فرمایا:

''میں لوگوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم والے اعمال نہیں دیکھتا۔ البتہ نماز کی اذان ان کی طرح پڑھتے ہیں۔''

حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں دمشق میں حضرت انسؓ کے پاس گیا تو وہ رو رہے تھے۔ میں نے وجہ پوچھی تو بولے کہ دین کے امور میں سوائے نماز کے کوئی چیز نظر نہیں آ رہی اور افسوس کہ وہ بھی ضائع ہو رہی ہے۔

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو کچھ میں آنحضور ﷺ کے وقت دیکھتا رہا، آج اسے بدلا ہوا دیکھ رہا ہوں۔

(سیدا الاصفیاء) حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھنے لگا کہ اللہ آپ پر رحم فرمائے اگر آج حضرت رسول کریم ﷺ موجود ہوتے تو ہمارے طور طریقوں پر ناراض ہوتے تو آپ رضی اللہ عنہ بہت غصے ہوئے اور فرمایا:

''جن چیزوں پر تم عمل کر رہے ہو وہ ان میں کس کے متعلق شناسا ہیں؟

حضرت مبارک بن فضالہؒ روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ جمعہ کے بعد رو رہے تھے جب ان سے رونے کا سبب پوچھا گیا تو فرمانے لگے، تم مجھے رونے پر ملامت کرتے ہو اگر مہاجرین رضی اللہ عنہم میں سے کوئی یہاں آ کر جھانک لے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو وہ رسول اللہ ﷺ کے دین کی کوئی چیز نہ دیکھے الا یہ کہ قبلہ وہی ہے۔

اسی عظیم فتنے کے متعلق حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا تھا کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہیں ایک ایسا فتنہ (بدعت) ڈھانپ لے گا جس میں جوان بوڑھا ہو جائے گا اور بچہ جوان ہو جائے گا۔ وہ فتنہ (بدعت) لوگوں میں رواج پکڑ جائے گا اور لوگ اسے سنت سمجھیں گے اور جب اسے بدلا جائے گا تو شور وغل ہوگا کہ سنت تبدیل کی جا رہی ہے۔ ❶

یعنی لوگ بدعات کو دین میں شمار کرنے لگ جائیں گے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا فرمان اس بات کی دلیل ہے کہ جب عمل سنت کے خلاف ہو جائے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ ہی وہ قابل توجہ ہے کیونکہ خلاف سنت اعمال کا آغاز حضرت انس اور ابو درداء رضی اللہ عنہما کے دور سے ہی شروع ہو چکا تھا۔

ابو العباس احمد بن یحییٰؒ، محمد عبیدؒ سے اور وہ عبد اللہ بن اسحاقؒ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن حسن ہاشمیؒ، اکثر امام ربیعہؒ کے پاس بیٹھا کرتے تھے۔ ایک دن وہ سنتوں کا تذکرہ کر رہے تھے تو مجلس میں کسی نے کہہ دیا اس پر عمل نہیں ہے تو حضرت سیدنا عبداللہ بن حسنؒ نے فرمایا:

”تمہارا کیا خیال ہے اگر جاہلوں کی کثرت ہو جائے اور وہ حاکم بن جائیں تو وہ سنت رسول ﷺ پر حجت ہوں گے؟ یعنی ان کی بات وحی بن جائے گی؟ اس پر امام ربیعہؒ نے فرمایا:

”میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ انبیاء علیہم السلام کے بیٹوں کا کلام ہے۔“ ❷

---

❶ آج کے دور میں برصغیر میں اذان سے قبل خود ساختہ درود گایا جاتا ہے اور عرس، ختم، تیجا، ساتا، چالیسواں جیسی ہندوانہ رسوم کو قرآن سے ثابت کیا جا رہا اور لوگ انہیں کار ثواب یا سنت سمجھ رہے ہیں۔ اگر کوئی اس کا انکار کرتا ہے تو کہتے ہیں یہ سنت کا منکر ہے۔

❷ اصل کتاب میں آگے چند صفحات پر انصاب اور ازلام کی تشریح کی گئی ہے اور اس میں تقریباً وہی باتیں دہرائی گئی ہیں جو گزشتہ صفحات میں ہو چکی ہیں اس لیے ہم نے انھیں یہاں ٹرانسلیٹ نہیں کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیور موحدین کو مشرکین کے طعنے

ابلیس لعین کا ایک طریقہ واردات یہ بھی ہے کہ وہ مشرکوں سے ایک بہت بڑا آستانہ بنواتا ہے اور لوگ اس کی تعظیم کرتے ہیں پھر اسے پوجا جانے والا بت بنا دیتا ہے پھر اپنے ساتھیوں (آستانے کے پجاریوں) کی طرف وحی کرتا ہے کہ ''جو کوئی مسلمان، اس کی پرستش سے روکتا ہے اور یہاں عرس منعقد کرنے کی مخالفت کرتا ہے وہ اس بزرگ کا گستاخ ہے اور اس کا حق تعظیم غصب کرتا ہے'' پھر مشرکین اس کے درپے آزار ہو جاتے ہیں اور اسے کافر کہنے لگتے ہیں اور اس کے قتل کی تدبیریں کرتے ہیں۔

مشرکوں کے نزدیک، اس کا گناہ یہی ہے کہ وہ اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے احکام کی تبلیغ کرتا ہے اور ان کی منع کردہ چیزوں سے روکتا ہے کہ قبر کو بت کی طرح نہ پوجو، اور اس پر عرس نہ لگاؤ، یہاں نہ چراغ جلاؤ اور نہ اس جگہ مسجدیں تعمیر کرو۔ اسے چونا گچ کرو نہ یہاں قبے بناؤ۔ نہ اس کا استسلام کرو نہ اسے بوسہ دو۔ نہ اسے پکارو نہ اس کے وسیلے سے دعا مانگو اور یہاں فریاد رسی اور مشکل کشائی کی دھائیاں نہ دو۔

...... کیونکہ قرآن و حدیث کا سرسری مطالعہ کرنے والا مسلمان بھی جانتا ہے کہ مشرکین کے طور طریقے اس مقصد کا الٹ ہیں جس کے لیے اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو مبعوث کیا۔ انبیاء کی بعثت کا مقصد صرف یہی تھا کہ عبادات صرف اللہ کے لیے خالص رکھی جائیں اور اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کیا جائے۔

توحید الٰہی سے والہانہ محبت رکھنے والا درد مند مسلمان جب مشرکانہ عقائد اور اعمال کی تردید کرتا ہے تو مشرکین غیظ و غضب میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ان کے دلوں میں آگ بھڑکتی ہے اور وہ الزام لگاتے ہیں کہ:

اس نے عالی مقام بزرگوں کی توہین کی ہے، یہ بزرگوں کا منکر ہے۔ (جاہلوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے تو یہ بات کہنی ہی تھی) کیونکہ شرک ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا ہے۔
(البتہ افسوس تو ان علماء پر ہے جو منبر و محراب کے وارث ہو کر بھی جاہلوں کی جہالت کے حق میں دلائل دیتے ہیں) اور توحیدِ الٰہی کی تبلیغ کرنے والوں سے عداوت رکھتے ہیں اور ان پر کئی طرح کے بہتان لگاتے ہیں اور لوگوں کو ان سے متنفر کرنے کی غرض سے کہتے ہیں کہ: (''ان کے قریب نہ بیٹھنا، ان کی بات نہ سننا'')
اور مشرکوں سے محبت کی پینگیں بڑھاتے ہیں (محض اس لیے کہ وہ ان کا دوزخ (پیٹ) بھرتے رہتے ہیں) اور سمجھتے ہیں کہ ہم اللہ کے ولی اور اس کے رسول ﷺ کے عاشق اور دین کے مددگار ہیں۔ جب کہ اللہ رب العزت، ان کے زعم کا رد کرتا ہے اور فرماتا ہے:
''یہ ولی نہیں ہیں بلکہ اللہ کے ولی صرف اور صرف اسکے فرمانبردار ہیں جو شریعت کے مرتبہ کو پہچانتے ہیں اور اس کی تبلیغ کرتے ہیں اور وہ لوگ اللہ کے ولی کیسے ہو سکتے ہیں جو لوگوں کو سنت رسول ﷺ سے روکتے ہیں (اور محمدی سلسلے کے مقابلے میں دوسرے سلسلوں کو ترجیح دیتے ہیں) اور کجی تلاش کرتے ہیں اور دین داری کا بہروپ دھارتے ہیں (حقیقت میں دنیاوی منصب و مال کے حریص ہیں)
اور زبانی کلامی دین داری کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نیکی کر رہے ہیں۔

داعیانِ توحید و سنت کی تسکین و تسلی

اے سالکان صراطِ مستقیم یعنی انبیاء و رُسل اور صدیقین و شہداء کے راستہ پر چلنے والو!
یہ نہ سمجھنا کہ قبروں کو بت یا آستانہ بنانے اور وہاں عبادت گاہ بنانے سے روکنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گستاخی ہے اور یہ بھی نہ سمجھنا کہ وہاں مساجد تعمیر کرنے سے روکنا اور ان پر چراغ جلانے سے منع کرنا اور ان کی طرف تبرک کی غرض سے سفر کرنے کی مخالفت کرنا بے ادبی ہے اور یہ بات کبھی ذہن میں نہ لانا کہ ان کے نام پر نذر و نیاز دینے سے روکنا اور وہاں پیشانی رگڑنے سے منع کرنا ان کی توہین ہے گو مشرکین اسے بے ادبی اور گستاخی ہی سمجھیں۔

بلکہ مشرکانہ افعال سے روکنا، بزرگوں کی عین تعظیم اور ان کا اکرام و احترام ہے اور ان کے پسندیدہ عقائد و اعمال کی پیروی ان کی نفرت کردہ بدعات وسیّئات سے بچنا ہے۔ واللہ! تم ان کے سچے عقیدت مند اور دوست ہو اور ان کے راستے پر چلنے والے ہو۔

بزرگانِ دین کے نادان پجاری ان کے حقیقی دشمن ہیں

اصل میں بزرگان دین کے بدترین دشمن ان کے یہی نادان دوست اور پجاری ہیں جو ان کی سیدھی راہ سے نفرت کرتے ہیں اور ان کی پوجا پاٹ پر دل و جان سے فدا ہیں اور ان کے بتائے ہوئے راستے سے کوسوں دور ہیں مثلاً:

- عیسائیوں کو دیکھو، وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کے دشمن ہیں۔ البتہ ان کی تصویر کو گرجوں میں پوجتے ہیں
- یہودیوں کو دیکھو جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات بات پر کیڑے نکالتے ہیں اور ان کے نام پر فخر کرتے ہیں۔
- رافضیوں کو دیکھو، وہ امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا نام دن رات جپتے ہیں اور ان کی تعلیمات کے دشمن ہیں۔

بالفرض اگر آج یہ بزرگ دنیا میں آ جائیں، اپنے پیروؤں کو اس کام سے روکیں اور توحید وسنت پر چلنے کی تلقین کریں تو یہ لوگ انہیں بزرگوں کا گستاخ قرار دے کر تلواروں سے ان پر حملہ کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔ مشرکوں کے مقابلہ میں اہل توحید، بزرگوں کے اصل حقدار ہیں کیونکہ مومن مرد اور عورتیں آپس میں ایک دوسرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے والی اور وارث ہیں اور منافق مرد اور عورتیں باہم دوست اور تعلق دار ہیں۔ [1]

یقین جانیے کہ جن لوگوں کے دلوں میں بدعات سے پیار پیدا ہو جاتا ہے وہ سنت رسول ﷺ کے دشمن بن جاتے ہیں اگر آپ چشم دید مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں تو آستانوں کے گرد معتکف حضرات کو دیکھیں۔ یہ لوگ، قبروں میں مدفون بزرگوں کی ہدایات اور طریقے سے منہ موڑ کر اور ان کے ارشادات اور دعوت کو بھلا کر، ان کی قبروں سے مشغول ہیں۔

...... حالانکہ انبیاء اور نیک بزرگوں کی محبت اور تعظیم اس بات میں ہے کہ ان کی قبروں پر عبادت کرنے اور وہاں عرس کرنے کی بجائے، ان کی تعلیمات پر عمل کیا جائے اور ان کی سیرت کی پیروی کی جائے اور اس راستے پر چلا جائے جس پر وہ چلتے رہے (نہ کہ ان کے نام پر جدید سلسلے گھڑے جائیں کہ یہ قادری ہے، یہ رفاعی ہے)

...... کیونکہ جو آج ان کے نقش قدم پر چلے گا اور لوگوں کو انکی خالص تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دے گا، وہ اس عمل کی وجہ سے قیامت کے دن بزرگوں کے لیے کثرت اجرت کا سبب بنے گا (اور بزرگوں کے درجات بلند ہوں گے)

......اور جو شخص ان کی سچی تعلیم سے سرد مہری کرے گا اور اس کے الٹ چلے گا وہ خود بھی ثواب سے محروم رہے گا اور بزرگوں کو بھی محروم رکھے گا بتاؤ اس میں ان کی تعظیم کہاں رہی اور احترام کہا گیا؟

اکثر لوگ اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی پسندیدہ اور مشروع سنتوں کے مقابلے میں خود ساختہ بدعات پر اس لیے عمل پیرا ہیں کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ

[1] جس طرح کہ مشرکین مکہ اپنے آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جانشین سمجھتے اور ان کی عقیدت کا دم بھرتے تھے تو اللہ نے فرمایا تم مشرکین کا حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن سے کیا تعلق، اس کے حق دار تو یہ نبی اور مومن ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی فرض کی ہوئی عبادات کو یا تو کلی طور پر ترک کر رکھا ہے یا جزوی طور۔ اگرچہ وہ ظاہری صورت پر عمل پیرا ہیں مگر حقیقت کھو چکے ہیں ورنہ جو شخص نماز کے پاکیزہ کلمات کے معنی و مفہوم پر غور کرے اور عمل صالح پر مشتمل حقائق کو جانتے ہوئے توجہ سے اسے ادا کرے تو وہ نماز، اسے شرک سے روکے گی اور جو کوئی اس حقیقت میں کمی کرے اس کے عقیدے اور عمل میں شرک اور بدعت کا عنصر داخل ہو جائے گا۔ ❶

اور جو شخص حضور قلب سے کلام اللہ کو سنے گا اور اس کے مفہوم پر غور کرے گا، وہ شیطانی گیت اور قوالی وغیرہ سے نفرت کرے گا۔ کیونکہ یہ چیزیں تلاوت قرآن اور نماز سے روکتی ہیں اور دل میں نفاق پیدا کرتی ہیں۔ اس طرح جو شخص کتاب اللہ اور کلام رسول ﷺ پر دل و جان سے فدا ہے اور کتاب و سنت سے نور حاصل کرتا ہے وہ گمراہ صوفیوں کے بے ہودہ اقوال اور ملحدوں اور جدّت پسندوں کے خود ساختہ نظریات اور فلاسفہ کے تخیلات سے نفرت کرے گا اور ان کے خیالات اور خرافات کو ان کے منہ پر دے مارے گا اور جو شخص جتنا ہی کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کو پس پشت ڈالے گا وہ اتنا ہی گمراہی میں مبتلا ہوگا اور اس چیز میں پھنس جائے گا جو اس کے لیے قطعاً مفید نہیں ہے۔

اور اس طرح جس شخص کے دل میں اللہ کی محبت ہوگی اور ذکر الٰہی سے اسے سکون ملے گا اور وہ خشیت الٰہی اور توکل علی اللہ سے معمور ہوگا وہ غیر کی محبت اور

---

❶ مثلاً سورۃ فاتحہ اور تشہد کے کلمات پر غور کرنے والا کس طرح شرک کرے گا جو اپنی زبانی اقرار کرتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ کہ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں اور تشہد میں یہ کلمات پڑھتا ہے [التحيات لله والصلوات والطيبات] ”اے اللہ ہر قسم کی قلبی عبادات (مثلاً دعا، وظائف، حاجت روائی اور مشکل کشائی کی دعائیں) اور بدنی عبادات (مثلاً نماز، روزہ، حج، طواف وغیرہ) اور مالی عبادات مثلاً زکوٰۃ صدقات، نیازیں وغیرہ (صرف تیرے ہی لائق ہیں۔ [مترجم]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصویروں کے عشق سے بے نیاز ہوگا۔

اور جب کوئی انسان محبت الٰہی سے خالی ہوگا اور ذکر و تلاوت سے منہ موڑے گا، وہ اپنی خواہشات کا بندہ بن جائے گا اور اپنی پسند کردہ چیز کو اپنا مالک اور معبود بنا لے گا۔ (خلاصہ یہ ہے) کہ توحید سے چڑنے والا مشرک ہے خواہ مانے یا نہ مانے اور سنت رسول ﷺ سے پرخاش رکھنے والا بدعتی ہے، مانے یا نہ مانے اور یادِ الٰہی اور اللہ کی محبت سے خالی انسان، مورتوں کا بندہ ہے اقرار کرے، خواہ انکار کرے۔

واللّٰه المستعان و علیه التکلان و لا حول ولا قوۃ الا باللّٰه العلی العظیم

آستانوں کی پرستش کا اصل سبب

اگر سوال کیا جائے کہ قبر پرستوں کو کس چیز نے اس ضلالت میں پھانسا ہے؟ حالانکہ ان میں مدفون بزرگ، نہ نفع کے مالک ہیں نہ نقصان کے اور نہ موت اور زندگی کے اور نہ جی اٹھنے کے؟

تو جواب یہ ہے کہ انہیں بہت سی چیزوں نے گمراہ کر رکھا ہے مثلاً:

① اس حقیقت سے بے خبری کہ اللہ نے اپنے رسولوں کو شرک اور اس کے اسباب مٹانے کے لیے مبعوث فرمایا اور توحیدِ الٰہی کو لوگوں کے دلوں میں راسخ کرنے کے لیے بھیجا۔

مشرکین کا حصہ اس حقیقت میں بہت کم ہے اور شیطان رجیم نے جب انھیں دعوت دی تو ان کے پاس اس کی دعوت کو رَدّ کرنے کے لیے علم نہیں تھا تو انھوں نے اپنی جہالت کے مطابق اس کی باتوں کو قبول کرلیا اور صرف اتنا ہی بچ سکے، جتنا ان کے پاس علم تھا۔

② دوسرا سبب وہ جھوٹی روایات ہیں جو علماء سوء نے بت پرستوں کی تقلید میں از خود گھڑ لیں اور ان کی نسبت حضرت رسول کریم ﷺ کی طرف کردی تاکہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح رسول اللہ ﷺ کے دین توحید کو ناکام کر دیں مثلاً

[اِذَا اَعْیَتْکُمُ الْاُمُوْرُ فَعَلَیْکُمْ بِاَصْحَابِ الْقُبُوْرِ] ❶

"جب تمہیں مشکل در پیش ہو تو اصحاب قبور کے پاس جایا کرو۔"

[لَوْ اَحْسَنَ اَحَدُکُمْ ظَنَّه بِحَجَرٍ نَفَعَهٗ] ❷

"اگر کوئی پتھر پر بھی یقین کرے تو وہ اسے نفع دے گا۔"

اس طرح کی اور بھی بہت سی جھوٹی روایات ہیں جو مشرکین نے اللہ کے پسندیدہ دین کو ناکام کرنے کے لیے گھڑی ہیں اور جاہلوں نے انہیں سچ خیال کیا ہے۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول ﷺ کو اس لیے بھیجا ہے کہ پتھروں پر یقین کرنے والوں کو ہلاک کیا جائے اور لوگوں کو قبروں کی پوجا سے روکا جائے جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔

③ تیسرا سبب وہ حکایات ہیں جو آستانوں کے گدی نشینوں اور وہاں مفت میں پلنے والے سانڈوں (ملنگوں) نے پھیلائی ہیں کہ فلاں آدمی کو مشکل پیش آئی تو اس نے فلاں بزرگ کے آستانے پر مدد طلب کی تو اس کی خلاصی ہو گئی اور فلاں شخص نے اس کے وسیلے سے دعا کی تو وہ پوری ہوئی۔ علیٰ ھذا القیاس۔ ان مجاوروں اور گدی نشینوں کے پاس اس جیسی بے شمار جھوٹی حکایات ہیں جو حد شمار سے باہر ہیں۔

اور یہ لوگ، زندہ انسانوں اور فوت شدہ بزرگوں کے متعلق جھوٹ بولنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ جب کبھی سنتے ہیں کہ فلاں قبر تریاق ہے تو حاجات پوری کرانے اور مشکلات حل کرانے کے لیے کشاں کشاں چلتے ہیں۔

---

❶ یہ روایت موضوع ہے دیکھیے: موسوعۃ الاحادیث الموضوعۃ۔ امام ابن تیمیہؒ نے بھی مجموعہ الفتاویٰ میں اس کا ردّ ذکر کیا ہے۔

❷ حوالہ مذکور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیطان لعین کی ہوشربا تدبیر

انسان کا ازلی دشمن ابلیس لعین، کمال درجے کی مکاری سے انسان کو قبر کے پاس دعا مانگنے کی دعوت دیتا ہے تو بندہ وہاں عاجزی اور انکساری سے دعا مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبر کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لیے قبول کرتا ہے کہ وہ گڑ گڑا کر تہہ دل سے مانگ رہا ہے۔ اگر وہ اس طریقے سے اللہ تعالیٰ کو میکدے یا حمام یا بازار میں بھی پکارے تو وہ ضرور دعا قبول کرے گا مگر جاہل آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اس کی دعا کی قبولیت میں قبر کی تاثیر کو بڑا دخل ہے۔

حالانکہ اللہ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْن ، لاچار اور مضطر آدمی کی دعا ضرور قبول کرتا ہے اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَ هٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ وَ مَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴾ (بنی اسرائیل:۲۰)

''اور ہم ہر ایک کی فریاد رسی کرتے ہیں، ان کی بھی اور ان کی بھی، تیرے رب کی عطا اور تیرے رب کا فضل کسی پر بند نہیں۔''

اور حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن نے دعا مانگی تھی۔

﴿وَارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾

''اس کے رہنے والوں کو پھلوں سے رزق دے جو ان میں اللہ اور آخرت پر ایمان لائے۔'' (البقرہ:۱۲۶)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ مَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ﴾ (البقرہ:۱۲۶)

''اور جو کوئی کفر کرے گا، میں اسے تھوڑا فائدہ دوں گا، پھر اسے آگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے عذاب کی طرف دھکیل دوں گا اور وہ برا ٹھکانا ہے۔''

اور پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کی دعا سن لے، اس سے راضی بھی ہو۔ بلکہ وہ اس سے محبت کرتا ہے نہ اس کے فعل سے راضی ہوتا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اللہ رب العالمین، ہر نیک اور بد، مومن اور کافر کی دعا سنتا ہے اور بہت سے لوگ دعا مانگنے میں زیادتی بھی کرتے ہیں اور شرط بھی لگاتے ہیں اور بعض دفعہ ناجائز چیزیں بھی مانگتے ہیں پھر بھی ان کے مقصد کا پورا یا بعض حصہ مل جاتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ میرا یہ عمل اللہ کو پسند ہے۔

حالانکہ یہ شخص ایسے آدمی کی طرح ہے جسے اللہ نے (باوجود اس کے کفر وفسق کے) مال اور بیٹوں سے نوازا ہو اور اسے مہلت دے رکھی ہو اور وہ سمجھتا ہو کہ اللہ، اسے خیر سے نواز رہا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے:

﴿ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ﴾

''جب وہ اس نصیحت کو بھول گئے جو انہیں کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے۔'' (الانعام: ٤٤)

چنانچہ بعض دفعہ، دعا عبادت بن جاتی ہے اور مانگنے والے کو ثواب ملتا ہے اور کبھی سوال بن جاتی ہے اور حاجت پوری ہو جاتی ہے لیکن اس پر مضر بھی ہوتی ہے وہ اس طرح کہ یا تو آدمی کا درجہ کم ہو گا یا جتنا کچھ اللہ اسے دے گا، اتنا اسے عذاب دے گا اور بعض دفعہ آدمی اللہ کی حدود کو توڑتا ہے اور اس کا حق ضائع کرتا ہے پھر بھی دعا قبول ہوتی ہے لیکن اسے عذاب بھی ہو گا۔

شرک اکبر تک پہنچانے والے شیطانی زینے

پہلا زینہ:

شیطان لعین بڑی مکاری سے قبر کے پاس دعا مانگنے کو افضل بتاتا ہے اور آدمی کے دل میں اس اعتقاد کو پختہ کر دیتا ہے کہ قبر کے پاس دعا مانگنا، گھر اور مسجد اور سحری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے وقت دعا کرنے سے افضل ہے۔

دوسرا زینہ:

یہ ہے کہ لعین مردود اس بات کا وسوسہ ڈالتا ہے کہ اس قبر والے کے وسیلے سے دعا مانگی جائے اور اللہ پر اس کے نام کی قسم ڈالی جائے اور یہ مقام پہلے مقام سے خطرناک ہے کیونکہ اللہ ذوالجلال والاکرام کی شان اس سے بلند ہے کہ اس پر مخلوق کی قسم ڈالی جائے یا اس کی مخلوق کے نام سے سوال کیا جائے۔ ائمہ کرامؒ نے اس کی تردید کی ہے۔ مثلاً

مروّجہ وسیلہ کی تردید میں بزرگان حنفیہ کے فرمودات

امام ابو الحسن قدوری رحمہ اللہ [1] اپنی کتاب ''شرح الکرخی'' کے ''باب الکراہۃ'' میں لکھتے ہیں کہ: بشر بن ولید رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ میں نے امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

[لَا یَنۡبَغِیۡ لِاَحَدٍ اَنۡ یَدۡعُوَ اللّٰہَ اِلَّا بِہٖ]

''کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ دعا کرے اللہ سے مگر اسی کے نام کے ساتھ ہی۔''

نیز فرمایا کہ میں اس بات کو بھی مکروہ سمجھتا ہوں کہ کوئی آدمی یہ کہے:

[اَسۡئَلُکَ بِمَقۡعَدِ الۡعِزِّ مِنۡ عَرۡشِکَ]

''میں اس وسیلہ سے دعا کرتا ہوں کہ تو عرش پر عزت کے مقام پر جلوہ افروز ہے۔''

---

[1] ان کا پورا نام ابو الحسن احمد بن محمد حنفیؒ ہے یہ فقہ حنفی کے شہرہ آفاق امام ہیں یہ ۴۲۸ھ یعنی پانچویں صدی کی ابتدائی عشروں میں فوت ہوئے دیکھئے۔ الطبقات السنیہ فی تراجم الحنفیہ، ج:۲، ص:۲۳۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز فرمایا کہ میں اس بات کو بھی مکروہ سمجھتا ہوں کہ آدمی دعا میں یوں کہے:

[بِحَقِّ فُلَانٍ وَ بِحَقِّ اَنْبِيَائِكَ وَ رُسُلِكَ وَ بِحَقِّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ]

"اے اللہ میں تجھ سے فلاں کے واسطے اور تیرے نبیوں اور رسولوں کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں اور بیت اللہ کے طفیل مانگتا ہوں۔"

ابو الحسن قدوری رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ غیر اللہ کے نام کے ساتھ سوال کرنا مکروہ ہے۔ کیونکہ اللہ پر کسی کا کیا بار (احسان) ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کا مخلوق پر (احسان) حق ہے لیکن بمقعد العز کو ابو حنیفہؒ نے منع اور ابو یوسفؒ نے جائز کہا ہے۔

اور سید الانبیاءؐ سے مروی ہے کہ آپ نے بِمَقْعَدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ کے الفاظ سے دعا مانگی ہے کیونکہ اس میں اللہ کی قدرت اور عظمت کا بیان ہے گویا اس نے اللہ کی صفت کے ساتھ سوال کیا۔

الدر المختار کی شرح میں ابن بلدجی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ

اللہ پر اس کی صفات اور اسماء کے علاوہ کسی کا حق ڈال کر سوال کرنا منع ہے۔ اس لیے کسی آدمی کو یوں نہیں کہنا چاہیے۔

[اَسْئَلُكَ بِفُلَانٍ اَوْ بِمَلَائِكَتِكَ اَوْ بِاَنْبِيَائِكَ]

" کیونکہ مخلوق کا خالق پر کوئی حق نہیں البتہ ابو یوسفؒ نے:

[اَسْئَلُكَ بِمَقْعَدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ]

کو جائز کہا ہے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ نے مکروہ کہا ہے۔

اور مکروہ کے لفظ سے امام محمدؒ حرام مراد لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہؒ اور ابو یوسفؒ "اقرب الی الحرام" مراد لیتے ہیں۔

امام ابو محمد بن عبد السلامؒ کے فتاویٰ میں ہے کہ اللہ پر اس کی مخلوق کے واسطے ڈال کر دعا نہیں مانگنا چاہیے۔ نہ نبیوں کے نہ کسی اور کے۔

البتہ انھوں نے ہمارے پیارے رسول ﷺ کے بارے میں توقف کیا ہے کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے خیال میں ایک حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں اگرچہ اس کی سند کی صحت معلوم نہیں۔ ❶

تیسرا زینہ:

جب ابلیس مردود انسان کے دل میں اس اعتقاد کو پکا کر دیتا ہے کہ اللہ مالک الملک کو کسی مخلوق کی قسم دینا اور اس کے ساتھ دعا کرنا تعظیم اور احترام میں زیادہ ہے اور یہ کہ کسی کا واسطہ یا وسیلہ ڈالنے سے دعا زیادہ قبول ہوتی ہے تو اسے تیسرے زینے پر چڑھا دیتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی پھر اسی سے ہی مانگنا شروع کر دیتا ہے (یعنی کہتا ہے اے بزرگ میری تیرے آگے اور تیری دھر درگاہ)

چوتھا زینہ:

یہ ہے کہ شیطان مردود، آدمی کا قدم کچھ آگے بڑھا دیتا ہے اور اسے وسوسہ دیتا ہے کہ وہ یہاں قبہ تعمیر کرے اور اس پر اعتکاف کرے اور یہاں پر چراغ روشن کرے اور اس پر پردے لٹکائے اور وہاں مسجد تعمیر کرے اور اس کو سجدہ کرے اور اس قبر کا طواف کرے بلکہ اس کا حج کرے اور وہاں نیاز کے طور پر جانور ذبح کرے۔

پانچواں زینہ:

یہ ہے کہ وہ ایک قدم اور آگے بڑھا دیتا ہے کہ آدمی خود بھی اس کی پرستش کرتا ہے اور دوسروں کو بھی دعوت دیتا ہے کہ اس کے عرس اور میلے میں شریک ہونا دنیا اور آخرت کے لیے نفع مند ہے۔

❶ جب یہ حدیث ہی صحیح نہیں تو اس سے استدلال کیونکر صحیح ہو۔ واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے واسطے ڈال کر دعا کرنا سنت اور تعامل صحابہ اور تابعین کے خلاف ہے۔[مترجم]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آستانوں پر کی جانے والی منکرات کے درجات

ہمارے شیخ امام ابو العباس ابن تیمیہؒ نے فرمایا ہے کہ قبروں پر کیے جانے والے امور کے کئی درجات ہیں۔ مثلاً:

① سب سے بدترین کام یہ ہے کہ قبر والوں سے فریاد کی جائے اور اس کے نام کی دھائی دی جائے۔ جیسا کہ اکثر لوگ کرتے ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ قبر والوں سے فریاد کرنے والے بھی بت پرستوں کی جنس سے ہیں اور جس طرح شیطابت پرستوں کو شیطان نظر آتا ہے، اسی طرح کبھی کبھی قبر پرستوں کو بھی بزرگ کی شکل شیطان میں نظر آتا ہے۔ ❶ اور یہ بات مشرکین اور اہل کتاب

---

❶ **شیطان کی حیرت ناک شیطنت**

پنجاب کے مشہور بزرگ مولانا محی الدین لکھویؒ نے مجھے صوفی عبداللہ بانی مدرسہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کا واقعہ سنایا جو خود انھوں نے حضرت صوفی صاحب سے سنا کہ صوفی صاحب فرماتے ہیں کہ میں مدرسہ کی تعمیر کے سلسلے میں چندے کے لیے شرقپور گیا۔ رات میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے ہاں گزاری۔ انھوں نے کہا عبداللہ تو وہابی ہے ورنہ میں تجھے وظیفہ بتاتا۔ اس کے پڑھنے سے دولت تیرے قدموں میں ہوتی لیکن تو نے وہ وظیفہ کرنا ہی نہیں میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا یا عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ۔ میں نے اسے شرکیہ ورد کہہ کر انکار کر دیا پھر اس نے کہا کہ میں جب بھی لاہور جاتا ہوں تو داتا صاحب مجھے راوی پل پر ملنے آتے ہیں میں نے کہا اگر مجھے دکھا دیں تو مان جاؤں گا۔ خیر ہم عہد و پیمان کر کے سحری کے وقت پیدل چل دیے۔ جب ہم راوی پل پر پہنچے تو ایک بزرگ چغہ پہنے نظر آیا جو ہماری طرف بڑھ رہا تھا۔ میں پریشان ہو گیا۔ یہاں تھوڑی دور اس کی ٹوپی پر داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری لکھا ہوا نظر آیا میں نے سوچا کہ خدانخواستہ بات سچ نہ ہو۔ حتیٰ کہ وہ خواجہ شیر محمد سے معانقہ کرنے لگا۔ میں نے پیچھے سے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھا تو اس بزرگ صورت شیطان کا گوز نکل گیا اور خواجہ صاحب کے بازوؤں میں کوئی چیز نہ رہی تو وہ پیچھے مڑ کے کہنے لگے یہ کوئی شیطان تھا جو تو نے لاحول پڑھا۔ میں نے کہا اگر شیطان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مشرکوں کو بھی حاصل ہے کہ وہ جب اپنے معظم بزرگ کو پکارتے ہیں تو شیطان بزرگ کا روپ دھار کر آتا ہے اور بعض امور کے متعلق بات کر جاتا ہے بہرحال! قبر کو سجدہ کرنا اور اس کا مسح کرنا یا اسے چومنا بھی بدترین کام ہے۔

(۲) دوسرے درجے کا برا کام یہ ہے کہ انسان، اللہ تعالیٰ سے میت کا واسطہ ڈالکر سوال کرے اور اکثر متاخرین ایسا کرتے ہیں اور یہ بات بالاتفاق بدعت ہے۔

(۳) تیسرے درجے کا بُرا کام یہ ہے کہ میت سے براہ راست حاجت روائی اور مشکل کشائی کی دعا کی جائے۔

(۴) چوتھے درجے کا گھناؤنا کام یہ ہے کہ انسان یہ سمجھے کہ قبر کے پاس دعا مانگنا، مسجد میں دعا مانگنے سے افضل ہے اور طلب مراد کے لیے اس کا قصد کرنا اور اس کے پاس نماز پڑھنا زیادہ کارگر ہے۔ یہ کام بھی بالاتفاق منکر اور حرام ہے اور مجھے

= نہ ہوتا تو کھڑا رہتا۔ شیطان تھا تو لاحول سنتے ہی گوز مار کر بھاگ گیا۔

اس واقعہ سے ملتا جلتا واقعہ سید جلال الدین بخاریؒ اُچ شریف والے کا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں حج بیت اللہ سے واپس آیا تو مجھے خبر ملی کہ فلاں پہاڑ کے دامن میں ایک فقیر صاحب آئے ہیں جو نماز نہیں پڑھتے لیکن دعویٰ کرتے ہیں کہ میرے پاس جبرائیلؑ آتے ہیں مجھے جنتی کھانے کھلاتے ہیں۔ میں اس کے پاس گیا وہ وہاں اس کے معتقدین کا اتنا ہجوم تھا کہ اس کے پاس پہنچنا دشوار ہو گیا خیر میں جوں توں کر کے وہاں پہنچا تو اس سے پوچھا کہ تو نماز کیوں نہیں پڑھتا وہ کہنے لگا میرے پاس حضرت جبرائیلؑ آتے ہیں اور مجھے جنتی کھانا پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تجھے نماز معاف ہے۔ میں نے کہا تو جھوٹ کہتا ہے نماز تو حضرت رسول اللہ ﷺ کو معاف نہ تھی اور جسے تو جبرائیلؑ فرشتہ کہتا ہے وہ شیطان ہے اور جو کھانا تجھے کھلاتا ہے وہ غلیظ ہے۔ اس نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے میں نے کہا اچھا جب تیرے پاس کھانا لائے تو لاحول پڑھنا جب میں دوسرے دن گیا تو وہ فقیر میرے قدموں پر گرا اور رونے لگا میں نے وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ میں نے آپ کے کہنے پر اس کی آمد کے وقت لاحول پڑھا تو وہ غائب ہو گیا اور جو کھانا لایا تھا وہ غلیظ تھا جو میرے کپڑوں پر گرا میرے کپڑے پلید ہو گئے۔

بحوالہ بزم رفتہ کی سچی کہانیاں۔ (بحوالہ الدُّرِ منظوم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج تک معلوم نہیں ہو سکتا کہ کسی عالم نے ایسا کیا ہو ہاں البتہ متاخرین (نا خلف جانشین) ایسا کرتے ہیں اور کچھ لوگ تو یہ کہتے بھی سنے گئے ہیں کہ فلاں قبر مجرب تریاق ہے اور کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی قبر پر اپنے لیے دعا مانگتے تھے حالانکہ یہ صاف جھوٹ ہے۔

موحدین اور مشرکین کے طریقہ زیارت قبور میں فرق

توحید پرستوں کے زیارت قبور سے تین مقاصد ہوتے ہیں:

پہلا مقصد:

آخرت کی یاد اور دنیاوی شان و شوکت رکھنے والوں کے انجام سے عبرت اور نصیحت حاصل کرنا۔ محبوب رب العالمین سرور دو عالم ﷺ کا ارشاد ہے:

[زُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ] [1]

”قبرستان کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ تمہیں آخرت یاد دلائے گی۔“

دوسرا مقصد:

میت کے ساتھ نیکی اور احسان۔ جس طرح زندہ انسان سے طویل عرصہ تک بے اعتنائی اور لاپرواہی برتی جائے تو وہ بھول جاتا ہے اس طرح میت کی قبر سے بے اعتنائی برتی جائے تو وہ بھی ذہن سے محو ہو جاتی ہے۔

جس طرح زندہ دوست اور عزیز سے مل کر فرحت حاصل ہوتی ہے اس طرح فوت شدہ کو زندہ انسان کی دعا اور صدقہ یا نیکی کے ہدیے سے خوشی ہوتی ہے کیونکہ فوت شدہ انسان تو ایسے گھر چلا گیا ہے جسے اس کے عزیز و اقارب اور بھائی بہنوں نے چھوڑ دیا ہے تو کوئی شخص جب اس کی زیارت کو جاتا ہے اور اسے ہدیہ دعائے مغفرت پیش کرتا ہے یا اس کی طرف سے صدقہ کرتا ہے تو مردہ بھی خوش ہوتا ہے اس لیے ہمارے رسول ﷺ نے قبرستان کے زائرین کو ہدایت کی ہے کہ وہ ان کے لیے

[1] حوالہ مذکور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعائے بخشش مانگیں اور ان کے لیے رحمت کی دعا کریں اور اس بات سے منع کیا کہ انہیں پکارا جائے یا ان کے پاس نماز ادا کی جائے۔

تیسرا مقصد:

اتباع رسول کر کے ثواب حاصل کرنا کیونکہ جو شخص ، پیارے رسول ﷺ کی تابعداری کی نیت سے قبرستان کی زیارت کرے گا ، اسے ثواب بھی ملے گا اور اس کی اپنی بھی بھلائی ہوگی اور میت کی بھی۔

آستانوں کی زیارت سے مشرکین کا مقصد

(مشرکین شاید ہی قبرستان کی زیارت کو جاتے ہوں۔ البتہ آستانوں پر حاضری قضا نہیں کرتے کیونکہ ان کا مقصد کچھ اور ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ)

مشرک کہتے ہیں ،فوت شدہ بزرگ کی روح کو اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور اس قرب کی بنا پر اس کی روح پر برکات کا فیضان ہوتا ہے تو جب کوئی شخص اپنا تعلق اس روح کے ساتھ جوڑتا ہے تو بزرگ کے واسطے سے قبر پر اعتکاف کرنے والے پر بھی برکت نازل ہوتی ہے اس کی مثال یہ دیتے ہیں کہ جس طرح آئینے یا صاف پانی پر شعاع پڑتی ہے تو اس کا عکس آدمی پر بھی پڑتا ہے۔

اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مکمل زیارت یہ ہے کہ انسان حضور قلب سے شیخ کا تصور باندھے اور عزم و ارادہ سے اس کی قبر کا طواف کرے اور اس دوران اس کے دل میں اور کوئی خیال نہ ہو۔ اگر اس طرح توجہ کرے گا تو پھر اسے کما حقہ نفع ہوگا اور جس قدر توجہ میں کمی ہوگی اتنا ہی نفع کم ہوگا۔

زیارت کے اس طریقے کو ابن سینا اور فارابی وغیرہ فلاسفہ نے بیان کیا ہے اور کواکب پرستوں نے اپنی عبادتِ کواکب میں اسی کو مدنظر رکھا ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جب نفس ناطقہ، ارواح علویہ سے ملتا ہے تو اس پر نور کا فیضان ہوتا ہے۔ [1]

یہ وہی فلسفہ ہے جس کی بدولت ستاروں کی پرستش کی گئی اور ان کے ہیکل تعمیر ہوئے اور ان کے لیے مناجات تصنیف ہوئیں اور ان کے مجسمے تراشے گئے۔

اور بعینہٖ اسی فلسفہ کی بناپر قبر پرستوں نے آستانوں کی پرستش کی اور ان پر قبے تعمیر کیا اور وہاں چراغ جلائے اور وہاں مسجدیں تعمیر کیں اور اسی چیز کو ختم کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے اور آپ ﷺ نے نہ صرف شرک بلکہ شرک کے اسباب کو بھی جڑ سے اکھاڑا۔

لیکن مشرکین نے آپ کے دین اسلام کو ناکام کرنے کے لیے آپ ﷺ کے راستہ میں روڑے اٹکائے (اور قرآن و حدیث کے مقابلے میں دین طریقت و حقیقت اور تصوف و معرفت کو رواج دیا۔) یوں اللہ کے پیارے رسول ﷺ کا لایا ہوا دین اور ہے اور مشرکوں کا اور!

شفاعت کا مشرکانہ تصور اور اس کی تردید

اور یہ فلسفہ جو مشرکین نے آستانوں کی حاضری کے متعلق گھڑا ہے اور اس کی بابت ان کا خیال ہے کہ ہمیں قیامت کے دن بھی اس کا نفع ہوگا اور ہمارے معبود ہمیں اللہ کی پکڑ سے بچالیں گے۔

کہتے ہیں کہ جب کوئی انسان اپنی روح کو اللہ کے مقرب بندے کے ساتھ جوڑتا ہے اور ہمہ تن، دل سے اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو ان دونوں کے درمیان رابطہ ہو جاتا ہے اور پھر جو کچھ مقرب الٰہی کو ملتا ہے اس سے کچھ حصہ اس انسان کو بھی مل جاتا ہے۔ اور اس کی مثال یوں بیان کرتے ہیں کہ جیسے کوئی شخص کسی بادشاہ کے

[1] (یعنی کلدانیوں نے اسی فلسفے کی بنیاد پر ستاروں کے مجسمے بنائے اور ان کے بتوں کی عبادت کی تاکہ قرب الٰہی حاصل ہو سکے) (گویا قبر پرستوں نے جس فلسفے اور راز کو جواز بنایا یہ کوئی نیا انکشاف نہیں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصاحب خاص کی خدمت کرے تو جو کچھ انعام مصاحب کو ملے گا۔ اس سے خدمتگار کو بھی ملے گا۔ یہ ہے بت پرستی کا ثبوت اور ماخذ۔ اور اس کو ختم کرنے کے لیے اللہ نے انبیاء و رسل مبعوث فرمائے اور بت پرستوں کو کافر قرار دیا اور ان پر لعنت کی اور ان کی اولاد کو غلام اور عورتوں کو لونڈیاں بنانا حلال ٹھہرایا اور ان کے مال پر قبضہ جائز قرار دیا اور ان پر دوزخ کی آگ واجب کی۔

قرآن اوّل تا آخر ان کے ردّ میں بھرا ہوا ہے۔ مثلاً فرمان الٰہی ہے:

﴿ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَاءَ قُلْ اَوَ لَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَ لَا يَعْقِلُوْنَ. قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴾ (الزمر:٦٣)

”کیا انھوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو سفارشی بنا رکھا ہے انہیں کہہ دیجیے اگرچہ وہ نہ کسی چیز کے مالک ہوں اور نہ ہی عقل رکھتے ہوں۔ (انہیں) کہہ دیجیے کہ سفارش کا مالک اللہ ہی ہے اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے۔“

اس آیت میں اللہ نے خبر دی ہے کہ سفارش آسمانوں اور زمین کے مالک وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ کا حق ہے۔ جب وہ اپنے بندوں پر رحم فرمانے کا ارادہ کرے گا تو اپنے خاص بندوں کو سفارش کا حکم دے گا اور یہ سفارش درحقیقت اللہ کی (نعمت اور اعزاز) ہے جو وہ انہیں بخشے گا جو اللہ کا حکم سن کر ان بندوں کے حق میں کریں گے جن پر اللہ رحمت کرنا چاہے گا۔

یہ سفارش وہ نہیں جو مشرکین نے سمجھ رکھی ہے۔ کیونکہ اللہ نے مشرکین کے مشرکانہ تصور شفاعت کا ردّ کیا ہے۔ قرآن میں ہے:

﴿ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ ﴾ (البقرہ:١٢٣)

”اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی جان کسی جان کے کام نہ آئے گی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہی اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ کوئی سفارش کام آئے گی۔"

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ﴾ (البقرہ: ٢٥٤)

"اے مومنو! اس دن کے آنے سے پہلے پہلے ہمارے عطا کردہ رزق سے ہمارے راستے میں خرچ کرو جس دن نہ خرید وفروخت ہوگی نہ دوستی اور نہ سفارش۔"

قرآن میں ہے:

﴿ وَ اَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴾ (الانعام: ٥١)

"اور ڈراؤ اس کے ساتھ ان لوگوں کو جو ڈرتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے پاس جمع ہونے والے ہیں۔ نہیں ہوگا ان کے لیے اس کے سوا کوئی والی اور نہ سفارش کرنے والا تاکہ وہ متقی بن جائیں۔"

سورہ سجدہ میں ہے:

﴿ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا شَفِيْعٍ ﴾ (سجدہ: ٤)

"اللہ وہ ذات ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ انکے درمیان ہے چھ دن میں بنایا پھر وہ عرش پر بلند ہوا۔ اس کے سوا تمہارے لیے کوئی دوست اور سفارش والا نہیں۔

یہاں اللہ رب العزت نے خبردار کیا ہے کہ اس کے سوا کوئی سفارش کا حق دار نہیں۔ ہاں البتہ جب ارحم الراحمین بندوں کے ساتھ رحمت کا ارادہ فرمائے گا تو کسی کو سفارش کا حکم دے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن میں ہے:

﴿ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِهٖ ﴾ (یونس:۳)

''یعنی اس کی اجازت کے بغیر کسی کو سفارش کی جرأت نہ ہوگی۔''

﴿ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ﴾ (البقرہ:۲۵۵)

''کون ہے جو سفارش کرے اللہ کے پاس مگر اس کی اجازت سے۔''

تو جو سفارش اللہ کی اجازت کے بعد ہوگی وہ حقیقتاً حکم دینے والے کی سفارش ہوئی۔ نہ کہ دوسرے کی اور اس طرح اس کے علاوہ شفیع بھی کوئی نہ ہوا بلکہ جو ہوگا وہ اس کے حکم سے ہوگا اور دونوں کی سفارش کے درمیان وہی فرق ہے جو فرمانبردار غلام، اور شریک کے درمیان ہوتا ہے۔

(بادشاہوں کے ہاں کی جانے والی سفارش اور قیامت کو اللہ کے سامنے کی جانے والی سفارش میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور اس کی مثال غلام اور حصہ دار کی ہے کہ غلام یا نوکر کو حکم دیا جاتا ہے کیونکہ وہ آپ کی ملکیت میں حصہ دار نہیں جب کہ حکومت کے حصہ دار وزیروں سپہ سالاروں، نوابوں کا حکومت میں حصہ ہوتا ہے اگر بادشاہ غلام کی نہ مانے تو کوئی خطرہ نہیں جب کہ حصہ داروں کی نہ مانے گا تو بغاوت کا خطرہ ہے۔)

اللہ تعالیٰ نے جس سفارش کی تردید کی ہے وہ شریک کی سفارش ہے اور جس سفارش کو ثابت رکھا ہے وہ حکم کے بندھے ہوئے غلاموں کی سفارش ہے جو مالک الملک کی اجازت کے بغیر سفارش کی جرأت نہ کرسکیں گے۔

قیامت کے دن خداوند قدوس حکم فرمائے گا کہ فلاں کی سفارش کرو یہی وجہ ہے کہ اللہ کے پیارے رسول ﷺ کی سفارش کے مستحق وہ توحید پرست ہوں گے جو دنیا میں مشرکوں اور بدعتیوں کے طعنے سہتے رہے اور ان کی سختیوں پر صبر کرتے رہے اور طعن [illegible] پرواہ ہو کر توحید کا پرچار کرتے رہے اور شرک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے اسباب سے بچتے رہے۔

انہی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَ لَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی ﴾ (الانبیاء:۲۸)

''وہ نہیں سفارش کریں گے مگر ان کی ہی جن کو اس نے پسند کیا۔''

سورہ طہٰ (آیت:۱۰۹) میں ہے:

﴿ یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ رَضِیَ لَهٗ قَوْلًا ﴾

'' اس دن نہیں نفع دے گی سفارش مگر اسی کی جس کو اللہ اجازت عطا فرمائے اور اس کی بات کو پسند کرے۔''

یہاں اللہ مالک الملک نے صاف صاف اعلان کیا کہ قیامت والے دن اسی کو سفارش کی ہمت ہوگی جسے اس نے اجازت دی اور انہی کے بارے میں جن کو اللہ نے پسند کیا ہو۔

مشرکین، انبیاء اور اولیاء کی سفارش سے محروم رہیں گے

لیکن مشرک (کو تو اللہ پسند ہی نہیں کرتا اور نہ ہی اس کے عقیدے کو پسند کرتا ہے) لہٰذا اللہ اس کے لیے کسی کو سفارش کی اجازت ہی نہ دے گا۔ کیونکہ اللہ نے سفارش کو دو چیزوں سے مشروط کر رکھا ہے۔

1. مُشْفُوْع لَهٗ (جس کے لیے شفارش کی گئی) سے اللہ کی رضا:
2. شافع کو شفاعت کی اجازت: لہٰذا جب تک دونوں چیزوں کا مجموعہ نہ پایا گیا اس وقت تک سفارش نہ ہو سکے گی۔

سفارش کی اجازت بھی اس کے حق میں ملے گی جس سے اللہ راضی ہو۔ اس بات میں راز یہ ہے کہ کل کائنات کا کنٹرول، اس کائنات کے واحد مالک کے ہاتھ میں ہے اس کے اختیارات میں کوئی حصہ دار نہیں۔ ساری مخلوق سے اعلیٰ اور افضل ترین ہستیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیائے کرامؑ اور مقرب فرشتے ہیں لیکن وہ بھی محض اللہ کے غلام اور بندے ہیں ان کی کیا مجال کہ وہ اللہ کی متعین کی ہوئی حد سے آگے قدم رکھیں اور اس کے حکم میں رکاوٹ بن سکیں یا وہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی کام کر سکیں اور خصوصاً اس روز جس دن کوئی کسی کا وارث نہ بنے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کرامؑ اور شہدائے عظامؒ تو اللہ کے غلام اور خادم ہیں ان کی حرکات وسکنات اللہ کی مرضی اور حکم سے وابستہ ہیں۔

جب مشرک انسان، ان کو اللہ کا شریک بناتا ہے اور سمجھتا ہے کہ جب وہ انہیں من دون اللہ شافع بنائے گا تو وہ قیامت کے دن اسے چھڑوالیں گے۔ تو یہ شخص پرلے درجے کا جاہل ہے۔ اسے اللہ کے لوازمات اور ممتنعات کا پتہ ہی نہیں۔ ❶

اور اللہ کو متکبروں اور بادشاہوں سے تشبیہ دینا اپنے عقیدے کا بیڑا غرق کرنا ہے کیونکہ وہی لوگ اپنے مخصوص دوستوں کو لوگوں کے معاملہ میں سفارش کے لیے گرین کارڈ دیتے ہیں اس قیاس فاسد کی بنا پر بت پوجے گئے اور مشرکوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو سفارشی بنالیا۔

---

❶ (کیونکہ اللہ کا دشمن، رسولوں کا دوست کیسے ہو سکتا ہے اور اللہ کے رسول اس غلیظ عقیدے والے کو دوست کیسے بنا سکتے ہیں اور پھر کوئی شخص اللہ کا محبوب کیسے بن سکتا ہے جو اپنی تعریف کی خاطر، اس کے دشمن سے دوستی گانٹھے یہی وجہ ہے کہ کسی شخص نے عقیدت کی بنا پر کہا تھا کہ اے اللہ کے رسول ہم آپ کو اللہ کی بارگاہ میں اور اس کو تمہاری بارگاہ میں سفارشی بناتے ہیں تو اللہ کے محبوب ﷺ اس پر سخت غضب ناک ہوئے۔

اور فرمایا: سبحان اللہ سبحان اللہ آپ نے ان کلمات کو اتنا پڑھا کہ صحابہ کے چہروں پہ اس کا اثر معلوم ہونے لگا پھر فرمایا:

[وَيحَكَ اِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى اَحَدٍ شَانُ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ ذَالِكَ وَيُحَكَ اَ تَدْرِيْ مَا لِلّٰهِ] [الحدیث رواہ ابو داؤد]

"(اے بیوقوف) تجھ پر افسوس، اللہ کو کسی کے ہاں سفارشی نہیں بنایا جاتا اللہ کی شان بلند ہے اس سے۔ اے بیوقوف تو جانتا ہے کہ اللہ کیا ہے؟" [توضیح از مترجم]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنی نظریہ سفارش اور مشرکانہ سفارش کا فرق

قرآنی نظریہ سفارش اور مشرکوں کے نظریہ سفارش کے درمیان وہی فرق ہے جو خالق اور مخلوق ، رب اور مربوب، آقا اور غلام بادشاہ اور گدا ،غنی اور فقیر کے درمیان ہے کیونکہ پہلا تو مستغنی اور دوسرا ہر وقت دوسروں کا محتاج ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ بادشاہوں کے ہاں سفارش کرنے والے، ان کی سلطنت کے حصہ دار ہوتے ہیں اور ان کی حکومت ان کی وجہ سے قائم ہوتی ہے۔ اگر وہ نہ ہوں تو ان کے احکامات اور ہاتھ عوام تک نہیں پہنچ سکتے۔ مزید براں بادشاہ اپنی مجبوریوں کے باعث سفارش قبول کرنے پر مجبور ہیں خواہ دل سے ناراض ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ وہ ڈرتے ہیں کہ ان کی سفارش ردّ کردی گئی تو یہ اطاعت سے ہاتھ کھینچ لیں گے اور دوسروں سے گٹھ جوڑ کر لیں گے چنانچہ انہیں طوعاً و کرھًا سفارش قبول کرنے کے سوا چارا نہیں ہوگا لیکن...... اللہ مالک الملک ایسا بے پرواہ اور بے نیاز ہے کہ اسے کسی کی محتاجی نہیں باقی تمام کائنات اس کے در کی سوالی ہے۔

اور تمام انبیاءؑ اور صلحاء جن اور فرشتے بلکہ آسمان وزمین پر بسنے والی مخلوق اس کی مقہو غلام ہے اگر اللہ ذوالجلال والاکرام انہیں ہلاک کردے تو بھی اس کی عزت اور جلالت ، بادشاہت اور حکومت اور ربوبیت والوہیت میں ذرہ بھر فرق نہ آئے گا۔

قرآن حکیم میں ہے:

﴿ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَ اُمَّهٗ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾

” بالتحقیق وہ لوگ کافر ہوگئے جنھوں نے کہا اللہ تو مسیح عیسیٰ بن مریم ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ کہہ دیجیے اگر اللہ جبار و قہار، مسیح علیہ السلام اور ان کی ماں (مریم) کو اور تمام کائنات والوں کو ہلاک کرنا چاہے تو انہیں کون بچا سکتا ہے۔ زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، ان کا (واحد مالک) اللہ ہی ہے۔ وہ جو کچھ چاہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

پورے قرآن کی سردار آیت، آیۃ الکرسی میں اللہ سبحانہٗ کا ارشاد ہے:

﴿ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ﴾ (البقرہ:۲۵۵)

"اللہ ہی کے لیے ہے جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کسی کی کیا مجال کہ وہ اس کے حکم کے بغیر سفارش کرے۔"

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴾

(الزمر، ٤٤)

"ہ دیجیے کہ تمام سفارش اللہ ہی کے لیے ہے، اسی کے لیے ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی۔"

یہاں اللہ رب کائنات نے بتا دیا کہ آسمانوں اور زمین کا واحد مالک ہونا اس بات کو مستلزم ہے کہ......

شفاعت بھی اللہ وحدہٗ لاشریک کے لیے ہے اور کوئی بھی اس کے حکم کے بغیر سفارش نہیں کر سکتا کیونکہ اس کے حکم اور اجازت کے بعد سفارش کرنے والا، اس کا حصہ دار نہیں بلکہ محض غلام ہے (جو حکم بجا لا رہا ہے) (جب کہ دنیاوی بادشاہوں کے وزیر اور مشیر اور نواب اس کی سلطنت کے حصہ دار ہوتے ہیں اور سفارش نامنظور ہونے پر سلطان کے خلاف سازش کر سکتے ہیں۔) اس تفصیل سے یہ بات عیاں ہوگئی کہ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جس سفارش کا رد کیا ہے وہ عوام الناس کے ہاں مشہور ہونے والی شرکیہ سفارش ہے۔ جو وہ ایک دوسرے کے لیے کرتے رہتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ کبھی تو اس سفارش کی مطلق نفی کی اور کبھی اسے اذن سے مختص کیا۔ کیونکہ اذن کے بعد کی جانے والی سفارش فی الحقیقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ کیونکہ اذن بھی اسی نے دیا اور قبول بھی خود کی اور اس کے حق میں قبول کی جو اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرتا رہا اور اللہ اس سے راضی ہو گیا۔

معلوم ہوا کہ بزرگان دین کو اللہ کی جناب میں مستقل شافع سمجھنے والا مشرک ہے اور اسے ان کی سفارش نفع نہ دے گی اور جو کوئی اللہ سبحانہٗ کو ہی اپنا معبود اور الٰہ بنائے اور اسے خوف اور امید میں ملجاء و ماوٰی سمجھے اور اس کی رضا کا طالب ہو اور اس کی ناراضی سے خوف زدہ ہو، وہی اس لائق ہے کہ اللہ اس کے بارے میں کسی کو سفارش کی اجازت دے۔

سورہ الزمر ۴۳، ۴۴ میں ہے:

﴿ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ قُلْ اَوَ لَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ﴾

”کیا انھوں نے اللہ کے علاوہ سفارشی بنائے ہیں؟ کہہ دیجیے، اگرچہ وہ نہ کسی چیز کے مالک ہوں اور نہ عقل رکھتے ہوں کہہ دیجیے ساری کی ساری سفارش کا حق اللہ کے لیے ہے۔“

سورۂ یونس میں ہے:

﴿ وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ۝ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ ﴾ (سورہ یونس:۱۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور وہ اللہ کے علاوہ ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان۔ اور کہتے ہیں کہ یہ..... اللہ کے ہاں ہماری سفارش کرتے ہیں۔ کہہ دیجیے کیا تم اللہ کو اس چیز کی خبر دیتے ہو جس کا اللہ کے علم میں آسمانوں اور زمین میں کوئی وجود نہیں۔ اللہ پاک ہے اور بلند ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔"

اس آیت میں بھی اللہ نے وضاحت سے بیان فرمایا کہ اللہ کی جناب میں کسی کو بالذات شافع پکڑنے والے مشرک ہیں اور از خود سفارشی پکڑنے والے کو سفارش نفع نہ دے گی بلکہ اللہ کے حکم دینے کے بعد سفارش کرنے والے کی سفارش نفع مند ہوگی اور اس کے حق میں نفع مند ہوگی جس سے اللہ راضی ہو۔

دونوں طرح کی سفارشوں میں ایک مزید فرق

اور دونوں قسموں کی سفارش کے درمیان فرق یہ بھی ہے کہ دنیا میں جب کوئی شخص، کسی با اثر آدمی کو بادشاہ کے ہاں، سفارش کے لیے بھیجتا ہے تو سفارش کرنے والا با اثر آدمی، بادشاہ کا محتاج نہیں ہوتا، نہ پیدا ہونے کے لحاظ سے، نہ حکم کے لحاظ سے اور نہ ہی وہ بادشاہ کی اجازت کا محتاج ہوتا ہے بلکہ یہ تو ایک خارجی پریشر ہوتا ہے۔ (جیسا کہ عام دنیاوی امور میں لوگ مختلف صلاحیتیں رکھتے ہیں جیسا کہ کوئی امیر آدمی کسی ماہر ڈاکٹر سے علاج کا محتاج ہے اور ڈاکٹر امیر آدمی کے پیسے کا محتاج ہے اگر امیر، ڈاکٹر کی سفارش نہ مانے گا تو ڈاکٹر برا منائے گا اور امیر کی بیماری کے موقع پر اپنا غصہ نکالے گا) تو بعض دفعہ کوئی سبب یا ضرورت، متحرک کے موافق ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی۔ اس کی مثال یوں ہے کہ:

① مثلاً کوئی آدمی کسی بادشاہ سے ایسے کام کی سفارش کرے جسے وہ پسند کرتا ہے اور کبھی سفارش ایسی ہوتی ہے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② اور کبھی سفارش، جرائم اور معارضوں سے اہم ہوتی ہے۔ اس لیے قبول ہو جاتی ہے۔

③ اور کبھی جرم سخت اور قوی ہوتا ہے تو سفارش مسترد ہو جاتی ہے۔

④ اور کبھی سفارش اور جرم برابر ہوتے ہیں اور بادشاہ یا حاکم متردد ہوتا ہے کہ سفارش قبول کرے یا مسترد کر دے۔

اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا میں سفارش، ان اسباب کی تلاش کا نام ہے جو بادشاہ یا حاکم کو سفارش قبول کرنے پر مجبور کر دیں اگرچہ وہ اسے ناپسند اور برا ہی سمجھے۔

کیونکہ دنیاوی حاکم یا تو مرغوب اور من پسند چیز سے نفع کی امید پر سفارش منظور کرتے ہیں یا کسی کے رعب اور قوت کی وجہ سے۔

تاکہ سفارش قبول کر کے ممکنہ خطرے کو ٹال سکیں۔

لیکن اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے بے نیاز ہے وہ جب تک سفارش کا حکم نہ دے اس وقت تک کسی کی کیا مجال کہ سفارش کی جرأت کرے یا اس کی سفارش کرے جو اللہ کی بجائے دوسروں کی پناہ ڈھونڈتا رہا ہو۔

اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارش کرنے والے انبیاء اور شہداء اس لیے وہاں سفارش نہیں کریں گے کہ انہیں اپنی امت سے کوئی خوف ہوگا یا انھیں امتیوں سے کسی چیز کی رغبت ہوگی بلکہ وہ تو اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لیے سفارش کریں گے کیونکہ وہ سفارش پر مامور ہیں (اور یہ سفارش ان کے لیے اعزاز ہے اور شفاعت کبریٰ کا اعزاز سید المرسلین ﷺ کو ملے گا)

اصل بات یہ ہے کہ انبیاء کرامؑ اور ملائکہ کرامؑ اور صلحائے عظامؒ میں سے کوئی بھی اللہ کی مرضی اور مشیت کے بغیر سفارش نہیں کرے گا۔ اس روز اللہ تعالیٰ جن کو عزت بخشنا چاہے گا، انہیں سفارش کے لیے حکم دے گا جب کہ دنیا میں سفارش کرنے والا منصب دار، اکثر امور میں بادشاہ سے۔ بے نیاز ہی نہیں بلکہ وہ حقیقت میں اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریک ہوتا ہے اگرچہ وہ غلام اور نوکر ہی کیوں نہ ہو اور اس طرح سفارش قبول کرنے والا بھی سفارش کرنے والے کی معاونت کا محتاج ہوتا ہے یعنی دونوں ایک دوسرے کے محتاج ہوتے ہیں (جب کہ اللہ کسی کا محتاج نہیں)

اور جس انسان کو اللہ رب العزت اس مسئلہ کی سمجھ اور معرفت عطا فرما دے اس پر توحید اور شریک کی حقیقت روشن ہو جائے گی اور وہ اس سفارش کو پہچان لے گا جسے اللہ نے ثابت کیا ہے اور اس سفارش کو بھی، جس کی اللہ نے نفی کی ہے:

﴿ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴾

''اور جس (بدنصیب) کی قسمت میں، اللہ نے نور (توحید) نہ لکھا ہو اسے نور کہاں سے مل سکتا ہے۔''

[اِغاثَة اللّهفان عن مصائد الشيطان]

ص ٢٨٦ تا ٣٤٤ مطبوعه جميعة احياء التراث الاسلامي

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ بسلسلہ قبر پرستی کے فروغ کے شیطان کی تدبیریں

از نبیل الامۃ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ اپنی گرانقدر تفسیر فتح العزیز میں لکھتے ہیں کہ وَدّ ، سُوَاع ، یَغُوْث ،یَعُوق ، نَسر حضرت ادریس علیہ السلام کے صاحبزادے تھے اور اپنی قوم کے بڑے نیک نام بزرگ تھے ان میں سے ہر ایک نے عبادت کے لیے اپنی اپنی عبادت گاہ بنائی ہوئی تھی چنانچہ یہ ان میں خود بھی عبادت کرتے اور لوگوں کو بھی عبادت گاہوں میں حاضر ہونے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر وفکر میں مشغول رہنے کی تلقین کرتے ان کی تگ ودو اور محنت سے عبادت گاہیں آباد رہتیں اور ان کی تعلیم و تربیت کی وجہ سے لوگوں میں عبادت کا جذبہ پیدا ہو گیا اور وہ نہایت شوق وذوق سے اللہ کی عبادت کرنے لگے، ان نیک بزرگوں کی صحبت اور حضوری نے ان کے جذبہ عبادت میں اضافہ کر دیا اور وہ ان بزرگوں کے انتہائی عقیدت مند بن گئے۔ جب وہ انتقال کر گئے تو لوگوں کو ان کی وفات سے بڑا قلق اور رنج پہنچا اور وہ دن رات ان کی صحبت کو یاد کرتے اور آنسو بہاتے اور اس بات کا برملا تذکرہ کرتے کہ جو مزا اور لطف ان کی صحبت میں عبادت کرنے سے آتا تھا، اب وہ نہیں آتا چنانچہ ابلیس لعین نے اس موقع کو غنیمت جان کر ایک بوڑھے بزرگ کی شکل اختیار کی اور سر پر عمامہ باندھ کر اور لاٹھی پکڑ کر ان کی اس مجلس میں جا پہنچا جہاں وہ اس دور کو یاد کر کے رو رہے تھے اس نے ان سے کہا کہ میں تمہیں تمہارا رنج وغم دور کرنے کی ایک تدبیر بتاتا ہوں اس تدبیر سے تمہیں عبادت میں وہی لطف اور مزا آئے گا جو ان کی موجودگی میں آتا تھا۔اور وہ یہ ہے کہ ان بزرگوں کے مجسمے اور بت پتھروں سے بناؤ اور ان کے لباس ان کے مجسموں اور بتوں کو پہنا دو اور انہیں اپنے سامنے محراب میں کھڑا کر دو اور عبادت کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت یہ تصور رکھنا کہ یہ ہمیں دیکھ رہے ہیں اس تدبیر سے تمہیں عبادت میں وہی لذت حاصل ہوگی جو ان کی موجودگی میں ہوتی تھی چنانچہ ان کو یہ تدبیر بہت پسند آئی اور انھوں نے ان بزرگوں کے ہم شکل مجسمے بنائے اور انہیں کپڑے پہنا کر عبادت گاہوں میں رکھ دیا اور جب کوئی شخص عبادت سے فارغ ہوتا وہ ان مجسموں کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیتا تاکہ ان بزرگوں کی روحیں اللہ کے ہاں اس بات کی گواہی دیں کہ یہ شخص ہماری موجودگی میں تیری عبادت کرنے آتا تھا اور پھر اس کی بارگاہ میں ان کی سفارش بھی کریں۔

چنانچہ اس رسم نے اتنا رواج پکڑا کہ عبادت اور ذکر تقریباً بند ہوگیا اور بزرگوں کے مجسموں کی دست بوسی اور قدم بوسی رہ گئی اور کچھ عرصہ بعد اس کی جگہ خاک بوسی اور تعظیمی سجدہ نے لے لی اور لوگ ان کی پرستش پر اکتفا کرنے لگے اور انہیں ہی حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر پکارنے لگے چنانچہ انھوں نے وَدّ کو حق تعالیٰ کی محبت ذاتیہ اور سُوَاع کو دافع البلاء اور نَسر کو قوت الٰہی کا مظہر قرار دے کر پوجنا شروع کردیا اور اپنی طرف سے ہی ان کے خواص اور صفات کی علامتیں گھڑ کر ان کے آستانوں پر نصب کردیں چنانچہ انھوں نے ایک بزرگ کے خواص کو لوگوں میں متعارف کروانے کے لیے نَسر کا نشان دے رکھا تھا کہ یہ بزرگ اپنے پکارنے والوں کی مدد کو نَسر (چرغ یا شہباز) کی طرح پہنچتا ہے۔

اور یَعُوق کے خواص کو متعارف کروانے کے لیے شیر کا نشان دے رکھا تھا کہ یہ بزرگ اپنے پکارنے والوں کی مدد کو شیر کی طرح پہنچتا ہے اور اس کے دشمنوں کو بھگا دیتا ہے۔

اور یَغُوث کے خواص کو اجاگر کرنے کے لیے گھوڑے کا نشان دے رکھا تھا کہ یہ بزرگ اپنے پکارنے والوں کی مشکل کشائی اور فریادرسی کو تیز ترین گھوڑے کی طرح دوڑ کر پہنچتا ہے۔ المختصر وہ لوگ ان بزرگوں کو غِیَاثُ الْمُسْتَغِیْثِیْن ، مُجِیْبُ دَعْوَۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمُضطرّین اور کاشف الضر ، دافع البلاء اور قیوم زماں سمجھ کر پکارتے تھے۔
حضرت نوح علیہ السلام نے انھیں صدیوں تک وعظ کیا اور صرف اللہ وحدہ لاشریک کو پکارنے اور اس کی عبادت کرنے کی تلقین کی لیکن وہ لوگ نہ مانے اور الٹا آپ کو ستانے اور مارنے لگے جب اللہ تعالیٰ نے انھیں طوفان میں غرق کردیا تو ان کے یہ خودساختہ حاجت روا اور مشکل کشا بھی غرق ہوگئے اور ان کے بت منوں مٹی تلے دب گئے بعد ازاں ابلیس لعین نے ان کی نشان دہی کی تو عرب کے نادانوں نے انھیں نکال لیا اور ان کی پرستش شروع کردی چنانچہ ودّ کا مجسمہ، بنو قضاعہ کے ہاتھ لگا تو انھوں نے اسے دَومَۃ الجندل میں نصب کردیا اور اس کی پرستش شروع کردی یغوث بنو طے کے حصے میں آیا اور انھوں نے اسے اپنی بستیوں میں نصب کرلیا اور اسے پوجنا شروع کردیا پھر یہ بنو مراد اور بنو غطیف کے قبضے میں چلا گیا اور یعوق ہمدان کے حصے میں آیا اور اس کی پوجا پاٹ کرتے تھے جبکہ سواع ھذیل کا معبود تھا اور نسر حمیر کا معبود تھا۔
علاوہ ازیں عربوں کے اور بھی بت تھے جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں۔
(۱) ھبل: یہ غالباً حضرت ہابیل علیہ السلام کا مجسمہ تھا جسے سرخ عقیق کے پتھر سے دیو ہیکل انسانی شکل میں بنایا گیا تھا جب اسے دریافت کیا گیا تو اس کا ایک بازو ٹوٹا ہوا تھا۔ بعد ازاں قریش نے وہ بازو سونے کا بنا دیا تھا یہ بیت اللہ کے سامنے نصب تھا اور قریش اسکے نام کا نعرہ بھی لگایا کرتے تھے۔
(۲) لات: یہ ایک نیک بزرگ تھا اس کے متعلق بخاری شریف میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ [كَانَ اللات يَلُتُّ السَّوِيْقَ لِلْحَاجِ فَلَمَّا مَاتَ عَكَفُوْا عَلٰى قَبْرِهٖ]'' یہ بزرگ حاجیوں کو ستو بھگو کر پلایا کرتا تھا جب یہ فوت ہوا تو لوگوں نے اس کی قبر پر اعتکاف شروع کردیا اور اس کا نام رکھ دیا لات یعنی بابا ستو شاہ۔
(۳) منات: یہ ایک قدیم بت تھا اور عرب اس کے ساتھ نام بھی رکھتے تھے جسے عبد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناۃ، زید مناۃ جیسے ہمارے ملک میں غلام دستگیر وغیرہ نام رکھے جاتے ہیں اس کا آستانہ ساحل سمندر پر قُدَید کے مقام پر تھا، اس طرح حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت مریم، اساف اور سائلہ کے بت بھی تھے جنھیں خدا کے ہاں سفارشی سمجھ کر پکارا جاتا تھا اور ان کے نام پر نذریں نیازیں دی جاتی تھیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا تو آپ نے دس سال کے عرصے میں انھیں ملیا میٹ کرا دیا۔ علاوہ ازیں ہندوستان کے ہندو بھی قوم نوح اور قوم ابراہیم کے نظریے کے مطابق پر میشر یعنی رَبُّ الْاَرْبَابُ کے اوتاروں کو پکارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ: ''بشن دیوتا، عالم انسانی کے اصل مبدأ کا مظہر ہے...... برھما دیوتا، یہ استقرار اور بقاء کا مظہر ہے...... اندر دیوتا، بے قراروں کی پکار پر پہنچنے والا۔...... شیو دیوتا، دشمنوں کو بھگانے والا۔...... ہنو مان دیوتا، غیبی مدد فراہم کرنے والا...... علاوہ ازیں ان کے بتیس کروڑ (32000000) کے قریب دیوتا ہیں۔''

(اور ان کے مندر لاکھوں مورتیوں سے بھرے پڑے ہیں جن کے متعلق ان کا نظریہ یہ ہے کہ یہ مقربان الٰہی کی مورتیاں اور تصویریں ہیں اور ہم جو انھیں پکارتے ہیں تو اس وجہ سے نہیں پکارتے کہ یہ خالق کائنات یا فَاطِرِ السَّمٰوٰت ہیں بلکہ انھیں خدا کے ہاں اپنا شافع سمجھتے ہیں اور ان کے بتوں یا مورتیوں اور تصویروں کو اس لیے سامنے رکھتے ہیں کہ یہ ان کی روحوں کا مرکز ہیں اور جب اصالتاً ان پر اللہ کی تجلی پڑتی ہے تو ہم بھی اس سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس طرح کے مشرکین کے ایسے ہی باطل قسم کے نظریات کا رَدّ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿وَ يَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾

[یونس]

بلکہ جب خوفناک صورت حال سامنے آجائے تو انھیں یہ سب بھول جاتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور صرف اللہ ذوالجلال کو پکارنا شروع کردیتے ہیں چنانچہ ایک ہندو شاعر کہتا ہے۔

جب چاروں طرف اندھیارا ہو
جب کوئی نہ کھیون ہارا ہو
آشا کا دور کنارا ہو
پھر تو ہی بیڑا پار کرے
اے رام ہرے اے رام ہرے

''جب کوئی کشتی رات کے اندھیرے میں سمندر کے درمیان خوفناک موجوں میں گھری کھڑی ہو اور سمندر کا کنارا بھی بڑا دور ہو، اور کشتی چلانے والا ملاح بھی جواب دے دے تو اے اللہ پھر تیرا سوا کوئی بیڑا پار نہیں کرسکتا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ بسلسلہ قبر پرستی کے فروغ کے لیے شیطان کی تدبیریں

از حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

مشرکین عرب کا فلسفہ تقرب الٰہی

مشرکین اس بارے میں مسلمانوں ہی کے ہم خیال اور ہم عقیدہ تھے کہ امور عظام کے سرانجام اور جس چیز کا اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمالیں اور اس کا ارادہ قطعی ہو جائے تو اس میں کسی غیر کا اختیار باقی نہیں رہتا۔ باقی دوسرے امور میں انھوں نے مسلمانوں سے الگ راستہ اختیار کیا تھا، ان کا خیال تھا کہ زمانہ ماضی کے صلحاء نے عبادت کی کثرت کی۔ اور خدا کا قرب حاصل کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو الوہیت (خدائی اختیارات اور اوصاف) کا خلعت عطا فرمایا۔ اس بناء پر وہ اللہ تعالیٰ کے دوسرے بندوں کی عبادت کے مستحق بن گئے۔ جیسے شہنشاہ کا کوئی غلام بادشاہ کی خدمت کا حق ادا کردے تو شہنشاہ اس کو بادشاہی کا خلعت عطا فرماتا ہے اور اپنے ملک کے کسی شہر کا انتظام اس کے سپرد کردیتا ہے۔ تو اس طرح وہ شہر کے باشندوں کی سننے اور بات ماننے کا مستحق ہو جاتا ہے۔ وہ اس بات کے قائل تھے کہ خدا کی بندگی جب ہی قبول ہوسکتی ہے جب ایسے مقبول اور برگزیدہ بندوں کی غلامی بھی اسی میں شامل ہو، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانوں سے اس قدر بالا و برتر ہے کہ براہِ راست اس کی عبادت کچھ کارگر نہیں اور نہ ہی اس طرح اس دربار میں رسائی ہوسکتی ہے۔ ضروری ہے کہ ان مقربانِ الٰہی کی عبادت کی جائے تاکہ وہ اللہ تک پہنچا دیں۔ وہ کہتے تھے کہ یہ مقربین سنتے، دیکھتے اور اپنے (ماننے والوں) کی سفارش کرتے ہیں۔ اور ان کے معاملات کا انتظام کرتے اور ان کی مدد کرتے ہیں انھوں نے ان کے ناموں پر پتھر تراشے اور ان کو قبلہ توجہ بنا لیا۔ بعد میں وہ لوگ آئے جو ان بتوں اور جن کے نام پر یہ بتھے ان کے درمیان فرق کو نہیں سمجھ سکے اور انھوں نے ان کو بذاتِ خود معبود سمجھ لیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نورِ توحید

از شیخ الاسلام امام محمد رحمۃ اللہ علیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَفْضَلِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ......!!

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا وَ مِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَ الْبَاطِلَ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً وَ اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ﴾ (الرعد 13:16)

ترجمہ: کہیے اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہ اکیلا اور زبردست ہے۔ اس نے آسمان سے پانی برسایا اور ہر ندی نالہ اپنے ظرف کے مطابق اسے لے کر چل نکلا۔ پھر جب سیلاب اٹھا تو سطح پر جھاگ بھی آ گئے اور ایسے ہی جھاگ ان دھاتوں پر اٹھتے ہیں جنھیں لوگ زیور اور برتن وغیرہ بنانے کے لیے پکایا کرتے ہیں۔ اسی مثال سے اللہ تعالیٰ حق اور باطل کے معاملے کو واضح کرتا ہے جو جھاگ ہے وہ اڑ جایا کرتا ہے اور جو چیز انسانوں کے لیے نفع مند ہے وہ زمین میں ٹھہر جاتی ہے۔"

چنانچہ یہی معاملہ امام محمد کی دعوت توحید کے ساتھ ہوا کہ سن ۱۱۵۷ھ میں جب امام محمد بن عبدالوہاب اور امیر محمد بن سعود نے توحید رب العالمین اور سنن مصطفویہ کی ترویج و اشاعت کا بیڑا اٹھایا تو باطل نے بڑے زور و شور سے مقابلہ کیا اور دیکھتے ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھتے جھاگ کی طرح حق پر (جو کہ صاف و شفاف پانی خالص سونے کی طرح تھا) چھا گیا۔ ترکوں، مصریوں، مزاروں کے گدی نشینوں اور انگریزوں نے وہابی وہابی کی ایسی رٹ لگائی کہ الامان والحفیظ اور ظالم و مشرک پاشا نے انھیں ملیا میٹ کرنے کی ٹھان لی اور لاؤ لشکر لے کر ان پر فوج کشی کی۔ انھیں توحید الٰہی پھیلانے کے جرم میں توپوں سے اڑایا اور ان کی پاکیزہ لاشوں کو گھوڑوں کی ٹاپوں سے روندا:

﴿وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ﴾

(البروج:85:8)

آستانوں کے گدی نشینوں اور مجاوروں کی اپنی مجبوری تھی۔ وہ غریب عوام کے نذرانوں سے جائیدادیں بنا رہے تھے۔ انھیں اس تحریک کی کامیابی سے گدیاں چھن جانے اور کسب و ہنر کے ذریعے روزی کما کر کھانے کی فکر گھائل کیے ہوئے تھی۔ اس لیے انھوں نے بھی پورا زور صرف کیا۔ ادھر برصغیر میں مجاہدین اسلام نے انگریزوں کی نیند حرام کر رکھی تھی۔ اس لیے انگریزوں نے دین فروش مولویوں کے ذریعے لفظ وہابی کو ہوّا بنا کر سادہ لوح مسلمانوں کو بیوقوف بنایا اور مجاہدین کے خلاف اتنی نفرت پیدا کی کہ عوام الناس، شیخ الاسلام کی تحریک کو سمجھ نہ سکے اور پروپیگنڈے سے متاثر ہو گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی بیان کی ہوئی مثال کے مطابق ایک عرصہ تک تو حق، باطل کے شور وغل میں دبا رہا۔ بعد میں باطل جھاگ کی طرح اڑ گیا اور اللہ تعالیٰ نے حجاز مقدس اور حرمین شریفین کو توحید کے علمبرداروں کے کنٹرول میں دے دیا اور جس تحریک اصلاح کی بنیاد شیخ الاسلام امام محمد بن عبد الوہاب نے شاہ ابن سعود کے تعاون سے رکھی تھی۔ اس کے نور سے عالم اسلام جگمگا اٹھا اور حجاز مقدس بلکہ جزیرۃ العرب، مصر، برصغیر پاک و ہند، افریقہ وغیرہ، نورِ توحید سے منور ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ شیخ الاسلام کی دعوت عربی میں تھی۔ اردو سے تعلق رکھنے والے طبقہ کی سہولت کے لیے بندہ نے رسالہ تفسیر کلمہ توحید کا ترجمہ، رواں دواں اردو زبان میں کیا ہے تاکہ مسلمان نوجوان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے پڑھ کر اپنا عقیدہ درست کریں اور شرک کے اندھے اور گہرے کنویں میں گرنے سے بچیں اور جنت الفردوس کے وارث بن جائیں۔

نیز بندہ نے تصدیر (ابتدائیہ) کے طور پر ایک غیر جانبدار اور بین الاقوامی مؤرخ کی ایک تاریخی شہادت شامل اشاعت کی ہے جس کا اعتراف [اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ] کے ضمن میں آتا ہے۔ امید ہے کہ مسلمان سکالرز اس تحریر کو دلچسپی سے پڑھیں گے۔ کیونکہ ''قدر زر زرگر شناس وقدر جوہر جوہری''

فقیر الی اللہ الْغَنِیِّ
عبدالجبار سلفی
مدیر مرکز تفہیم القرآن والسنۃ
چوک حجرہ شاہ مقیم ضلع اوکاڑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام والمسلمین کی دعوت کا اثر

(لوتھرپ اسٹارڈ اے ایم۔ پی۔ ایچ۔ ڈی ہارورڈ یونیورسٹی آف امریکہ)

فاضل مصنف اٹھاریں صدی عیسوی میں اسلامی دنیا کے خوفناک سیاسی، معاشی اور اخلاقی زوال کے تذکرے کے بعد لکھتا ہے۔(ترجمہ انگلش سے اردو)

مذہب بھی دیگر امور کی طرح پستی میں تھا۔تصوف کے طفلانہ توہمات کی کثرت نے خالص اسلامی توحید کو ڈھک لیا تھا۔مسجدیں ویران و سنسان پڑی تھیں۔عوام جہال، ان سے بھاگتے تھے اور تعویذ گنڈے اور مالا میں پھنس کر گندے فقراء اور دیوانے درویشوں سے اعتقاد رکھتے تھے اور بزرگوں کے مزاروں پر زیارت کو جاتے تھے اور ان کی پرستش بارگاہِ ایزدی کے شفیع اور ولی کے طور پر کی جاتی تھی کیونکہ ان جہال کا خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسا برتر ہے کہ وہ اس کی طاعات بلاواسطہ ادا نہیں کر سکتے۔قرآن مجید کی اخلاقی تعلیم کو نہ صرف پس پشت ڈال رکھا تھا بلکہ اس کی خلاف ورزی بھی کی جاتی تھی۔افیون و شراب خوری عام ہو رہی تھی۔زناکاری کا زور تھا اور ذلیل ترین اعمال قبیحہ کھلم کھلا بے حیائی کے ساتھ کیے جاتے تھے۔یہاں تک کہ مقامات مقدسہ افعال قبیحہ کا قعر مذلت بن گئے تھے اور حج جس کو رسول اللہ ﷺ نے فرائض میں تعلیم کیا تھا، بدعات کی وجہ سے حقیر ہو گیا تھا۔فی الجملہ اسلام کی جان نکل چکی تھی اور محض بے روح رسمیات اور متبذل توہمات کے سوا کچھ نہ رہا تھا۔اگر محمد ﷺ پھر دنیا میں آتے تو وہ اپنے پیروان کے ارتداد اور بت پرستی پر بیزاری کا اظہار فرماتے۔اس جہالت کے زمانہ میں وسیع عربی ریگستان یعنی مہد اسلام سے مومنین کو صراط مستقیم کی طرف دعوت دینے والی صدا پیدا ہوئی۔اس مخلص مصلح یعنی محمد بن عبد الوہاب نے ایسا نور ہدایت روشن کیا جو اسلامی دنیا کے ہر گوشے میں پھیل گیا اور اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو خواب غفلت سے بیدار کر کے قرونِ اولیٰ کے جوش کو تازہ کر دیا۔ مسلمانوں کی اہم نشاۃ تازہ جوش و خروش کا یہیں سے آغاز ہو گیا۔

اس دیرینہ تر اور برتر عہد کی فضاء میں (محمد بن) عبد الوہاب کی صدا پیدا ہوئی۔ ابتداء ہی سے ان کو مطالعہ کتب اور مذہب کا شوق تھا اور بہت جلد ان کے علم اور تقدس کی شہرت ہو گئی۔ عنفوان شباب ہی میں وہ حج بیت اللہ کو گئے۔ انھوں نے مدینہ میں بھی تحصیل علم کرنے کے بعد ایران تک کا سفر کیا اور بالآخر نجد واپس آئے۔ واپسی پر اپنے مشاہدات کے لحاظ سے ان کے دل میں غیظ و غضب پیدا ہوا اور انھوں نے بے لوث اصلاح کی تبلیغ کا مصمم ارادہ کر لیا۔

وہ سالہا سال اطراف عرب میں گھومتے رہے اور بالآخر انھوں نے قبیلہ سعود کے شیخ محمد کو جو نجد میں سب سے بڑے سردار تھے، اپنا ہم خیال بنا لیا۔ اسی سے (محمد بن) عبد الوہاب کو اخلاقی اقتدار اور مادی تقویت حاصل ہو گئی اور انھوں نے اس زریں موقع سے پورا فائدہ اٹھایا۔ بتدریج صحرائی عربوں میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کی طرح سیاسی اور مذہبی اتحاد قائم ہو گیا۔ درحقیقت (محمد بن) عبد الوہاب پہلے خلفاء حضرت ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کے سچے پیرو تھے۔ سنہ ۱۷۸۷ء میں جب وہ فوت ہوئے تو سعود ان کے قابل جانشین ہوئے۔ جدید وہابی سلطنت قریب قریب مکہ کی خلافت کا نمونہ تھی۔ اگرچہ سعود کی فوجی طاقت زیادہ تھی لیکن انھوں نے اپنے آپ کو رائے عامہ کا پابند سمجھا اور اپنی رعایا کی جائز آزادی میں کبھی مداخلت نہ کی۔ طرز حکومت اگرچہ سخت لیکن عادلانہ اور اچھا تھا۔ وہابی قضاۃ لائق اور ایماندار تھے۔ امن عامہ ایسے کامل طور سے قائم کیا گیا تھا کہ رہزنی کا سد باب ہو گیا تھا۔ تعلیم سرگرمی سے پھیلائی جاتی تھی۔ ہر نخلستان میں مدرسے تھے اور بدوی قبائل میں معلم بھیجا جاتے تھے۔ تحریک اخوان دس سال ہوئے وسط عربستان یعنی نجد میں مجہول طور سے شروع ہوئی۔ یہ براہِ راست وہابیت کی شاخ ہے جس سے یہ کسی اصول میں مختلف نہیں ہے۔ تحریک اخوان کی ترقی ایسی سرعت سے ہوئی کہ آج کل وہ نجد پر حاوی ہے اور اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرکردہ صحرائے عرب کا سب سے زبردست شیخ بن سعود ہے جو اس سعود کی اولاد میں ہے جو سو سال ہوئے وہابی تحریک کا سرکردہ تھا۔ اخوان کا مذہبی جوش غیر معمولی بتایا جاتا ہے اور اس کا مکمل نظام عمل وہی قدیم وہابی خواب یعنی تمام دنیا کے مسلمانوں کو خالص مذہب اسلام میں لاتا ہے۔

دی نیوز ورلڈ آف اسلام کے صفحات کا اصل متن

As for feligion, it was as decadent as everything else. The austereheism of Mohammed had become overlaid with a rank growth of superstition and Puerile mysticism. The mosques stool unfrequented and ruinous deserted by the ignorant multitude, which, decked out in amulets, charms, and rosaries, listened to squalid fakirs or ecstatic dervishes, and went on pilgrimages to the tombs of "holy men," worshipped as saints and "intercessors" with that Allah who had become too remote a being for the direct devotion of these benighted souls. As for the moral precepts of the koran, they were ignored or defied. Wine-drinking and opium-eating were well-nigh universal, prostitution was rampant, and the most degrading vices flaunted naked and unashamed. Even the holy cities, Mecca and Medina, were sink-holes of inquity, while the "Hajj." or pilgrimage ordained by the Prophet, had become a scandal through its abuses. In fine: the life had

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

apparently gone out of Islam, leaving naught but a dry husk of soulless ritual and degrading superstition behind. Could Mohammed have returned to earth, he would unqustionably have anathematized his followers as apostatis and idolaters.

Yet, in this darkest hour, a voice came crying out of the vast Arabian desert, the cradle of Islam. calling the fathful back to the true path. This puritan reformer, the famous Abd-el-Wahab, kindled a fire which presently spread to the remotest corners of the Moslem world, purging Islam of its sloth and reviving the fervour of olden days. The great Mohammedan Revival had begun.

Mahommed ibn Abd-el-Wahab was born about the year A.D. 1700 in the heart of the Arabian desert, the region known as the Nejd.

Into this atmosphere of an older and better age, Abd-el-Wahab was born. Displaying from the first a studious and religious bent, he soon acquired a reputation for learning and sanctity. Making the Meccan Pilgrimge while still a young man, he studied at medina and travelled as far as Persia, returning ultimately to the nejd. He returned burning with holy wrath at what .... seen, and determined to preach a puritan

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

reformation. For years he wandered up and sown Arabia, and at last he converted Mahommed, head of the grea clan of Saud. the most powerful chieftain in all the Nejd. This gave Abd-el-Wahab both moral prestige and material strength, and he made the moust of his opportunities. Granually, the desert Arabs were welded into a politico-religious unity like that effected by the Prophet. Abd-el-Wahab was, in truth, a faithful counterpart of the first caliphs, Abu bakr and Omar. When he died in 1787 his desciple, Saud, proved a worthy successor. The new Wahabi state was close counterpart of the Meccan caliphate. Though possessing great military power, Saud always considerd himself responsible to public opinion and never encroached upon the legitimate freedom of his subjects. Government, though starn, was able and just. The whabai judes were competent and honest. Robbery became almost unknown, so well was the public peace maintained. Education was sedulously fosterd. Every oasis had its school, while teachers were sent to the Bedouin tribes.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَمْدُ لِوَلِیِّهٖ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی نَبِیِّهٖ

سوال مجدد الدعوة الاسلامیه شیخ الاسلام والمسلمین امام محمد بن عبدالوہاب سے کلمہ طیبہ یعنی [لا الٰہ الا اللہ] کے اصل مفہوم و معنی کے متعلق سوال کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا۔

جواب اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہی کلمہ طیبہ [لاالٰہ الا اللہ] کفر اور اسلام کے درمیان فرق کرنے والا ہے اور یہی کلمہ التقوی ہے اور یہی عروة الوثقی یعنی مضبوطی زنجیر ہے اور یہی وہ چیز ہے جسے جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لیے باقی رہنے والا کلمہ فرمایا۔ ان سے اس پر کاربند رہنے کا عہد لیا) تاکہ وہ اسے حرز جاں بنالیں۔ اس کلمہ کے پڑھنے کا مطلب یہ نہیں کہ اس کے حقیقی مقصد سے غافل ہو کر محض زبان سے اس کا اقرار اور ورد کرلیا جائے۔ کیونکہ اس طرح کا اقرار اور ورد تو وہ منافقین بھی کرتے ہیں جو قیامت کے دن جہنم میں کفار سے بھی نچلے درجے میں ہوں گے۔ حالانکہ وہ نماز بھی ادا کرتے ہیں اور صدقہ بھی دیتے ہیں۔

کلمہ طیبہ کا حقیقی مقصد

اس کلمہ طیبہ کے پڑھنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کے معانی و مطالب کو سمجھتے ہوئے دل کی گہرائی اور کامل محبت سے اس کا اقرار کیا جائے اور اس کلمہ (کے تقاضوں پر پورا اترنے) والوں کے ساتھ پیار کیا جائے اور اس کے مخالفوں سے بغض اور عداوت رکھی جائے۔ حضرت نبی کریم ﷺ کے فرمان سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔ آپ کا ارشاد ہے:

[مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا]

www.KitaboSunnat.com

"جس نے خلوص دل سے [لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ] کا اقرار کیا۔"

ایک روایت میں ہے: [خَالِصًا مِنْ قَلْبِهٖ] کہ جس نے خلوص دل سے اس کی تصدیق کی۔ اور ایک حدیث میں ہے [صَادِقًا مِنْ قَلْبِهٖ] کہ جس نے سچے دل سے اس کا اقرار کیا۔

ایک اور حدیث میں (اس طرح) ہے:

[مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهَ وَ كَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ]

"کہ جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اللہ کے سوا جن کی پرستش کی جاتی ہے ان کا انکار کیا۔"

اس قسم کی اور احادیث بھی ہیں جو اس کلمے کی شہادت کے متعلق اکثر لوگوں کی غلط فہمی کا پتہ دیتی ہیں (جو اخلاص اور اس کے تقاضے سے غافل ہو کر سمجھتے ہیں کہ صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینے سے جنت مل جائے گی۔)

کلمہ طیبہ کا اصلی مفہوم

معلوم ہونا چاہیے کہ اس کلمہ میں نفی بھی ہے اور اثبات بھی! اس میں اللہ تعالیٰ کے سوا تمام مخلوقات سے الوہیت کی نفی ہے۔ یہاں تک کہ حضرت نبی کریم ﷺ اور جبرائیل امین علیہ السلام سے بھی (کہ یہ بھی متصرف فی الامور اور حاجت روا اور مشکل کشا نہیں۔ اور نہ ہی یہ رکوع وسجود کے مستحق ہیں اور نہ ہی ان کے نام پر نذر و نیاز دی جا سکتی ہے۔) چہ جائیکہ دوسرے اولیاء اور بزرگوں کو الٰہ (حاجت روا و مشکل کشا دیوتا) سمجھا جائے اور ان میں یہ چیزیں ثابت کی جائیں۔

جب آپ اس بات کو سمجھ گئے تو اس الوہیت کے متعلق سوچیے جسے رب العزت نے اپنے لیے ثابت کیا ہے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور جبرائیل امین علیہ السلام وغیرہم سے اس کی نفی کی ہے کہ وہ ذرہ برابر بھی الوہیت کے مستحق نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُلُوہیّت کیا ہے؟

معلوم ہونا چاہیے کہ یہی وہ الوہیت ہے جسے (آج کل) ہمارے زمانہ کے عوام ولایت اور سر (معرفت) کہتے ہیں اور الٰہ کا معنی وہ ولی جس میں سرّ ہو اور ایسے ولیوں کو فقیر اور شیخ بھی کہتے ہیں۔ اور عام لوگ انھیں سید وغیرہ ناموں سے تعبیر کرتے ہیں۔ (جیسے غوث، قطب، ابدال، دستگیر، غریب نواز وغیرہ) ان سب کے متعلق ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کچھ لوگوں کو خواص کا مرتبہ دیا ہے اور وہ اس بات سے راضی ہوتا ہے کہ عوام ان سے فریاد کریں اور ان کی پناہ پکڑیں اور ان سے استغاثہ کریں اور انھیں اپنے اور اللہ کے درمیان واسطہ اور وسیلہ بنائیں۔ ہمارے زمانے کے جاہل یا مشرک لوگ انھیں (مشکل کشا) کہتے ہیں اور (کسی مدفون یا غائب شخصیت کو اپنی فریاد رسی کے لیے) واسطہ یا وسیلہ بنانا ہی الٰہ بنانا ہے اور انسان کا لا الٰہ الا اللہ کہنا ان واسطوں، وسیلوں کا ابطال کرنا ہے۔

قابل غور چیزیں

اگر آپ مکمل طور پر اس حقیت کو سمجھنا چاہتے ہیں تو دو چیزوں پر غور کریں۔ ایک تو یہ کہ وہ کفار جن کے ساتھ حضرت محمد ﷺ نے لڑائیاں لڑیں اور انھیں قتل کیا اور ان کے مال لوٹے اور ان کی عورتوں کو لونڈیاں بنایا۔ وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کی توحید ربوبیت کا اقرار کرتے تھے کہ اللہ کے سوا نہ کوئی رزاق ہے نہ خالق اور نہ اس کے سوا کوئی زندہ کرنیوالا ہے اور نہ ہی اس کے سوا کوئی دنیا کے کاموں کی تدبیر کرنے والا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے ان کا اقرار بیان کیا ہے کہ:

﴿قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ مَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ مَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ﴾ (یونس 31:10)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے پیغمبر! ان سے پوچھیے کہ تمھیں آسمان اور زمین سے رزق کون دیتا ہے؟ یا آنکھوں اور کانوں کا مالک کون ہے؟ اور زندہ کو مردے اور مردے کو زندہ سے کون نکالتا ہے؟ اور سب کاموں کی تدبیر کون کرتا ہے؟ یہ ضرور جواب دیں گے کہ اللہ۔"

یہ مسئلہ بہت بڑا اور اہم ہے کہ جب کفار ان سب باتوں کی گواہی دیتے تھے اور ان سب چیزوں کا اقرار نے نہ تو انھیں اسلام میں داخل کیا اور نہ ہی ان کے اموال اور ان کے خون کو حرام کیا۔ حالانکہ وہ صدقہ دیتے تھے اور حج اور عمرہ کرتے تھے اور خوفِ الٰہی سے عبادت کرتے تھے اور کچھ حرام اشیاء کو ترک بھی کرتے تھے۔

اللہ کو رازق و خالق ماننے والے کافر کیوں قرار پائے؟

وہ امر جس نے انھیں کافر قرار دیا اور ان کے مال و دولت اور ان کے خون کو حلال ٹھہرایا، وہ یہ کہ انھوں نے اللہ رب العزت کے لیے توحید الوہیت کی گواہی نہ دی تھی۔

توحیدِ اُلوہیّت

اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ نہ تو کسی (غائب یا قبر میں مدفون شخصیت کو پکارا جائے اور نہ ہی اللہ کے سوا کسی سے امید وابستہ کی جائے اور نہ ہی اللہ کے سوا کسی سے معنوی امور میں یعنی شفاء، طلب اولاد وغیرہ کے لیے) استغاثہ کیا جائے اور نہ ہی اللہ کے علاوہ کسی کے نام پر ذبح کیا جائے اور نہ ہی اس کے سوا کسی کے نام پر نذر و نیاز دی جائے کیونکہ یہ عبادات اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لیے جائز نہیں، خواہ وہ غیر اللہ کوئی مقرب فرشتہ ہو یا نبی مرسل ہو۔ جو کوئی شخص غیر اللہ سے (ماوراء الاسباب معنوی امور میں) استغاثہ کرے یا اللہ کے نام پر جانور ذبح کرے یا ان کے نام کی نذر مانے وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا اور کافر ہو جائے گا۔

ان سب باتوں سے بڑھ کر آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ مشرکین عرب جن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے رسول اللہ ﷺ نے لڑائیاں لڑیں، وہ مقرب فرشتوں اور حضرت عیسیٰ اور عزیر علیہما السلام جیسے جلیل القدر پیغمبروں اور ان جیسے نیک بزرگوں کو پکارتے تھے پھر بھی انھیں کافر قرار دیا گیا۔ حالانکہ وہ اقرار کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق و رازق اور مدبر الامور ہے۔

جب آپ کو یہ معلوم ہو گیا تو آپ کو لا الٰہ الا اللہ کا معنیٰ بھی سمجھ میں آ گیا اور آپ کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جو شخص کسی جلیل القدر پیغمبر یا مقرب فرشتے کا قصد کرے یا اسے پکارے یا اسی سے استغاثہ کرے تو وہ اسلام سے کارج ہو گیا اور یہی وہ کفر ہے جس کی بناء پر رسولِ اکرم ﷺ نے ان سے لڑائیاں لڑیں۔

ایک سوال:

اگر مشرکین میں سے کوئی شخص یہ کہے کہ ہم مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق و رازق اور دنیا کے کاموں کو چلانے والا ہے لیکن۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ بزرگ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرب ہوں اور ہم جو انھیں پکارتے ہیں اور ان کے نام کی نذر و نیاز دیتے ہیں یا ان کے آستانوں پر جا کر ان سے استغاثہ کرتے ہیں تو اس سے ہمارا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان کا اللہ کے ہاں بڑا مرتبہ ہوتا ہے اور وہ اللہ کے ہاں ہماری سفارش کریں گے ورنہ ہم سمجھتے ہیں کہ خالق و مالک اور دنیا کے کام چلانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

جواب:

تو آپ اسے جواب دیں کہ یہی عقیدہ ابوجہل وغیرہ مشرکین کا تھا کہ وہ حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر علیہما السلام اور فرشتوں اور ولیوں کو پکارتے تھے اور ان سے سفارش طلب کرتے تھے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ان کا عقیدہ اس طرح بیان کیا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾ (الزمر 3:39)

''اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو اولیاء بنایا ہے (وہ کہتے ہیں) کہ ہم تو ان کی پرستش اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ (یونس 18:10)

اور وہ لوگ اللہ کے سوا ان کی پرستش کرتے ہیں جو نہ انھیں نفع دے سکتے نہ نقصان اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہماری سفارش کرنے والے ہیں۔"

جب آپ مکمل طور پر غور فرمائیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کفار مکہ اس بات کی شہادت دیتے تھے کہ خلق اور رزق اور تدبیر امور میں اللہ یکتا ہے۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام، فرشتوں اور ولیوں کی پرستش سے ان کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ وہ انھیں اللہ کے قریب کر دیں گے اور اس کے حضور ان کی سفارش کریں گے۔

اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ کفار میں بالخصوص عیسائی رہبان (پوپ، سینٹ) لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر اپنے گرجوں، چرچوں اور کنیسوں (عبادت خانوں) میں دن رات اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور زاہدانہ زندگی گزارتے ہیں اور جو کوئی ان کے پاس جائے اسے صدقہ بھی دیتے ہیں۔ اس کے باوجود وہ کافر اور اللہ کے دشمن اور دائمی جہنمی ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے عقیدہ کے سبب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر اولیاء کو پکارتے ہیں اور ان کے نام پر ذبح بھی کرتے ہیں اور ان کے نام کی نیاز بھی دیتے ہیں۔ اب آپ پر واضح ہو گیا ہے کہ وہ اسلام جس کی طرف ہمارے پیارے رسول ﷺ نے دعوت دی وہ کیا ہے؟

اور آپ پر یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ اکثر عوام اسلام کے اس بنیادی عقیدے سے کس قدر دور ہیں؟ (اور گمراہی کے بھنور میں پھنسے ہوئے ہیں) اور آپ پر آنحضرت ﷺ کی اس حدیث کا مفہوم بھی ظاہر ہو گیا کہ:

[بَدَءَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا وَ سَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَا]

"اسلام غربت سے شروع ہوا تھا اور عنقریب اس طرح غریب بن کر لوٹے گا جس طرح اس کی ابتداء ہوئی تھی۔"

میرے بھائیو! میں تمھیں اللہ رب العزت کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم اوّل تا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر مکمل طور پر اپنے اصل دین کو مضبوطی سے پکڑو۔ اس کی بنیاد لا الٰہ الا اللہ کی شہادت ہے اور اس کا معنی سمجھو اور اس کلمہ سے والہانہ محبت رکھو اور اس کلمہ طیبہ کے تقاضے پورے کرو اور اس کے تقاضا پورے کرنے والوں سے محبت کرو، خواہ وہ تم سے دور ہوں۔ اور طاغوت (ومعبودانِ باطلہ) کا انکار کرو اور ان کے پرستاروں سے بغض و دشمنی رکھو اور ان سے محبت رکھنے والوں یا ان کا دفاع کرنے والوں سے نفرت کا اظہار کرو اور انھیں کافر نہ کہنے والوں سے بغض رکھو۔

اگر کوئی یہ کہے کہ ہمیں ایسے لوگوں سے کوئی سروکار نہیں یا یہ کہے کہ اللہ نے ہمیں اس کا مکلف نہیں بنایا تو ایسے شخص نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا مکلف بنایا ہے اور ہم پر اِن سے قطع تعلق لازم کیا ہے اگرچہ وہ ہماری اولاد یا ہمارے بھائی بند ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ کے بندو! ان ضروری باتوں پر کاربند ہو جاؤ تاکہ تم اللہ رب العزت سے اس حال میں ملو کہ تمہارا دامن شرک سے پاک ہو اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو۔

[اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ]

آخری گزارش

ہم اپنی گزارش کو اس آیت مبارکہ سے ختم کرتے ہیں جو رب العزت نے اپنی پاک کتاب قرآن حکیم میں بیان کی ہے تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ آج کل کے مشرکین کا کفران مشرکین سے کس قدر بڑا ہے جن کے ساتھ ہمارے ہادی اعظم سید الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ نے لڑائی لڑی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ اِذَا مَسَّکُمُ الضُّرُّ فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِیَّاہُ فَلَمَّا نَجّٰکُمْ اِلَی الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ وَ کَانَ الْاِنْسَانُ کَفُوْرًا﴾

(الاسراء17:67)

"اور جب تمھیں سمندر میں مصیبت پہنچتی ہے (سمندری طوفان میں ڈوبنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا خطرہ ہوتا ہے) تو اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہو، وہ سب گم ہو جاتے ہیں۔ جب وہ تمھیں ساحل پر پہنچا دیتا ہے تو تم منہ موڑ لیتے ہو اور انسان بڑا ناشکرا ہے۔"

اب آپ نے سمجھ لیا کہ اللہ رب العزت نے کفار کے متعلق بیان کیا ہے کہ انھیں جب مصیبت پڑتی تو وہ اپنے پیروں اور مشائخ کو چھوڑ دیتے اور ان سے استغاثہ (فریاد) نہیں کرتے تھے بلکہ صرف اللہ وحدہ لاشریک کو پکارتے اور اکیلے اللہ تعالیٰ کے سامنے فریاد کرتے۔ جب مصیبت ٹل جاتی تو پھر دوسروں کو پکار کر شرک میں مبتلا ہو جاتے۔

اور آپ آج کل کے مشرکین کو دیکھ رہے ہیں اور شاید ان میں چند مدعیان علم بھی ہوں اور وہ عبادت بھی کرتے ہوں اور زاہد بھی بنتے ہوں۔ جب انھیں مصیبت گھیر لیتی ہے تو کھڑے ہو کر اللہ کے سوا دیگر مشہور اولیاء کرام مثلاً پیر عبدالقادر جیلانی وغیرہم کو پکارتے ہیں بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر حضرت زید بن خطاب اور حضرت زبیر کے نام کی دہائی دیتے ہیں۔ مزید ان سے بھی آگے بڑھ کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو پکارتے ہیں۔ (حالانکہ آپ کی زندگی میں ایک شخص نے آپ کے سامنے [مَا شَاءَ اللّٰهُ وَ مَا شِئْتَ] یعنی "جیسے اللہ اور آپ ﷺ چاہیں۔" کہا تو آپ نے اسے ڈانٹ پلائی اور سختی سے منع کیا۔) (ہدیۃ طیبۃ تفسیر کلمۃ طیبۃ از امام محمد رحمہ اللہ)

مشرکین مکہ کے الٰہ کیسے تھے؟

امام الہند مفسرین قرآن حضرت مولانا ابو الکلام آزاد مرحوم و مغفور اپنی گرانمایہ تفسیر ترجمان القرآن میں فرماتے ہیں کہ قرآن نے جا بجا یہ حقیقت واضح کی ہے کہ روحانی اعتقاد کے ساتھ ایک بااثر ہستی کو پکارنا بندگی کا ایسا فعل ہے جو صرف اللہ ہی کے لیے ہونا چاہیے اگر کسی ہستی کے لیے کیا گیا تو یہ شرک ہو گا یہی مقام ہے جہاں پیروان مذہب نے ٹھوکر کھائی۔ وہ توحید ربوبیت میں نہیں کھوئے گئے کیونکہ خالق و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب تو اللہ ہی کو مانتے تھے۔ توحید الوہیت میں گمراہ ہو گئے یعنی اپنی دعاؤں اور منتوں ، مرادوں کے لیے بہت سے آستانے بنا لیے جسے قرآن "اِلٰہ" بنا لینے سے تعبیر کرتا ہے۔ (ترجمان القرآن جلد دوم، ص:۴۹، مطبوعہ مکتبہ سعدیہ ناظم آباد نمبر:۲ کراچی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ بسلسلہ قبر پرستی کے فروغ کے لیے شیطان کی تدبیریں

نکتۂ توحید

اللہ رب العزت نے انبیائے کرام علیہم السلام کو جن اقوام کے پاس تبلیغ کے لیے بھیجا۔ ان میں سے کوئی قوم ایسی نہ تھی جو اللہ احکم الحاکمین کی ربوبیت اور حاکمیت کو تسلیم نہ کرتی ہو۔ البتہ ابلیس ملعون نے ان کے دلوں میں یہ بات ڈال دی تھی کہ جیسے دنیاوی بادشاہوں تک بغیر واسطے وسیلے کے رسائی ممکن نہیں، اسی طرح اللہ رب العالمین کے دربار میں بھی ولیوں کے واسطے وسیلے کے بغیر رسائی ممکن نہیں۔

چنانچہ اس ملعون نے نوح علیہ السلام کی قوم کو بڑے ڈرامائی انداز سے قتل اور زنا سے بھی بڑے گناہ (شرک) میں مبتلا کیا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سورۃ نوح کی آیت ۲۳ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر قوم نوح کے پانچ بڑے بزرگ تھے جن کی ولایت کا چرچا عام تھا اور لوگوں کو ان کی مجلس میں روحانی سرور اور لذت نصیب ہوتی تھی اور سب کے سب مل کر اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کرتے تھے۔

جب یہ بزرگ فوت ہو گئے تو لوگوں کو بڑا غم ہوا اور وہ اس روحانی لذت میں کمی محسوس کرنے لگے جو انھیں بزرگوں کی محفل میں نصیب ہوتی تھی۔ چنانچہ ابلیس لعین نے انھیں مشورہ دیا کہ اب وہ بزرگ تو زندہ نہیں ہو سکتے البتہ ان کے مجسّمے (بت) بنا کر اپنی عبادت گاہوں میں نصب کرلو تا کہ ان مجسموں کو دیکھ کر ان کی روحانی مجالس کی یاد تازہ رہے اور عبادت الٰہی میں ویسا ہی سرور حاصل ہو سکے، جیسا کہ ان کی موجودگی میں حاصل ہوتا تھا، چنانچہ لوگوں نے بطورِ یادگار ان کے مجسّمے بنا کر عبادت گاہوں میں نصب کر دیے اور ان کی پوجا نہ کی بلکہ خالص اللہ ہی کو پکارتے اور اسی کے سامنے سجدہ ریز ہوتے۔ جب یہ نسل فوت ہوگئی تو شیطان نے ان کی اولاد سے کہا کہ تمھارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آباؤ اجداد تو ان بزرگوں سے مانگتے تھے اور ان کی حاجتیں ان کے واسطے اور وسیلے سے پوری ہوتی تھیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی اولاد ان ولیوں کی پوجا کرنے لگی۔ (صحیح بخاری:۴۹۲۰، اغاثۃ اللھفان :۲۰۳/۱، جلد دوم:۲۰۵، بحوالہ تفسیر ابن جریر)

بتوں کے متعلق اہل مکہ کا نظریہ

آگے چل کر یہی بیماری عمرو بن لحی خزاعی کے سبب مکہ میں بھی آگئی اور بیت اللہ میں بھی تین سو ساٹھ (360) مجسمے نصب ہو گئے اور لوگوں نے یہ سمجھ کر انھیں پکارنا شروع کر دیا کہ یہ بت بزرگوں کی روحوں کا مرکز ہیں اور جب انھیں پکارا جاتا ہے تو یہ روحیں اللہ کے دیے ہوئے اختیارات سے اپنے پجاریوں کی مشکل حل کر دیتی ہیں۔ (الفوز الکبیر مصنفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

چنانچہ مشرکین مکہ نارمل (عام) حالات میں انھیں دیوتا اور سفارشی سمجھ کر پکارتے اور حاجت روائی اور مشکل کشائی کی غرض سے ان کے آستانوں پر جاتے اور وہاں نذر و نیاز دیتے اور وہاں اعتکاف یا چلہ کشی کرتے۔ البتہ جب کڑی مشکل پیش آتی تو انھیں چھوڑ کر صرف اللہ کو پکارتے۔ قرآن حکیم میں ہے۔

﴿ هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ حَتّٰۤى اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ وَ جَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّ فَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِیْحٌ عَاصِفٌ وَّ جَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِیْطَ بِهِمْ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ لَىٕنْ اَنْجَیْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴾ (یونس 22:10)

"اللہ وہی تو ہے جو تم کو خشکی اور تری میں سیر کراتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور وہ ان (سواروں) کو خوشگوار ہوا کے ساتھ لے کر چلتی ہیں اور وہ خوش ہوتے ہیں تو ایک تند ہوا آتی ہے اور ہر طرف سے پانی کی موجیں آتی ہیں۔ (جن سے کشتی غرق ہونے کا خطرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے) اور وہ سمجھتے ہیں کہ اب گھر گئے۔ تو پھر خالص عقیدہ توحید کے مطابق صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں کہ اگر تو ہمیں اس کڑی مصیبت سے نجات دے دے تو ہم تیرے شکر گزار بن جائیں گے۔"

دوسرے مقام پر ہے:

﴿فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ﴾ (العنکبوت 65:29)

"جب وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو خلوص عبادت سے پکارتے ہیں جب وہ انھیں (سمندر سے ڈوبنے سے) بچا کر خشکی کی طرف لے آتا ہے تو پھر شرک کرنے لگتے ہیں۔"

چنانچہ فتح مکہ کے بعد عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ اپنے قتل ہونے کے خوف سے ملک یمن میں پناہ لینے کے لیے ساحل سمندر پر پہنچ گئے اور کشتی میں سوار ہو کر بحری سفر عبور کرنے لگے کہ اچانک تند و تیز آندھی نے آ گھیرا تو کشتی والوں نے کہا کہ اب صرف اللہ کو پکارو کیونکہ ہمارے حاجت روا اور مشکل کشا معبود (الٰہ) یہاں ہمیں نہیں بچا سکتے۔

عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا اگر یہاں اللہ کے علاوہ کوئی نہیں بچا سکتا تو پھر خشکی میں بھی اللہ کے علاوہ اور کوئی بچانے والا نہیں۔ وہیں عہد کیا کہ اگر اللہ مجھے سلامت لے گیا تو میں ضرور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیعت کرلوں گا۔ چنانچہ انھوں نے آ کر آپ کی بیعت کرلی اور مسلمان ہو گئے۔ (نسائی، ابوداود، بحوالہ جمع الفوائد: جلد: دوم)

جب ابرہہ کافر نے بیت اللہ پر چڑھائی کی تو اس وقت مشرکین عرب کے تین سو ساٹھ حاجت روا اور مشکل کشا معبود حرم پاک میں پڑے ہوئے تھے لیکن جناب عبد المطلب نے ان کے واسطے وسیلے چھوڑ کر خالص اللہ کو پکارا کہ اے اللہ تو ہی ہمیں اس ظالم سے بچا اور اپنے گھر کی حفاظت فرما۔ (تفسیر معالم التنزیل مع تفسیر خازن جلد: ۷، ص: ۲۴۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الغرض بتوں کے متعلق مشرکین عرب کا نظریہ یہ نہیں تھا کہ وہ خالق کائنات ہیں یا فاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرْضِ ان کے اندر بیٹھا ہوتا ہے بلکہ ان کا خیال یہ تھا کہ جن ہستیوں اور شخصیتوں کی یہ مورتیں ہیں، ان کی روحیں ان میں آتی ہیں اور روحانی تصرف کر کے ان کی مشکلات حل کرتی ہیں یا اللہ تعالیٰ کے ہاں پجاریوں کی سفارش کرتی ہیں۔

الٰہ (معبود) کی تعریف

سابقہ گزارشات سے صاف معلوم ہو گیا کہ وہ بتوں کو اللہ نہیں بلکہ ''الٰہ'' سمجھ کر پکارتے تھے اور الٰہ کا معنی یہ ہے کہ:

[هُوَ الْمَاْلُوْهُ بِالْعِبَادَةِ هُوَ الَّذِیْ تَاْلَهُهُ الْقُلُوْبُ لِحُصُوْلِ نَفْعٍ وَ دَفْعِ ضُرٍّ]

کہ الٰہ وہ ہے جس کا تقرب حاصل کرنے کے لیے اس کی عبادت کی جائے اور جس کو دل چاہتے ہوں اور مشکل کشائی و حاجت روائی کے لیے اس کا قصد کرتے ہوں۔'' (الجامع الفرید مطبوعہ الریاض سعودی عرب)

سادہ لفظوں میں الٰہ کی تعریف یہ ہے کہ جس کو حاجت روا ور مشکل کشا سمجھ کر پکارا جائے اور اس کے سامنے نیاز مندانہ سر جھکایا جائے اور اس کے نام کی نذر و نیاز دی جائے۔ تو جس کسی نے اللہ کے سوا دوسرے کے سامنے نیاز مندانہ سر جھکایا اور اس کے نام کی نذر و نیاز دی یا اسے حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر پکارا تو اس نے اسے الٰہ بنا لیا۔

مشرکین مکہ نے ایسے کئی الٰہ (غوث، قطب) بنا رکھے تھے۔ چنانچہ وہ ان پر توکل و امید کر کے ان کے آستانوں پر جاتے اور وہاں سر جھکاتے اور ان کے نام کی نذر و نیاز دے کر ان سے فریادیں کرتے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کے معبودوں کا تذکرہ بھی کر دیا جائے تا کہ ہمارے قارئین کرام! اچھی طرح سمجھ جائیں وہ کون تھے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرکین مکہ کے آلِہتہ کا تعارف

مشرکین مکہ جن ہستیوں کو دیوتا سمجھ کر پوجتے تھے وہ ھُبل، لات، منات، عزیٰ، اساف، نائلہ اور حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام وغیرہ تھے۔

(۱) ھبل:

ایک انسانی شکل کا مجسمہ تھا۔ وہ سرخ عقیق سے بنا تھا۔ جب اسے مکہ لایا گیا تو اس کا ایک بازو ٹوٹا ہوا تھا تو قریش نے وہ بازو سونے کا بنا دیا اور بیت اللہ میں لا کر رکھ دیا۔(اغاثة اللھفان:۲/۲۱۵)

فیض الباری شرح صحیح بخاری میں علامہ سید محمد انور شاہ کاشمیری بصیغہ تمریض ذکر کرتے ہیں کہ یہ بت حضرت ہابیل کا تھا جسے قابیل نے ظلماً قتل کر دیا تھا۔ راقم الحروف کا خیال ہے کہ جس طرح سیدنا حسین بن علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو ظلماً شہید کیا گیا تھا، اسی طرح اسے بھی ظلماً شہید کیا گیا تھا۔ چنانچہ دونوں کے متعلق غلو شروع ہو گیا۔ لہٰذا جس طرح آج کل یا علی یا حسین کا نعرہ بلند کیا جاتا ہے، اسی طرح اس ہبل کا نعرہ بھی بلند کیا جاتا تھا۔

(۲) لات:

کے متعلق ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

[كَانَ اللَّاتُ يَلُتُّ السَّوِيقَ لِلْحَاجِّ فَلَمَّا مَاتَ عَكَفُوا عَلَى قَبْرِهٖ] (صحیح بخاری:۲/۷۲۰، كَانَ تَالِتُ للحجاج معالم التنزیل :۶/۲۱۷)

''یہ بزرگ (ستو شاہ) حجاج کرام کو ستو بھگو کر پلایا کرتا تھا۔ جب یہ فوت ہو گیا تو مشرکین نے طائف میں تھا۔''

(۳) منات:

ایک بہت قدیم بہت تھا اور عرب اس کے ساتھ نام بھی رکھتے تھے۔ عبد منات،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زید مناۃ (جیسے ہمارے ہاں غلام دستگیر وغیرہ نام رکھے جاتے ہیں) اس کا آستانہ ساحل سمندر پر قدید کے مقام پر تھا۔" (معالم التنزیل:۶/۲۱۷)

(۴) عزّٰی:

بت مکہ اور طائف کے درمیان مقام نخلہ پر ایک درخت تھا۔ یہاں آستانہ تھا اور اس پر پردے ڈالے ہوتے تھے اور قریش اس کی بے حد تعظیم کرتے تھے۔ جنگ احد میں ابوسفیان نے اس کا اور ہبل کا نعرہ لگایا تھا۔ (ایضاً رواہ ابن القیم فی الھدی)

قریش جب کعبہ کا طواف کرتے تو پڑھتے تھے:

وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی ، و مناتِ الثَّالِثَةِ الْاُخْرٰی
اِنَّهُنَّ الْغَرَانِیْقَ الْعُلٰی، وَ اِنَّ شَفَاعَتُهُنَّ لَتُرْجٰی

"لات، عزیٰ، اور تیسرا مناۃ۔ یہ بڑی برگزیدہ ہستیاں ہیں اور اللہ کے ہاں ان کی سفارش کی امید کی جاتی ہے۔"

(۵) مریم علیہا السلام:

رسول کریم ﷺ جب بیت اللہ میں داخل ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کی تصویریں ہیں۔ (صحیح بخاری:۱/۴۷۱)

(۶) حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام:

فتح مکہ کے دن آنحضرت ﷺ کے لیے بیت اللہ کھولا گیا تو آپ نے اس میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ (کیونکہ اس میں بت تھا) آپ نے حکم دیا کہ اندر رکھے ہوئے معبود باہر نکال دیے جائیں۔ [فَاَمَرَ بِالْاٰلِهَةِ فَاُخْرِجَتْ] چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انھیں باہر نکالا۔ ان میں حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کے بت بھی تھے اور مشرکین نے ان کے ہاتھوں میں تیر تھما رکھے تھے۔ (بخاری شریف:۱/۲۱۸)

۷۔ اساف اور نائلہ:

ان دونوں نے حرم مکی میں بدکاری کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو بدکاری کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت میں مار کر پتھر بنا دیا۔ اہل مکہ نے عبرت کی خاطر ان کے بت باہر نصب کر دیے تھے لیکن بعد والوں نے انھیں بزرگ قرار دے کر پوجنا شروع کر دیا۔ (اغاثۃ اللھفان: جلد دوم:، احسن التفاسیر، جلد آخر)

ہمارے ملک میں مائی ہیر اور بابا رانجھا کے مزار بھی اس کی زندہ مثالیں ہیں۔

ان کے علاوہ وَدّ، سَوَاع یَغُوث ، نَسر اور ذوالخلصہ ، عَمّ انس (عمی انس) وغیرہ کے آستانے بھی خوب آباد تھے اور ان کے میلوں (عرسوں) میں مرد اور عورتیں شرکت کرتی تھیں۔ وہاں نذرانے دیے جاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا اقرار

یہ تھے ان کے الٰہ اور وہ مشرکین انھیں بارگاہِ الٰہی میں سفارشی اور کچھ صفات اور اختیارات میں ساجھی کی حیثیت سے پکارتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مشرکین مکہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے اور کہتے [لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ] اے اللہ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں۔" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں[وَیْلَکُمْ] یعنی "تمہاری خرابی ہو" یہیں تک رہنے دو آگے کچھ نہ کہو۔ وہ اس کے آگے کہتے تھے۔

[اِلَّا الَّذِیْ ھُوَ لَکَ تَمْلِکُهٗ وَ مَا مَلَکَ] (صحیح مسلم، باب التلبیۃ وصفتھا)

مگر ایسا شریک ہے وہ بھی تیرا ہی بنایا ہوا ہے۔ اے اللہ تو اس کا بھی مالک ہے۔ وہ بذات خود کسی چیز کا مالک نہیں یعنی وہ بھی تیرے ہی بنائے ہوئے ہیں اور تو نے ہی انھیں اختیارات بخشے ہیں۔"

یہ ہے ان کے عقائد کی تھوڑی سی تفصیل جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انھیں مشرک ٹھہرایا اور ایسے مشرکانہ عقائد رکھنے والوں کے متعلق قرآن مجید میں ہے:

﴿اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰهُ النَّارُ﴾ (المائدۃ 5:72)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جو کسی نے اللہ سے شرک کیا، اس پر اللہ نے جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانا آگ ہے۔“

انبیاء کی بعثت کا اصلی مقصد

اور ایسے ہی گندے عقیدے کی تردید کے لیے انبیاء و رسل مبعوث ہوئے اور کتابیں نازل ہوئیں اور حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سب پیغمبر یہی کہتے رہے۔

﴿یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَیۡرُهٗ﴾ (ھود 11:50)

”اے میری قوم! اللہ ہی کی (مالی، بدنی، قلبی) عبادت کرو۔ اس کے علاوہ تمہارا کوئی الٰہ (مشکل کشا و حاجت روا) معبود نہیں۔“

قومِ ھود کا موقف

جب ھود علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوت توحید دی تو انھوں نے جواب دیا:

﴿قَالُوۡۤا اَجِئۡتَنَا لِنَعۡبُدَ اللّٰهَ وَحۡدَهٗ وَ نَذَرَ مَا کَانَ یَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا﴾

(الاعراف 7:70)

”کہ تو اس لیے آیا ہے کہ ہم اکیلے اللہ ہی کی عبادت کریں اور اپنے آباؤ واجداد کے معبودوں کو چھوڑ دیں۔“

غور فرماؤ انھوں نے اللہ کی عبادت سے انکار نہیں لیکن اس کے ساتھ اپنے الٰہوں (قطبوں، دلیوں) کی پرستش چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے انھیں عذاب سے نیست و نابود کردیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوتِ توحید پر مشرکین کا جواب

جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین مکہ کو دعوت توحید دی:

﴿وَ اِلٰـهُکُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ﴾ (البقرة 2:163)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’تمہارا معبود صرف ایک ہی ہے، اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں۔ وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔‘‘

وہ کہتے تھے:

﴿اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ﴾ (ص 5:38)

’’کیا اس نے سب معبودوں کے بجائے ایک الٰہ کر دیا۔ یہ بڑے تعجب کی بات ہے۔‘‘

یعنی یہ عجیب پیغمبر ہے جو کہتا ہے کہ صرف اللہ ہی الٰہ ہے، اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

یہ تھا اسلام کا مشرکین سے جھگڑا۔ اسلام کہتا [لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ] کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی الٰہ نہیں۔ مشرکین اس کلمہ توحید کا انکار کرتے اور کہتے کہ اللہ کے علاوہ اور بھی الٰہ ہیں، جن کی عبادت کر کے ہم تقرب الٰہی حاصل کرتے ہیں اور یہ کہ ہم انھیں ﴿شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ اور ﴿لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾ کے طور پر پوجتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے خالق و مالک ہونے کے بارے میں تو اسلام کا ان سے جھگڑا ہی نہ تھا۔ کیونکہ نہ صرف یہ کہ وہ اللہ کے وجود کے اقراری تھے بلکہ وہ تو یہ بھی مانتے تھے کہ سب قوتوں، خزانوں اور تصرفات کا مالک اللہ ہی ہے۔ اس بات کے ثبوت کے لیے سورۃ یونس آیت: ۳۱، اور سورۂ مومنون، آیت: ۸۴ تا ۸۹ کا مطالعہ کریں۔

مقامِ غور و فکر

قارئین کرام! یہ تھا مشرکین جاہلیت کا موقف اور ان کی بت پرستی کا راز، جسے اللہ تعالیٰ نے شرک اکبر قرار دیا اور اس کے مرتکبین کو ہمیشہ کے لیے جہنمی ٹھہرایا۔ مگر یہ کہ وہ مرنے سے پہلے توبہ کر لیں اور رسولِ اکرم ﷺ نے 23 سالہ دور نبوت میں پورے 13 سال اس کی تردید میں صرف کیے۔ بالآخر حرم محترم اور جزیرۃ العرب کو ان باطل الہوں سے پاک کر دیا۔ فتح مکہ کے دن، حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرے بزرگوں کو بتوں کو بیت اللہ شریف سے نکال کر باہر پھنکوا دیا ور مشرکین عرب کے لات وعزیٰ اور منات جیسے بزرگوں کے آستانوں کو اپنے حکم سے ملیا میٹ کروا دیا اور اعلانِ عام کیا کہ میری قبر پر بھی میلا اور عرس نہ لگانا:

[لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُمَا کُنْتُمْ] (ابوداؤد)

علاوہ ازیں پختہ قبریں بنانے اور ان پر آستانہ تعمیر کرنے سے منع کر دیا:

[نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقُبُوْرَ وَ اِنْ یَقْعُدَ عَلَیْهِ وَ اِنْ یُبْنٰی عَلَیْهِ] (مسلم)

بلکہ یہ بھی فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیتے تھے۔ خبردار! تم ایسا نہ کرنا، میں تمھیں اس بات سے روکتا ہوں:

[اِلَّا مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِ هِمْ مَسَاجِدًا اِلَّا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْهَاکُمْ عَنْ ذٰلِكَ] (مسلم)

الغرض آپ کا بڑا مشن ہی یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ کے کلمہ کو بلند کیا جائے اور دوسروں کی پوجا پاٹ کو ختم کیا جائے اور اللہ کے وعدہ کے مطابق دین اسلام غالب ہو گیا۔ بت پرستی ختم ہو گئی، خلفائے راشدین اور خلفائے قریش کے دور میں دین توحید کا غلبہ رہا۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق پھر آستانہ پرستی ہونے لگی۔ آپ نے فرمایا تھا:

[لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَلْحَقُ قَبَائِلَ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِکِیْنَ وَ حَتّٰی تُعْبَدُ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِی الْاَوْثَانِ] (ابوداؤد)

قیامت قائم نہ ہوگی جب تک میری امت کے کئی قبیلے مشرکوں سے نہ مل جائیں اور جب تک کہ میری امت کے کئی قبائل آستانوں کی پوجا نہ کر لیں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مسلم شریف میں یہ بھی ہے کہ جب تک لات اور عزیٰ کی دوبارہ پرستش شروع نہ ہو جائے، اگر آنکھیں باقی ہیں اور قلب ونظر میں بصیرت اور بصارت ہے تو گردو پیش کو دیکھ لیں کہ کتنے آستانے پوجے جا رہے ہیں۔ مسلمانوں کی کوئی بستی خالی نہیں جہاں غیر اللہ کی پوجا نہ ہو رہی ہو۔ مساجد ویران ہیں اور آستانے آباد۔ مشرکین جاہلیت کی طرح بلکہ ان سے بھی چار قدم آگے غیر اللہ کی پرستش ہو رہی ہے۔ ان کے آستانوں پر اعتکاف بیٹھا جاتا ہے، انھیں سجدے کیے جاتے ہیں ان کے نام پر نیازیں دی جا رہی ہیں اور بکرے چھترے ذبح ہو رہے ہیں۔ انھیں حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر پکارا جا رہا ہے اور ﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ﴾ کا پورا جواب دیا جا رہا ہے۔

چنانچہ مولانا ابو الکلام آزاد اپنے تذکرہ میں فرماتے ہیں۔ سبحان اللہ اس صادق و مصدوق اور سچے رسول کی پیشگوئی پوری طرح ظہور پذیر ہے کہ اس سے زیادہ تو آفتاب نصف النہار پر یقین نہیں ہوسکتا۔ اگر کوئی کہ ایسے افعال وعقائد شرک نہیں ہے تو یوں کہیے کہ آج تک اس دنیا میں شرک ہوا ہی نہیں اور نہ کوئی امت بعد از ہدایت گمراہ ہوئی بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ یہود ونصاریٰ نے اس دنیا میں شرک کیا ہی نہیں اور نہ ان الزاموں میں سے کوئی الزام سچا ہے جو قرآن نے مشرکین جاہلیت پر لگائے۔ (نعوذ باللہ) اور نہ ہی کسی نبی نے اپنی امت پر گمراہی اور شرک کے سچے الزام لگائے۔ یہودیوں نے کب کہا تھا کہ ہم گمراہ ہیں اور عیسائیوں نے کب اقرار کیا تھا کہ ہم بت پرست دوزخی ہیں اور مشرکین عرب نے کب کہا تھا کہ ہم مشرک اور جہنمی ہیں اور یہ کہ ان مورتوں اور پتھروں میں ﴿فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴾ بیٹھا ہوا ہے اور کب انھوں نے اس معنی میں شرک کیا تھا کہ یہی ﴿خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ﴾ ہیں وہ بھی تو یہی کہتے تھے: ﴿ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ﴾، ﴿هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ اور ﴿مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾ ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھیں اس لیے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ تک پہنچا دیں۔"

اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے پتھر اور صورت کو تو کبھی کسی نے معبود و حاجت روا نہیں مانا بلکہ یہ بت اور صورتیں بھی تو کسی شخصیت یا ہستی کی ہوتی تھیں۔

﴿فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا﴾ (النساء 78:4)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسیلہ کیا ہے؟

قارئین کرام! بعض نادان برادران کو ان کے پیشواؤں نے اس غلط فہمی میں پھنسا رکھا ہے کہ تم بزرگوں کے آستانوں پر ان کے وسیلہ کے ذریعے مانگنے جاتے ہو نہ کہ انھیں پوجنے جاتے ہو حالانکہ اصل صورتحال اس کے برعکس ہے اس لیے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اس مسئلہ پر بھی مناسب روشنی ڈالی جائے۔

برادرانِ گرامی قدر:

ہم اس رسالہ میں مسئلہ وسیلہ کو قرآن و حدیث اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور حنفی بزرگان دین کے فرمودات کی روشنی میں وضاحت سے بیان کریں گے اور فیصلہ آپ پر چھوڑ دیں گے۔ امید ہے کہ آپ توفیقِ الٰہی سے صحیح نتیجہ تک پہنچ جائیں گے۔

﴿وَ مَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ اُنِيْبُ﴾[هود11:88]

بردرانِ محترم:

"ایک بہتی ہوئی بڑی نہر کے کنارے میں چھوٹا سا شگاف پڑ جائے تو اسے فوراً ہی مٹھی بھر مٹی سے بند کر دینا عین دانش مندی ہے۔ اگر اس موقع پر سستی یا لا ابالی پن کا مظاہرہ ہو جائے تو وہ شگاف چند گھنٹوں بعد بڑا اور گہرا ہو جائے گا اور نہر کے کنارے کو تیزی سے بہا لے جائے گا اور آن کی آن میں بستیاں غرق آب ہو جائیں گی۔"

اس مثال کی روشنی میں آپ بخوبی سمجھ جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ نے کمال مہربانی سے نہ صرف یہ کہ امت مسلمہ کو مہلک اعمال سے روکا بلکہ ان راستوں کو بھی بند کر دیا جو ہلاکت گاہوں کی طرف لے جاتے ہیں۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

[مَا تَرَكْتُ شَيْئًا يُقَرِّبُكُمْ اِلَى اللّٰهِ اِلَّا وَ قَدْ اَمَرْتُكُمْ بِهِ وَ مَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَرَکْتُ شَیْئًا یُبْعِدُکُمْ عَنِ اللّٰہِ وَ یُقَرِّبُکُمْ اِلَی النَّارِ اِلَّا وَ قَدْ نَھَیْتُکُمْ عَنْہُ]

''میں نے ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑی جو تمھیں اللہ کے قریب کرتی ہو مگر میں تمھیں بتا چلا ہوں اور کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جو تمھیں جہنم کے قریب کرتی ہو اور اللہ سے دور کرتی ہو مگر تمھیں اس سے روک چلا ہوں۔''

سید البشر حضرت رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا کہ (ثواب سمجھ کر اپنی طرف سے کوئی) نیا عمل دین اسلام میں داخل کرنا بدعت ہے اور بدعت ضلالت ہے اور ضلالت وگمراہی جہنم میں ہے۔

زیر بحث مسئلہ وسیلہ میں اللہ اور اس کے رسول اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد جس نے سب سے زیادہ دور اندیشی سے کام لیا ہے وہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور حنفی بزرگان دین ہیں۔ چنانچہ انھوں نے قرآن و سنت کی روشنی میں اسی وسیلے کو اپنانے کا حکم دیا ہے جس کا اللہ اور رسول ﷺ نے حکم دیا اور نہر میں شگاف والی مثال کی طرح اس وسیلے سے روک دیا جو لاشعوری طور پر مسلمانوں کو کفر وشرک کے گڑھے میں دھکیل دیتا ہے۔

وسیلہ کا لغوی معنی:

پہلے ہم وسیلہ کا لغوی معنی بیان کرتے ہیں کیونکہ اکثر مسلمان عوام عربی زبان کے وسیلہ کو پنجابی زبان والا وسیلہ سمجھ کر رئیس المشرکین ابو جہل والا شرک، لاشعوری طور پر کر بیٹھتے ہیں: [اَللّٰھُمَّ اَجِرْھُمْ مِنَ الشِّرْكِ] (آمین)

لباب التاویل میں ہے:

[اَلْوَسِیْلَةُ فَعِیْلَةٌ مِنْ وَسَلَ اِلَیْہِ اِذَا تَقَرَّبَ]

''وسیلہ فعیلہ کے وزن پر ہے وسل الیہ سے جب کوئی قرب حاصل کرے۔

قاموس اللغۃ میں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[وَسَّلَ اِلَی اللّٰهِ تَوْسِیْلًا ۔ عَمِلَ عَمَلًا تَقَرَّبَ بِهٖ اِلَیْهِ کَتَوَسَّلَ]
''اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے کوئی عمل کیا۔''
اس سے معلوم ہوگیا کہ وسیلہ کا معنی ''قرب'' ہے۔

وسیلہ کا شرعی مفہوم:

امام ابن کثیر رحمہ اللہ قرآن حکیم کی تفسیر میں ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ﴾ (المائدۃ 35:5) ''اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو'' کے تحت فرماتے ہیں:
صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وسیلہ کا معنی قرب ہے یعنی وہ عمل کرنا جو اللہ کے قریب کردے۔ اس کے بعد جمہور مفسرین قرآن مثلاً امام حسن بصری امام قتادہ، ابو وائل، عبد اللہ بن کثیر وغیرہ ہم جلیل القدر آئمہ تفسیر کے حوالے سے یہ بیان کیا ہے کہ ان سب کی تفسیر یہی ہے کہ: [تَقَرَّبُوا اِلَیْهِ بِطَاعَتِهٖ وَالْعَمَلِ بِمَا یُرْضِیْهِ] (ابن کثیر: ۵۲/۳۔۵۳) ''کہ اللہ کا قرب حاصل کرو اس کی اطاعت کر کے اور اس کو خوش کرنے والے عمل کر کے) ان حوالوں سے ثابت ہو گیا کہ مرغوب شئی تک پہنچنے کے لیے کوئی نیک عمل کرنے کو وسیلہ کہتے ہیں۔

بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض مدارس دینیہ کے فارغ التحصیل علماء باوجود علم وفضل کے پنجابی زبان والے وسیلے کی تائید میں مذکورہ بالا آیت پڑھتے ہیں۔ (اہل پنجاب کے ہاں وسیلہ بزرگوں کے آستانوں پر جا کر ان سے حصول منفعت اور دفع ضر کی درخواست کرنا ہے)

اگر سات آٹھ سال علم پڑھنے کے بعد بھی وسیلے کا وہی معنی کرتا تھا جو ہل چلانے والا اَن پڑھ دیہاتی یا سڑکوں پر بجری بکھیرنے والا جاہل مزدور کرتا ہے تو مدارس میں عمر ضائع کرنے کا کیا فائدہ۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ میں دعائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول کروں گا۔

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (المومن 60:40)

''اور کہا ہے تمہارے رب نے کہ مجھے پکارو میں قبول کروں گا۔''

اوران لوگوں کو عذاب کی دھمکی دی ہے جو اس کو پکارنے سے روگردانی کرتے ہیں۔

چنانچہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے دعا کی ترغیب کے ساتھ ساتھ وہ اعمال و وسائل بھی بتائے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور دعائیں یقینی طور پر قبول ہوتی ہیں اور ہمیں چاہیے کہ ہم وہ وسیلے اپنائیں جو اللہ اور اس کے رسول نے بتائے ہیں اور من گھڑت وسیلوں سے بچیں کیونکہ وہ بدعت سیئہ ہیں اور اللہ اور رسول نے ان سے روکا ہے۔

جائز اور مستحب وسیلے:

اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات کا وسیلہ۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ (الاعراف 180:7)

''اور اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں تم ان کے وسیلے سے اللہ کو پکارا کرو۔''

چنانچہ مسلمان کو چاہیے کہ دعا کے جلد قبولیت کے لیے اللہ کے اسماء حسنیٰ کے ذریعے دعا کرے۔

فرمان نبوی ﷺ ہے:

[اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَاللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ اَنْ تُعَافِيَنِيْ]

''اے اللہ! میں تجھ سے اس ذریعے سوال کرتا ہوں کہ تو رحمٰن اور رحیم اور لطیف وخبیر ہے کہ مجھے سلامتی نصیب فرما۔''

یا یوں کہیے:

[اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَرْحَمَنِی تَغْفِرَلِی]

''اے اللہ! میں تیری رحمت کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جو ہر چیز سے وسیع ہے کہ تو مجھ پر رحم فرما اور مجھے بخش دے۔''

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ نماز میں اس طرح دعا کر رہا تھا:

[اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْاَلُكَ یَا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ کُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ]

''اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اکیلے اور یکتا اور بے نیاز اللہ جو نہ جنا گیا اور نہ اس نے کسی کو جنا نہ کوئی اس کا شریک ہے کہ تو میرے گناہ بخش دے۔تو بخشنے والا مہربان ہے۔''

ایک آدمی کو آنحضرت ﷺ نے ان الفاظ میں دعا مانگتے سنا:

[اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ]

''اے اللہ میں تجھ سے اس وسیلے سے دعا مانگتا ہوں کہ سب تعریفیں تیرے اللہ کے لیے ہیں اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اے شفقت ومحبت کرنے والے اے احسان کرنے والے اے زمین وآسمان پیدا کرنے والے اے جلالت اور بزرگی والے اے ہمیشہ زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والے میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔''

حضرت سرور عالم رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے پوچھا کہ اس نے کس وسیلہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا کی ہے۔ صحابہ نے کہا اللہ و رسول اعلم تو رسول اکرم ﷺ نے قسم اٹھا کر فرمایا کہ اس نے اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا کی ہے۔ جس کے ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے۔

اسی طرح وہ انصاری جسے خوفناک پیشہ ور قاتل ڈاکو نے جنگل میں گھیر لیا اور وہ ہر صورت میں اسے قتل کر کے اس کا مال اور خچر لینا چاہتا تھا تو انصاری نے اس طرح دعا کی:

[يَا وَدُوْدُ يَا ذَالْعَرْشِ الْمَجِيْدُ يَا فَعَّالُ لِمَا يُرِيْدُ اَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ الَّتِيْ لَا تُرَامُ وَ بِمُلْكِكَ الَّذِيْ لَا يُضَامُ وَ بِنُوْرِ الَّذِيْ مَلَأَ اَرْكَانَ عَرْشِكَ اَنْ تَكْفِيَنِيْ شَرَّ هٰذَا اللِّصِ يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِيْ] (اصابة، ص: ٨٢، بحواله حيات الصحابة)

"اے محبت کرنے والے بزرگ عرش والے، اے جو چاہے سو کرنے والے میں تیری ہمیشہ رہنے والی عزت اور بادشاہی کے وسیلے سے اور تیرے عرش کے ارکان کو بھرنے والے نور کے وسیلے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس چور (اس ڈاکو) سے بچا۔ اے فریاد رس میری مدد فرما۔"

تو اس نے دیکھا کہ سفید کپڑوں میں ملبوس کوئی گھڑ سوار آیا اس نے ڈاکو کو سینے میں نیزہ مار کر ہلاک کر دیا۔

الغرض بزرگان دین کی دعاؤں کی قبولیت کا راز یہ تھا کہ وہ حلال کمانے کے ساتھ ساتھ اسماء حسنیٰ کے وسیلہ سے دعا کرتے تھے۔ اگر آپ ایسی بے شمار دعائیں دیکھنا چاہیں تو الورد، المصفی، المختار من کلام اللہ و کلام سید الابرار اور کتاب الاذکار نووی دیکھیں لیکن ایک دعا جسے میں درج کیے بغیر نہیں رہ سکتا وہ یہ ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا: "جب کسی آدمی کو غم و اندوہ لاحق ہو تو وہ یہ دعا پڑھے:

[اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَ بِهِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَ نُوْرَ صَدْرِيْ وَ جَلَاءَ حُزْنِيْ وَ ذِهَابَ غَمِّيْ

](مسند احمد ۔ ابن حبان بسند صحیح)

تو اللہ اس آدمی کے غم واندوہ دور کر کے خوشی وفرحت اور سرور نصیب کرے گا۔

ترجمہ: ''اے میرے اللہ میں تیرا بندہ تیرے بندے کا بیٹا، تیری بندی کا بیٹا، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا حکم مجھ پر جاری وساری ہے، میرے متعلق تیرا فیصلہ عدل وانصاف پر مبنی ہے۔ میں تجھ سے تیرے سب اسماء حسنٰی کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جو تو نے اپنی ذات کے رکھے، یا کسی کتاب میں نازل کیے، یا کسی مخلوق کو سکھائے یا اپنے پاس ہی رکھنے پسند کیے، تو قرآن کو میرے دل کی بہار اور سینے کا نور بنا دے اور اسے میرے غم واندوہ کا مداوا بنا دے۔''

ان آیات اور احادیث سے معلوم ہوا کہ اللہ اپنے اسمائے حسنٰی اور صفاتِ جمیلہ کے وسیلے کو پسند کرتا ہے اسی لیے آنحضرت ﷺ نے ہمیں نیک اعمال کا وسیلہ اختیار کرنے کا حکم دیا۔

نیک اعمال کا وسیلہ:

اس طرح کا وسیلہ بھی جائز اور مشروع ہے کہ بندہ یوں کہے:

اے اللہ میں اس وجہ یا وسیلے سے کہ تجھ پر ایمان رکھتا ہوں یا تیرے پیغمبر حضرت محمد ﷺ سے محبت رکھتا ہوں اور اس کا تابعدار ہوں تو میرے گناہ معاف کردے یا مجھے معاف کردے یا میری حاجت پوری کردے یا میری مشکل حل کردے۔ اس قسم کے وسیلے کو اللہ نے پسند فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن میں ہے کہ میرے بندے یوں کہتے ہیں:

﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ﴾

(آل عمرٰن:3:53)

"اے ہمارے رب ہم تیری نازل کردہ کتاب پر ایمان لائے اور تیرے رسول ﷺ کی تابعداری کی۔ اس وسیلے سے ہمیں گواہوں کے ساتھ لکھ دے۔"

اس جیسی دیگر آیات قرآنی دعائیں نامی کتاب میں دیکھیں جن میں ایمان کو وسیلہ بنایا گیا ہے کیونکہ ایمان بھی نیک عمل ہے۔ جب حضرت ابراہیم علی نبینا و علَیہِ السلام اپنی بیوی سارہ کو لے کر سرزمین مصر سے گزر رہے تھے تو شاہ مصر نے بُری نیت سے حضرت سارہ کو اپنے محل میں داخل کر لیا اور برائی کے ارادے سے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا تو آپ نیان الفاظ کو اپنی عزت کی حفاظت کا وسیلہ بنایا:

[اَللّٰهُمَّ اِنِّی آمَنْتُ بِكَ وَ بِنَبِیِّكَ (يَعْنِی اِبْرَاهِيْم) وَ اَحْصَنْتُ فَرْجِیْ اِلَّا عَلٰی زَوْجِیْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَیَّ الْكَافِر]

"اے اللہ میں تیری ذات پر اور تیرے نبی (ابراہیم) پر ایمان لائی اور میں نے آج تک اپنے شوہر کے علاوہ ہر فرد بشر سے اپنی عزت کو بچا کر رکھا ہے۔ لہٰذا اس کافر کو میرے اوپر مسلط نہ ہونے دے۔"

چنانچہ تین مرتبہ اس کافر نے برائی کے لیے ہاتھ بڑھایا اور آپ علیہا السلام نے تین مرتبہ یہی دعا پڑھی تو اللہ نے کافر کو پکڑ لیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عزت محفوظ رہی۔ دیکھئے یہاں حضرت سارہ نے حضرت ابراہیم کی ذات کا وسیلہ نہیں پکڑا بلکہ اپنے ایمان باللہ اور ایمان بالرسول اور اپنی عصمت کو بچا کر رکھنے والے نیک عمل کا وسیلہ پکڑا ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم سے پہلے تین آدمی پہاڑوں میں سفر کر رہے تھے کہ بارش سے بچنے کے لیے غار میں داخل ہو گئے اچا نک اس غار کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھانے پر بڑا وزنی پتھر آ گیا۔ اس طرح وہ گویا زندہ ہی قبر میں دفن ہو گئے۔ اس غار سے نکلنے کی کوئی امید نہ رہی۔ لاچار ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ پتھر اتنا گراں اور بھاری آ پڑا ہے کہ ہم سے ہرگز ہٹایا نہیں جا سکتا۔ اب سوائے اللہ کی ذات کے اور کوئی ہمیں یہاں سے زندہ وسلامت نہیں نکال سکتا لہٰذا اپنے صالح اعمال یاد کرو اور انھیں اللہ کے ہاں وسیلہ بناؤ شاید کہ اللہ ہمیں نجات دے دے۔

ایک کہنے لگا:

اے اللہ میں بکریاں چرایا کرتا تھا اور ہر شام کو میں واپس آ کر اس وقت تک اپنے بال بچوں کو دودھ نہیں پلاتا تھا جب تک میں اپنے بوڑھے ماں باپ کو دودھ نہ پلا لیتا تھا۔ ایک روز میں بکریاں دور لے گیا۔ عشاء کے بعد گھر واپس آیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ بوڑھے ماں باپ سو گئے ہیں اور میرے بچے بھوکے میرا انتظار کر رہے ہیں۔ میں نے دودھ دوہا اور پیالہ بھر کر والدین کے سرہانے کھڑا ہو گیا۔ میرے بچے میرے قدموں میں رو رہے تھے لیکن میں نے انھیں اس وقت تک دودھ نہ پلایا جب تک میرے بوڑھے والدین خود نہ بیدار ہوئے اور دوبارہ دودھ پی کر سو نہ گئے۔ اے اللہ اگر تو سمجھتا ہے کہ میں نے یہ عمل خالص تیری رضا کے لیے کیا ہے تو ہم سے پتھر ہٹا دے۔ چنانچہ پتھر تھوڑا سا سرک گیا لیکن وہ نکل نہ سکتے تھے۔

دوسرے نے کہا:

اے اللہ! میں اپنے چچا کی لڑکی کو دنیا و مافیہا سے زیادہ چاہتا تھا لیکن وہ کسی طرح بھی میرے دام فریب میں نہ پھنستی تھی۔ ایک سال اسے بے پناہ غربت نے گھیر لیا وہ مجبور ہو کر میرے پاس آئی تو میں نے دیناروں کے عوض اسے زنا پر آمادہ کر لیا۔ لیکن جب اس جگہ بیٹھ گیا جہاں آدمی اپنی بیوی کی مخصوص جگہ پر بیٹھتا ہے تو وہ لرز گئی اور کانپتی ہوئی بولی:

اللہ کے بندے ڈر اور بغیر حق کے مہر نہ کھول۔ اے اللہ میں تیرے خوف سے ڈر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا اور گناہ سے باز آیا اور سارے دینار اسے بخش دیے۔ اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے یہ گناہ تیرے خوف سے چھوڑا تھا۔ اے اللہ اس نیک عمل کے ذریعے اس پتھر کو ہٹا دے۔

پتھر تھوڑا سا اور سرک گیا اور باہر کا جہاں نظر آنے لگا لیکن وہ ابھی تک نہ سکتے تھے۔

تیسرے نے کہا:

اے اللہ! میرے ہاں کسی مزدور نے کام کیا۔ میں نے مزدوری دی لیکن اس نے کم سمجھ کر نہ لی اور ناراض ہو کر چلا گیا۔ لیکن میں نے اس کی اس کی مزدوری کو اپنی تجارت میں شامل کر لیا۔ اس طرح وہ مال بڑھتا بڑھتا بہت زیادہ ہو گیا۔ کئی سال بعد اس مزدور کو کسی مجبوری نے گھیر لیا تو وہ میرے پاس آیا اور مزدوری مانگنے لگا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! یہ سب اونٹ گائیں اور بھیڑ بکریاں جو جنگل میں چر رہی ہیں تیری ہیں۔ وہ غریب آدمی کہنے لگا: ''اللہ کے بندے مجھ غریب کو مذاق نہ کرو۔'' میں نے اسے کہا: کہ اے اللہ کے بندے، خدا کی قسم! یہ مذاق نہیں ہے بلکہ یہ تیرا ہی مال ہے جو میں نے تجارت کر کے بڑھایا ہے۔

چنانچہ اس نے سارے کے سارے جانور ہانک لیے اور مجھے کچھ نہ دیا۔

اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ خالص عمل تیرے لیا کیا ہے تو پتھر کو ہٹا دے۔

چنانچہ پتھر ہٹ گیا اور صحیح سلامت باہر نکل آئے۔ (صحیح البخاری و مسلم)

اس صحیح روایت سے معلوم ہو گیا کہ نیک اعمال کا وسیلہ بھی جائز ہے اور اللہ اور رسول ﷺ نے اسے پسند کیا ہے۔

وسیلہ کی تیسری قسم:

نیک آدمی سے دعا کرانا اور یہ اس طرح کہ زندہ اور موجود آدمی سے دعا کرانا، یہ صورت بھی جائز اور مشروع ہے۔ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، عمرہ ادا کرنے کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رخصت ہونے لگے تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

[لَا تَنْسَنَا يَا أَخِي فِيْ دُعَائِكَ] (ابوداؤد، ترمذی)

''اے میرے بھائی مجھے اپنی دعا میں نہ بھلانا۔''

ایک دفعہ رسولِ اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک وفد آیا اور خشک سالی کی شکایت کی اور بعد میں دعا کی درخواست کی۔ آپ نے رمایا:

''اے اللہ! انھیں بارش عطا فرما۔''

رئیس وفد کہنے لگا: ''یا رسول اللہ!''

'' اے اللہ کے رسول ﷺ! اپنے ہاتھ بھی اٹھایئے کیونکہ یہ بہترین اور اعلیٰ طریقہ ہے۔ آپ مسکرائے اور ہاتھ اٹھا کر دعا دی۔ چنانچہ انھیں واپس جا کر خبر ملی کہ ٹھیک اس وقت یہاں بارش ہوگئی تھی۔ (زادالمعاد)

سبحان اللہ......!!

بخاری شریف میں ہے کہ آپ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی نے درخواست کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! مویشی ہلاک ہو گئے راستے خشک ہو گئے۔ اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ ہمیں بارش عطا فرمائے۔ آپ نے ہاتھ اٹھائے اور ان الفاظ سے دعا کی:

[اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا]

''اے اللہ ہمیں بارش عطا فرما۔'' تین مرتبہ فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم آسمان پر بادل کا ٹکڑا بھی نہ دیکھتے تھے کہ اچانک کوہ سلع کے پیچھے سے چھتری کی طرح بادل نمودار ہوا۔ آن کی آن میں ہم پر بلند ہوا اور پھیل گیا اور بارش شروع ہوگئی اور اتنی بارش ہوئی کہ سورج ہفتہ بھر نظر نہ آیا۔ اگلے جمعہ پھر اعرابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: ''اے اللہ کے رسول! مال ہلاک ہو گئے۔ راستے بند ہو گئے۔ اللہ سے دعا کریں کہ بارش بند کر دے تو آپ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ اٹھا کر دعا کی:

[اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَ لَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَ بُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَ مَنَابِتِ الشَّجَرَةِ] (بخاری، ص:۱۳۸)

''اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا اور ہم پر بارش نہ کر۔ اے اللہ زمین کی تہوں پر پہاڑوں کے درمیان وادیوں، درختوں، اگانے والی جگہوں پر برسا۔ چنانچہ فوراً بادل چھٹ گیا اور ہم دھوپ میں چل کر واپس آئے۔''

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے دور میں جب بھی قحط (خشک سالی) پڑتا۔ آپ حضرت عباس بن عبد المطلب سے دعا کرواتے اور حضرت عباس کو منبر پر ساتھ لے جاتے اور کہتے:

[اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَتُسْقِيْنَا وَ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِيْنَا] (بخاری، ص:۳۹)

''اے اللہ! ہم بارش طلب کرنے کے لیے تیرے نبی کے ذریعے تیری طرف وسیلہ پکڑتے تھے تو، تُو ہمیں بارش عطا کرتا تھا اور اب بھی تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے ذریعے تیری طرف وسیلہ پکڑتے ہیں تو ہمیں بارش عطا فرما۔''

وسیلہ پکڑنے کی صورت کیا تھی اس کا جواب حدیث سے سنیے، فتح الباری (۳۹۹/۲) میں ہے:

[كَانُوْا اِذَا قُحِطُوا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ اِسْتَسْقَوْا بِهٖ فَيَسْتَقِيْ لَهُمْ فَيُسْقَوْنَ فَلَمَّا كَانَ فِيْ اِمَارَةِ عُمَرَ] (الحدیث)

''وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بوقت خشک سالی اور قحط، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کراتے، پس آپ ان کے لیے دعا کرتے تو ان پر بارش ہو جاتی۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں قحط آتا (ہوتا) تو آپ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا کراتے۔ چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان الفاظ میں دعا کرتے۔

[اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ یَنزِلُ بَلَاءٌ اِلَّا بِذَنْبٍ وَ لَمْ یُکْشَفْ اِلَّا بِتَوْبَۃٍ وَ قَدْ تَوَجَّہَ الْقَوْمُ بِیْ اِلَیْکَ لِمَکَانِیْ مِنْ نَبِیِّکَ وَ ھٰذِہٖ اَیْدِیْنَا اِلَیْکَ بِالذُّنُوْبِ وَ نَوَاصِیْنَا بِالتَّوْبَۃِ فَاسْقِنَا الْغَیْثَ]

''اے اللہ کوئی آفت نازل نہیں ہوتی مگر گناہوں کی وجہ سے اور نہیں دور ہوتی مگر توبہ کے ساتھ۔ یہ لوگ مجھے تیرے سامنے (توبہ واستغفار کے لیے) لائے ہیں۔ کیونکہ میں تیرے نبی کا قرابت دار ہوں۔ یہ ہمارے گنہگار ہاتھ تیری طرف بلند ہیں اور ہماری پیشانیاں تیری طرف اٹھی ہوئی ہیں۔ اے اللہ ! ہمیں بارش عطا فرما۔ چنانچہ پہاڑوں کی طرف بادل اٹھے۔ زمین پر بارش کی وجہ سے ہریالی ہوئی اور لوگ خوش ہو گئے۔''

اسی طرح خلیفۃ المسلمین اور رسول اللہ ﷺ کے برادر نسبتی کاتب وحی الٰہی حضرت معاویہ بھی حضرت یزید بن اسود جرشی مستجاب الدعوات تابعی سے دعا کرواتے اور لوگ بھی ان کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے تو فوراً بارش ہو جاتی۔ ابن عساکر (۵۱/۸:) از سلیم بن عامر خبائری ان حوالہ جات سے درج ذیل مسائل معلوم ہوئے۔

اگر فوت شدہ پیغمبروں اور بزرگوں کا وسیلہ جائز ہوتا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کبھی حضرت عباس کی دعا کو وسیلہ نہ بناتے۔ کیونکہ رسول کریم ﷺ اور زندگی کے بعد بھی حضرت عباس تو کجا سب پیغمبروں اور ولیوں سے افضل ہیں اور خدا کے مقرب رسول ہیں۔ اس لیے کسی شخص کے وصال کے بعد اس کا وسیلہ جائز نہیں۔ اس لیے تو تمام صحابہ اور انصار ومہاجرین اصحاب بیت رضوان آپ کے روضہ اطہر کو چھوڑ کر حضرت عباس سے دعا کرانے جاتے تھے۔ اگر کسی برگزیدہ ہستی ذات کا وسیلہ جائز ہوتا تو صحابہ کرام اپنے گھروں، دکانوں، کھیتوں میں یا جہاں کہیں بھی ہوتے، وہیں کہتے۔

''اے اللہ ہمیں رسول اللہ یا حضرت عباس یا حضرت یزید بن اسود کے وسیلے سے بارش عطا کر۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن معلوم ہے کہ انھوں نے ہرگز ایسا نہ کیا بلکہ پاس جا کر ان سے دعا کرائی ہے جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں۔

کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اور خصوصاً اولوالعزم پیغمبروں اور حضرت ایوب، حضرت یوسف، حضرت یعقوب وغیرہ کو خطرناک بیماریوں اور مصیبتوں نے گھیرا ہے۔ انھوں نے کبھی اپنے سے پہلے گزرنے والے پیغمبروں کا وسیلہ نہیں پکڑا۔ اگر یہ جائز ہوتا تو کم از کم ہمارے نبی ﷺ اپنی امت کی تعلیم کی خاطر کبھی تو حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن یا حضرت اسماعیل یا دیگر انبیاء کی قبروں پر جا کر وسیلہ پکڑتے۔ لیکن معلوم ہے کہ انھوں نے ایسا کبھی نہیں کیا۔ قرآن مجید اور صحیح احادیث اٹھا کر دیکھو، بھلا کسی پیغمبر نے سوائے اسمائے الٰہی اور اعمال صالح یا زندہ آدمی سے دعا کرانے کے کوئی وسیلہ پکڑا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسیلہ کے متعلق حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور حنفی بزرگانِ دین کا موقف

وسیلہ بالذات کے متعلق حضرت امام ابوحنیفہ اور حنفی بزرگانِ دین کا موقف بڑی دور اندیشی اور حکمت پر مبنی ہے۔ گرد و پیش میں روز افزوں آستانوں کی کثرت اور وہاں ہونے والے شرک اکبر کی ابتداء غالباً اسی چھوٹے سے شگاف سے ہوئی۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ ''تبعید الشیطان'' میں فرماتے ہیں کہ عام آدمی پہلے تو بزرگانِ دین کے وسیلے سے اللہ سے فریاد کرتا ہے پھر اگلی سٹیج یہ ہوتی ہے کہ وہ ان سے فریاد کرتا ہے کہ میرے لیے اللہ سے دعا کرو۔ پھر اگلی سٹیج پر یہ ہوتا ہے کہ یہ سمجھ کر کہ اللہ نے خزانے اس کے سپرد کر رکھے ہیں وہ ان سے فریادیں کر کے ان کے نام نذرانے دے کر اسی شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے جس میں ابوجہل اور دیگر مشرکین مکہ گرفتار تھے۔

سنیے:

حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن فرماتے ہیں:

[يُكْرَهُ اَنْ يَّقُوْلَ الرَّجُلُ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ فُلَانٍ اَوْ بِحَقِّ اَنْبِيَائِكَ رُسُلِكَ وَ بِحَقِّ بَيْتِ الْحَرَامِ وَالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ اِذْ لَيْسَ لِاَحَدٍ عَلَى اللّٰهِ حَقٌّ] (شرح فقه اکبر، ص: ٦١)

۱۔ کسی آدمی کا اس طرح مانگنا مکروہ ہے اے اللہ میں تجھ سے فلاں کے وسیلے سے یا نبیوں اور رسولوں کے وسیلے سے اور بیت اللہ یا مشعر الحرام کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں۔ کیونکہ مخلوق کا خالق پر کوئی حق نہیں۔ (حق کی تشریح آگے آ رہی ہے)

۲۔ فقہ حنفی کی چوٹی کی کتاب ''ہدایہ شریف'' ہے اور حنفی علماء کرام نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کے متعلق کہا ہے: [اَلْهِدَايَةُ كالقرآن] کہ ہدایہ قرآن کی طرح ہے یعنی جس طرح قرآن نے پہلی آسمانی کتابیں منسوخ کر دیں اسی طرح ہدایہ نے فقہ کی پہلی کتابیں منسوخ کر دیں۔

صاحب ہدایہ فرماتے ہیں:

[وَ يُكْرَهُ اَنْ يَّقُولَ فِيْ دُعَاءِ بِحَقِّ فُلَانٍ وَ بِحَقِّ اَنْبِيَائِكَ وَ رُسُلِكَ اِذْ لَاحَقَّ لِلْمَخْلُوْقِ عَلَى الْخَالِقِ] (هداية الخيرين:٤٧٣)

''اور کسی آدمی کا اپنی دعا میں یہ کہنا مکروہ ہے کہ فلاں کے وسیلے سے یا نبیوں اور رسولوں کے وسیلے سے یہ سوال کرتا ہوں کیونکہ مخلوق کا خالق پر کوئی حق نہیں۔''

۳۔ فقہ حنفی کے مبسوط کتاب ''البحر الرائق شرح کنز الدقائق'' میں امام بن نجیم حنفی فرماتے ہیں:

[لَا يَجُوْزُ اَنْ يَقُوْلَ بِحَقِّ فُلَانٍ وَ كَذَا بِحَقِّ اَنْبِيَائِكَ وَ اَوْلِيَائِكَ وَ رُسُلِكَ وَالْبَيْتِ الْحَرَامِ وَالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ لِاَنَّهُ لَا حَقَّ لِلْمَخْلُوْقِ عَلَى الْخَالِقِ وَ اِنَّمَا يَخُصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ غَيْرِ وُجُوْبِ عَلَيْهِ] (البحر الرائق :٨/ ٢٠)

''اس طرح کہنا جائز نہیں کہ میں فلاں کے وسیلے سے اس طرح تیرے رسول اور تیرے ولیوں اور رسولوں بیت اللہ اور مشعر الحرام کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں کیونکہ مخلوق کا خالق پر کوئی احسان حق نہیں۔ وہ اپنی رحمت سے جس کو چاہے (ولایت یا رسالت) کے لیے خاص کر دے۔

۴۔ فتاویٰ عالمگیری میں جسے پانچ صد (۵۰۰) حنفی علماء کرام کے بورڈ نے مرتب کیا تھا، لکھا ہے:

[وَ يَكْرَهُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ دُعَاءِهِ بِحَقِّ فُلَانٍ وَ كَذَا بِحَقِّ اَنْبِيَائِكَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَوْ بِحَقِّ رُسُلِكَ] (الخ:۳۸)

''اس طرح دعا مانگنا مکروہ ہے کہ میں فلاں کے وسیلے اور اسی طرح تیرے نبیوں اور تیرے ولیوں یا رسولوں کے وسیلے سے مانگتا ہوں۔''

۵۔ الدرالمختار (۲/۶۳۰) فقہ حنفی کی چوٹی کی کتاب میں ہے:

وَ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّدْعُوَ اللّٰهَ اِلَّا بِهٖ وَالدُّعَاءُ الْمَاذُوْنُ فِیْهِ الْمَامُوْرُ بِهٖ مِنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا

اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اللہ کو اس کے (اسماء وصفات کے سوا) کسی کی ذات کو پکڑ کر پکارے۔ جس چیز کا اذن ہے اور اس کا حکم ہے وہ اللہ کے اس قول سے مستفید ہے کہ اللہ نے فرمایا ہے اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں تم ان کے وسیلے سے اللہ کو پکارو۔''

مزید تحقیق کے لیے امام زبیدی کی شرح احیاء العلوم (۲/۲۵۸) اور امام ابوالحسین قدوری حنفی کی شرح کرخی اٹھا کر دیکھ لو۔

فقہ حنفی کی مایہ ناز کتاب میں حنفی بزرگوں کا ارشاد سنیے:

[وَاعْلَمْ اَنَّ النَّذْرَ الَّذِیْ یَقَعُ لِلْاَمْوَاتِ مِنْ اَکْثَرِ الْعَوَامِ وَ مَا یُؤْخَذُ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالشَّمْعِ وَالزَّیْتِ وَ نَحْوِهَا اِلٰی ضَرَائِحِ الْاَوْلِیَاءِ الْکِرَامِ تَقَرُّبًا فَهُوَ بَاطِلٌ وَ حَرَامٌ بِالْاِجْمَاعِ] (ص:۱۳۱)

''جان لو کہ عوام کی وہ نذریں اور نیازیں جو فوت شدگان بزرگوں کے نام پر دیتے ہیں اور وہ درہم اور شمع اور تیل اور اسی طرح کے دیگر نذرانے جو وہ اولیاء کرام کے آستانوں پر دیتے ہیں وہ بالاتفاق باطل اور حرام ہیں۔''

اس فرمان (عبارت) کی شرح میں علامہ ابن عابدین حنفی فرماتے ہیں کہ ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باطل اور حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ:

۱۔ وہ نذرانے مخلوق کی نظریں ہیں اور مخلوق کے نام پر نذر جائز نہیں کیونکہ نذر عبادت ہے اور عبادت صرف اللہ کے لیے ہے، مخلوق کے لیے نہیں۔

۲۔ جس کو نذر دی وہ فوت شدہ ہے جو مالک نہیں ہوتا۔

۳۔ نذر دینے والوں نے یہ سمجھ کر دی ہے کہ یہ بزرگ نفع ونقصان کا اختیار رکھتے ہیں اور یہ اعتقاد کفر ہے۔ (درالمختار:۱۳۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشادات محبوبِ سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ

اس گرانقدر تحریر سے ہمارا مقصد، ان لوگوں کے سامنے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے عقائد اور ان کی اصل تعلیمات پیش کرنا ہے جو انھیں زبانی کلامی مقتدی و پیشوا مانتے ہیں اور ہر چاند کی گیارہ تاریخ کو ان کے نام پر غیر اللہ کی نیاز کھاتے ہیں لیکن ان کے عقائد اور تعلیمات سے غافل رہ کر جہالت کے اندھے کنویں میں ڈوبتے جارہے ہیں نیز یہ بتانا بھی مقصود ہے کہ جس طرح مشرکین مکہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عقیدہ توحید کے مخالف ہوتے ہوئے حنفی کہلانا فائدہ نہ پہنچا سکا اس طرح ان کے نام نہاد عقیدت مندوں کو قادری کہلانا بھی کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکے گا کیونکہ نام نہاد قادری صاحبان ایک تو ان کے عقائد کے زبردست دشمن ہیں دوسرا یہ کہ ان کے ہم عقیدہ اور ہم طریقہ اہل حدیث مسلمانوں سے عداوت میں عدو مبین سے بھی بڑھ جاتے ہیں حالانکہ ان کی طرف نسبت کرنے کا سب سے زیادہ حق اگر کسی کو پہنچتا ہے تو ان لوگوں کو پہنچتا ہے جو ان کی طرح نماز پڑھتے اور ان کا سا عقیدہ رکھتے ہیں۔ قرآن مجید میں یہودیوں اور نصرانیوں کے فخر و ناز کو جو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پر کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے اس ارشاد مبارک سے رد کردیا اور نبی مکرم اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان کا اصل حقدار قرار دیا۔

﴿إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرٰهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَ هٰذَا النَّبِيُّ وَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ اللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (ال عمران3:68)

اس طرح حضرت شیخ رحمہ اللہ کے اصل حقدار بھی اہل توحید مسلمان ہی ہیں ان کی کتاب و سنت کے موافق تعلیم کے برخلاف عقیدہ رکھنے والے ہرگز نہیں۔ وباللہ التوفیق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صوبہ کنہڑ افغانستان کے امیر اور جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنہ کے سربراہ امیر سمیع اللہ خان کے پرسنل سیکرٹری نے گزشتہ سال مرکز الدعوۃ کے اجتماع میں اپنے خطاب کے دوران ایک دلچسپ لطیفہ سنایا کہ:

ایک ایک محفل نعت بپا تھی اور مدعیانِ عشق رسول بڑے والہانہ انداز میں نعتیں گا رہے تھے۔ اتفاق سے ایک پٹھان کا ادھر سے گزر ہوا تو۔ وہ بھی ہجوم دیکھ کر وہاں بیٹھ گیا۔ لمحے بعد ایک نعت خوان نے ایک نعت پڑھی جس کا مفہوم اردو میں یوں تھا کہ اٹھ اور بستر باندھ تاکہ ہم مدینہ شریف کی زیارت کر آئیں۔ چنانچہ وہ اٹھا اور اپنا بستر باندھ کر مسجد میں لے آیا تاکہ محفل کے اختتام پر نعت خواہ اور اس کے ساتھیوں کے ہمراہ مدینہ شریف کو روانہ ہو جائے۔ جب محفل نعت ختم ہوئی تو مدعیان عشق سونے کے لیے اپنے اپنے گھر کی طرف چل پڑے۔ یہ انھیں حیرانگی کے عالم میں دیکھتا رہا۔ جب نعت خواہ مسجد سے نکلنے لگے تو اس نے ان کا بازو پکڑ کر روک لیا اور پوچھا۔ آپ مدینہ شریف جانے کا پروگرام بنا رہے تھے۔ آپ کے کہنے پر میں بستر باندھ کر آ گیا ہوں۔ لیکن آپ گھر جا رہے ہیں؟ اس نے جواب دیا وہ تو ہم محض نعت ہی پڑھ رہے تھے۔ مدینہ شریف جانے کا پروگرام تو کسی کا بھی نہیں۔ اس نے کہا واللہ میں تو آپ کی سن کر یہ یقین کیے بیٹھا تھا کہ آپ محفل ختم ہوتے ہی عشق رسول کی پیاس بجھانے کے لیے مدینہ شریف کی طرف چل پڑیں گے۔ لیکن آپ نے ہمیں بہت مایوس کیا بلکہ دھوکا دیا۔

واقعہ یہ ہے کہ ہمارے علماء اور نعت خواں جس طرح اپنے واعظوں اور شعروں میں حضرت رسالتمآب اور اولیاء کرام سے محبت وعقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ عملاً اتنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی ان کی سیرت اور ان کے فرامین سے متنفر ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ہمارے اکثر نعت خوان حضرات کو شکل محمدی سے نفرت ہے۔ اس لیے ان کے چہرے اور ان کی عادات ان کے عشق کے ڈھول کا پول کھول دیتی ہیں۔

اگر کسی نعت خواں کو نعت خوانی کے بعد اچھا کھانا اور نعت کی فیس نہ ملے تو وہ محفل کے منتظم کو اتنی گندی گالیاں دیتے ہیں کہ الامان والحفیظ۔

راقم الحروف ریل گاڑی میں ایک نعت خواں گداگر کی آواز سے محظوظ ہو رہا تھا کہ سامنے کھڑے ہوئے مسافر نے بتایا کہ نعت خواں عیسائی ہے۔ میں نے پوچھا تو پھر یہ آنحضرت کی شان میں نعتیں کیوں پڑھتا ہے جب کہ مذہبی اعتبار سے آپ کا منکر ہے۔ تو اس نے بتایا کہ اسے نعتوں سے پیسے ملتے ہیں۔ اگر پیسے نہ ملیں تو یہ کبھی نہ پڑھے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمارے اکثر وعظ پیشہ مولوی اور نعت خواں (الا ما شاء اللہ) شکم پرستی اور پیسہ بٹورنے کی حد تک آنحضرت اور اولیاء کرام کی محبت کا پرچار کرتے ہیں۔ جب کہ محفلیں سجانے والے سادہ لوح مسلمان ان کی نسبت محبت میں مخلص ہیں۔ اگر انھیں انبیاء کرام اور اولیائے عظام کے فرمودات سنائے جائیں تو وہ انھیں اپنانے میں دیر نہیں کریں گے۔ کیونکہ وہ محبت میں مخلص ہیں لیکن ہمارے پیشہ ور مولوی انھیں جان بوجھ کر ان کی اصل تعلیمات سے غافل رکھتے ہیں تا کہ اپنا ذریعہ روزگار جاری رکھ سکیں۔ حالانکہ انبیاء و اولیاء کرام کی سیرت پر چلنا اور ان کے ارشادات پر عمل کرنا اصل محبت ہے۔ پیران پیر سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[اَصْلُ مُحَبَّةِ النَّبِيِّ اِتِّبَاعُهُ قَوْلًا وَ عَمَلًا] (فتوح الغیب)

حضرت عبد الرحمن بن قراد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرور عالم حضرت رسول مقبول رضی اللہ عنہ ایک دن وضو فرما رہے تھے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے بدن مبارک سے لگنے والے قطرات کو اپنے چہروں پر مل رہے تھے اور نیچے نہیں گرنے دیتے تھے آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے یہ منظر دیکھ کر پوچھا:

اے میرے صحابہ تمھیں ایسا کرنے پر کس نے مجبور کیا ہے؟

تو انھوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کے پیارے رسول کی محبت نے؟

تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص چاہتا ہے کہ وہ ٹھیک ٹھیک طور پر اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرے تو اسے چاہیے کہ:

۱۔ جب بات کرے تو سچی کرے۔

۲۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اسے پورا پورا ادا کرے۔ یعنی اس میں خیانت نہ کرے۔

۳۔ اپنے پڑوس میں رہنے والوں سے اچھا سلوک کرے۔ (رواہ الامام بیہقی)

تو جو کوئی عالم یا نعت خوان منبر پر جھوٹی اور بے سند باتیں بیان کرے اور ان کی نسبت انبیاء و اولیاء کی طرف کرے یا زکوٰۃ فنڈ ہڑپ کر جائے۔ اور ہمسایوں کو تنگ کرے۔ سمجھ لو کہ وہ دین باز ڈاکو ہے۔ جس کے خلاف پرچہ تو نہیں ہو سکتا لیکن وہ چوروں اور لٹیروں سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ جو اولیائے کرام کے نام پر پیسہ بھی مانگتا ہے اور لوگوں کو ان کے راستے پر چلنے بھی نہیں دیتا۔

میں اس موقع پر قارئین کرام کو محبوب سبحانی سیدنا پیر عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کی تصنیف لطیف فتح الربانی مترجم کے مطالعہ کی دعوت دوں گا۔ تا کہ معزز قارئین کو پتہ چل سکے کہ پیر صاحب اور ان جیسے دیگر اولیاء کو مرتبہ محبوبیت کیونکر حاصل ہوا۔ راقم الحروف نے آج سے چند سال قبل ایک عربی کتاب میں پیر صاحب کا بصیر افروز فرمان پڑھا۔ جو فتح الربانی کے حوالے سے درج کیا گیا تھا تو اس کو حاصل کرنے کا شوق بڑھ گیا۔

تیئن پتہ چلا کہ

پاکستان میں اصل عربی نسخہ نہیں ملتا بلکہ یہ مصر میں چھپا ہے اور وہیں سے مل سکتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے چنانچہ راقم الحروف اس کی تلاش میں پانچ چھ سال سرگرداں رہا، خوش قسمتی سے لاہور کے ادارۂ اسلامیات سے اس کتاب کا وہ نسخہ مل گیا جو دو کالموں والا تھا۔ ایک میں اصل عربی اور دوسرے میں رواں دواں اردو ترجمہ تھا تو راقم الحروف نے اس کا اوّل تا آخر مطالعہ کیا۔ اور دیگ میں چاول چکھنے کے مصداق چند فرمودات مرتب کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ جو فرزندانِ توحید اور حضرت رسالتمآب ﷺ کے فدائیوں کو تو مسحور کر دیں گے۔ لیکن عیار استخوان فروش علماء کو چونکا دیں گے۔ کیونکہ ان کی تو کامیابی اسی میں ہے کہ فرزندانِ توحید و رسالت، اندھیرے میں رہیں۔ اور مرتے دم تک انھیں پتہ ہی نہ چلے کہ جن کی عقیدت کا دم بھرتے تھے انھوں نے امت محمدیہ کو کیا پیغام دیا ہے۔

ذیل میں ترتیب وار وہ فرمودات درج کیے جاتے ہیں جو محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے اپنے عقیدت مندوں کے سامنے بیان فرمائے۔

اللہ کے سوا کسی سے مدد نہ مانگو

(روحانی اعتقاد کے ساتھ کسی برگزیدہ اور برتر ہستی کو پکارنا بھی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت کرنا شرک ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے غیر اللہ کو روحانی اعتقاد کے ساتھ پکارنے سے منع فرمایا ہے۔ قرآن میں ہے:

﴿وَ لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَ لَا يَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (یونس 10:106)

''اللہ کے سوا دوسروں کو مت پکار جو نہ تجھے نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان اگر تو ایسا کرے گا تو ظالموں سے ہوگا۔''

چنانچہ روحانی اعتقاد کے ساتھ اللہ کے علاوہ کسی شخص کو مدد کے لیے مافوق الاسباب طریقے سے پکارنا، اللہ سے شرک کرنا ہے۔ خواہ وہ شخصیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہوں یا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہو یا حضرت جبرائیل کی ہو یا حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میکائیل کی۔

اس لیے فرزندانِ توحید و رسالت یا اللہ مدد کہہ کر خاموش ہو جاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ﴾ ''کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کافی نہیں۔'' جب کہ ہمارے نادان بھائی جہالت یا ضد کی بناء پر ایک اللہ کو کافی نہیں سمجھتے اور یا اللہ مدد کے فوراً بعد یا رسول اللہ مدد، یا علی مدد کہتے ہیں)

چنانچہ سیدنا پیر عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ اپنے خطاب میں فرماتے ہیں:

[وَيْلَكَ مَا تَسْتَحِي تَطْلُبُ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ هُوَ اَقْرَبُ اِلَيْكَ مِنْ غَيْرِہٖ] (فتح الربانی مترجم: ۲۶۷)

تجھ پر افسوس تجھے حیاء نہیں آتی تو غیر اللہ سے مدد طلب کرتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ ان کی نسبت تیرے زیادہ قریب ہے۔''

پس شہہ رگ سے قریب والے کو چھوڑ کر دور والے کو پکارنا کونسی عقلمندی ہے۔

صرف اللہ تعالیٰ سے مانگو جو غنی اور بے پرواہ ہے

(علمائے سوء بھولے بھالے اور سادہ لوح مسلمانوں کو حصولِ رزق کے لیے امداد کن امداد کن یا شیخ عبد القادر! اور یا عبد القادر جیلانی شیئا للہ کا وظیفہ پڑھتے ہیں۔

جب کہ خالق کائنات نے اپنی پاک کلام میں فرمایا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ﴾ (العنکبوت 17:29)

''جن ہستیوں کو تم اللہ کے سوا پوج رہے ہو یقیناً وہ تمہارے لیے روزی کے مالک نہیں۔ تم اللہ تعالیٰ سے رزق طلب کیا کرو۔''

۲۔ چنانچہ پیرانِ پیر سیدنا عبد القادر جیلانی اپنے عقیدت مندوں کو خطاب فرماتے ہیں:

[اِنْ كَانَ وَ لَا بُدَّ لَكَ مِنَ الطَّلَبِ فَاطْلُبْ مِنْهُ لَا مِنْ خَلْقِه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاِنَّ اَبْغَضَ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَنْ يَّطْلُبُ الدُّنْيَا مِنْ خَلْقِهٖ اِسْتَغِثْ بِهٖ اِلَيْهِ هُوَ الْغَنِيُّ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ فُقَرَاءُ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ وَ لَا لِغَيْرِهِمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا](فتح الربانی مترجم:۲۵۶)

''اگر تمھیں، دنیاوی عزو منصب اور مال و دولت ، طلب کئے بغیر چارہ ہی نہ ہو تو وہ بھی اللہ ہی سے مانگو نہ کہ اس کی مخلوق سے (انبیاء و اولیائے کرام سب اللہ کی مخلوق ہیں) اللہ تعالیٰ کے نزدیک حد درجہ قابل نفرت وہ ہے جو دنیا(دنیاوی حاجات) اس کی مخلوق سے مانگتا ہے۔

اس کی بارگاہ میں اسی کو پکارو کیونکہ وہ ذات بے پرواہ اور بے غرض ہے۔ باقی سب محتاج ہیں۔ وہ نہ اپنی جان کے نفع ونقصان کے مالک نہ دوسروں کی جان کے۔

اللہ کے در کو چھوڑ کر کسی طرف مت جاؤ

(کتنے سارے نادان اور سادہ لوح مسلمان بلکہ تعلیم یافتہ بھی مشکلات اور ضروریات کے وقت اللہ کی بارگاہ چھوڑ کر آستانوں پر حاضر ہوتے ہیں یہ سب کچھ تعلیمات نبوی سے اور مشرکین عرب کے فلسفہ بت پرستی سے بے خبری کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ سرور عالم سیدنا حضرت محمد ﷺ نے حضرت عمران کے والد حضرت حصین سے ان کی بت پرستی کے وقت میں پوچھا تھا کہ اے حصین تو کتنے الٰہوں (معبودوں کو پوجتا ہے۔اس نے جواب دیا کہ سات کو، چھ زمین میں ہیں اور ایک آسمان میں۔آپ نے پوچھا کڑی ضرورت اور سخت ترین مصیبت کے وقت کسے پکارتے ہو اس نے کہا آسمان والے معبود کو۔آپ نے فرمایا اگر تم اسلام قبول کرو تو میں تجھے نفع مند کلمات بتاؤں گا۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم پڑھا کرو۔

[اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِزْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ]

جب کہ ہمارے نادان مسلمان برادران محض جہالت یا ضد کی بناء پر مشرکین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرب سے بھی آگے بڑھتے ہیں۔ اور عام حالت میں اللہ کو پکارتے ہیں۔ لیکن سخت مصیبت اور ضرورت کے وقت آستانوں پر جا کر فریادیں کرتے ہیں۔

۳۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اپنے معتقدین کو خطاب فرماتے ہیں:

[يَا قَوْمِ..... ! اِتَّبِعُوْا وَ لَا تَبْتَدِعُوْا ، وَافِقُوْا وَ لَا تُخَالِفُوْا ، اَطِيْعُوْا وَلَا تَعْصُوْا ،اَخْلِصُوْا وَ لَا تُشْرِكُوْا وَحِّدُوا الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ وَ عَنْ بَابِهٖ فَلَا تَبْرَحُوْا سَلُوْهُ وَ لَا تَسْئَلُوْا غَيْرَهٗ ، اِسْتَعِيْنُوْا وَ لَا تَسْتَعِيْنُوْا بِغَيْرِهٖ ، تَوَكَّلُوْا عَلَيْهِ وَ لَا تَتَوَكَّلُوْا عَلٰى غَيْرِهٖ] (فتح الربانی، مترجم: ۳۲۱)

”صاحبو (سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی) اتباع کرو اور بدعتی نہ بنو (شریعت کی) موافقت کرو اور مخالفت نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانو اور اس کے در کو چھوڑ کر کسی طرف مت جاؤ۔ اللہ سے سوال کیا کرو۔ اور اس کے علاوہ دوسروں سے سوال نہ کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو۔ (یا اللہ مدد کہو) اس کے سوا دوسروں سے نہیں توکل بھی اللہ پر کرو غیروں پر نہیں۔“

توحید، موحدین کے لیے نور اور شیاطین کے لیے آگ ہے

[اَلتَّوْحِيْدُ يُحْرِقُ شَيَاطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ لِاَنَّهٗ نَارٌ لِلشَّيَاطِيْنِ وَ نُوْرٌ لِلْمُوَحِّدِيْنَ كَيْفَ تَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ فِيْ قَلْبِكَ كَمْ اِلٰهٍ كُلُّ شَيْءٍ تَعْتَمِدُ عَلَيْهِ وَ تَتَّقِيْ بِهٖ دُوْنَ اللّٰهِ فَهُوَ صَنَمُكَ لَا يَنْفَعُكَ تَوْحِيْدُ اللِّسَانِ مَعَ شِرْكِ الْقَلْبِ] (فتح الربانی، ص: ۳۶۰)

”(خالص عقیدہ) توحید، انسانوں اور جنوں کے (روپ میں نظر آنے والے) شیطانوں کو جلا دیتا ہے کیونکہ وہ شیاطین کے لیے آگ اور موحدینکے لیے نور ہے تو لا الہ الا اللہ کس طرح کہتا ہے حالانکہ تیرے دل میں کتنے معبود بھرے ہیں۔ اللہ کے سوا تو جس جس چیز پر بھروسہ کرتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی تیرا بت ہے دل کے مشرک ہونے پر تجھے زبان کی توحید کچھ نفع نہ دے گی۔"

گنج بخشنے والی ہستی! اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں

(نادان اور سادہ لوح مسلمانوں کو عیار اور مشرک ملاؤں نے یہ بات باور کرا رکھی ہے کہ مالک تو اللہ ہی ہے لیکن اس نے اپنے خزانے زندہ اور فوت شدہ ولیوں کے سپرد کر رکھے ہیں اسی باطل نظریے پر انھوں نے بزرگوں کے خود ساختہ خدائی نام رکھے ہوئے ہیں کسی کو گنج بخش، کسی کو غریب نواز، کسی کو دستگیر یا غوث الاعظم کہتے ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل میں اپنے قیدی ساتھیوں کے سامنے ایسے خود ساختہ ناموں کی تردید کی اور فرمایا:

﴿يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ۝ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ......﴾ (یوسف12:39,38)

"اے میرے جیل خانے کے ساتھیوں بھلا کئی جدا جدا پروردگار اچھے ہیں یا اللہ وحدہ لاشریک جو سب پر غالب ہے۔ اس کے سوا جن جن ہستیوں کو پوجتے ہو وہ صرف نام ہی نام ہیں۔ جو تم نے اور تمہارے اباؤ اجداد نے رکھ چھوڑے ہیں۔ اللہ نے ان کے متعلق کوئی سند نہیں اتاری۔ خدا کے سوا (اصلی) حکومت کسی کی نہیں اس نے یہ حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔"

حضرت نوح علی نبینا و علیہ السلام کی قوم نے بھی اللہ کے ولیوں کے مجسمے اور تصاویر بنا کر اپنے پسند کے مطابق ان کے نام تجویز کر رکھے تھے۔ ود، محبت کا دیوتا۔ یغوث، مدد کرنے والا دیوتا۔ (غوث) وغیرہ ان کے متعلق جس طرح قوم نوح کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرکین کا عقیدہ تھا۔ اسی طرح کا عقیدہ ہمارے دور کے گمراہ ملاؤں اور صوفیوں کا ہے کہ اللہ نے ان کو خزانوں کا مالک بنایا ہوا ہے۔ اس لیے ان سے مانگنا چاہیے لیکن ہمیں پیر صاحب کی کتابوں سے اس نظریے کی تردید نظر آتی ہے)

چنانچہ سیدنا پیر عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اپنے مریدوں کو خطاب فرماتے ہیں:

[كُلُّ شَيْءٍ بِيَدِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَلَا تَطْلُبْ شَيْئًا مِنْ غَيْرِهٖ اَمَا سَمِعْتَهٗ يَقُوْلُ ﴿وَ اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَ مَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ﴾ (الحجر 21:15) مِمَّا بَقِيَ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ كَلَامٌ]

(فتح الربانی مترجم: ۵۳)

کہ ہر چیز کے خزانے اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہیں تم اس کے علاوہ کسی سے کچھ نہ مانگو۔ تم نے سنا نہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اور ایسی کوئی چیز نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں۔ اور ہم ہی مقرر اندازے کے مطابق نازل کرتے ہیں۔ اس واضح نص کے بعد کسی کلام کی گنجائش نہیں۔"

مخلوق کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھنے والا جانوروں سے بھی احمق ہے

(جس طرح انبیائے کرام صلوات اللہ علیہم ساری زندگی توحید کا پرچار کرتے رہے اور بت پرستی سے روکتے رہے۔ اس طرح صحابہ کرام اور صلحائے عظام بھی اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کرتے رہے۔ امیر المومنین سیدنا علی المرتضی بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کسی جنازہ میں شرکت فرما رہے تھے۔ اسی دوران آپ نے فرمایا تم میں کوئی ایسا ہے جو مدینہ چلا جائے ور وہاں جتنے بت ہوں۔ سب کو مسمار کر دے۔ کوئی مجسمہ ہو تو اس کی ہیئت بگاڑ دے۔ اور جتنی (بلند) قبریں ہوں انھیں زمین کے برابر کر دے۔ سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جواب دیا: اے اللہ کے پیارے رسول! میں اس کام کے لیے حاضر ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: تو پھر چل پڑو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ آپ گئے اور کام مکمل کر کے حضرت رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے جو بھی بت دیکھا اسے مسمار کر دیا۔ اور جتنی (بلند) قبریں نظر آئیں انھیں زمین کے برابر کر دیا ہے۔ اور جو مجسمہ نظر آیا اسے بگاڑ دیا تو سرورِ عالم سیدنا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اب پھر کوئی نئے سرے سے ان بتوں اور مجسموں اور قبروں کو تعمیر کرے تو سمجھ لو کہ اس نے میری نبوت کا انکار کیا۔ (مسند احمد: ۸۷، المرتضی، مولفہ ابوالحسن ندوی: ۳۳)

تو جس طرح مشرکین مکہ نے اوّلین بت شکن جد الانبیاء حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بت بنا کر بیت اللہ میں سجا رکھے تھے اور ان سے مشکلات حل کرنے اور حاجات پوری کرنے کی درخواستیں کرتے تھے۔ اسی طرح آج کل کے عیار پیروں اور ملاؤں نے بت پرستی اور قبر پرستی کی مخالفت کرنے والے بزرگوں کی قبروں کو آستانوں کی شکل دے کر انھیں پوجنا شروع کر دیا ہے) اب ہم اللہ کے مقابلے میں بندگانِ الٰہی کی بے بسی کا حال حضرت پیر عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی زبانی بیان کرتے ہیں۔ (ملخص ترجمہ)

کہ تمام مخلوق کو اس آدمی کی طرح اللہ کے سامنے عاجز اور بے بس سمجھ جس کو بلند و بالا تخت نشین اور جاہ جلال والے بادشاہ نے لمبی چوڑی تیز بہاؤ والی نہر کے کنارے صنوبر کے درخت پر سولی دے رکھا ہو۔ اور اس بادشاہ کے پاس ہر قسم کے خوفناک اسلحے کے انبار لگے ہوں۔ وہ جونسا ہتھیار چاہتا ہو اس بے بس مصلوب آدمی پر پھینکتا ہو بھلا کسی آدمی کو زیب دیتا ہے کہ وہ اتنے زبردست بادشاہ کو چھوڑ کر اس لٹکے ہوئے آدمی سے حاجت روائی اور مشکل کشائی کی درخواستیں کرے۔ اور ایسا کرنے والا شخص اس لائق نہیں کہ اس کا نام ازروئے عقل بے عقل دیوانہ ڈنگر رکھا جائے۔

اللہ کے ہاں پناہ مانگو بینائی کے بعد اندھے پن سے۔ وصل کے بعد جدائی سے اور ہدایت کے بعد گمراہی سے اور ایمان کے بعد کفر سے۔ (فتوح الغیب مترجم، صفحہ: ۴۴، مطبوعہ نوری بکڈپو لاہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیر صاحب کے اس فرمان سے ثابت ہوا کہ:

۱۔ اللہ تعالیٰ خالق کائنات ہے۔ اور تمام انبیاء، اولیاء، شہداء، اغنیاء، فقراء، شاہ و گدا اس کی مخلوق ہیں۔

۲۔ اللہ تعالیٰ ذوالجلال والاکرام، ذوالقوۃ المتین ہے۔ اور ساری کائنات اس کے سامنے اس آدمی کی طرح عاجز اور بے بس ہے جس کی مثال حضرت پیر صاحب نے اوپر بیان کی ہے۔

۳۔ جس طرح بادشاہ کو چھوڑ کر اس بے بس مصلوب آدمی سے فریاد کرنے والا بیوقوف اور گمراہ ہے۔ اس طرح اللہ کو چھوڑ کر اس کے بندوں کے سامنے مشکل کشائی اور حاجت روائی کی درخواست کرنے ولا بیوقوف اور گمراہ ہے۔

اللہ نے اپنی خدائی میں کسی کو شریک نہیں بنایا

پیر صاحب نے مشرکانہ ذہنیت رکھنے والوں کو اللہ کے سامنے کھڑا ہونے کے مہیب اور خوفناک منظر سے ڈرایا ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

[وَيُحَكَ بِاَيِّ وَجهٍ تَلْقَاهُ غَدًا وَ اَنْتَ تُنَازِعُهُ فِي الدُّنيَا مُعْرِضٌ عَنْهُ مُقبِلٌ عَلٰى خَلقِه تُنَزِّلُ حَوَائِجَكَ بِهِمْ وَ تَتَّكِلُ بِالْمُهِمَّاتِ عَلَيْهِمْ] (فتح الربانی: ۲۴٤)

”تجھ پر افسوس کل بروز قیامت تو اللہ کے سامنے کیا منہ لے کر پیش ہوگا جب کہ تو دنیا میں اس سے جھگڑتا ہے۔ اس سے منہ پھیرے ہوئے ہے۔ اس کی مخلوق کے سامنے جھکتا ہے اور ان کو اللہ کی (خدائی میں) حصہ دار سمجھے ہوئے ہے کہ اپنی حاجتوں کی ان پر پیش کرتا ہے اور اہم معاملات میں ان پر بھروسہ کرتا ہے۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہڈ حرام سجادہ نشینوں اور مولویوں کی غلط بیانیوں کا ردّ

موجودہ بیروز گاری کے بھیانک دور میں پیر نما ٹھگ اور مولوی نما بھیڑیے دھڑا دھڑ آستانے تعمیر کرا رہے ہیں کیونکہ یہ کاروبار بڑا منافع بخش اور دیرپا ہے۔ نہ اس کے لیے سرمائے کی ضرورت ہے۔ نہ تعلیم حاصل کرنے کی۔ بس قبر بنا کر اس پر سبز چادر ڈالنے اور سبز جھنڈا لے کر بیٹھنے کی ضرورت ہے بس چند ماہ کے بعد وہاں گنبد تعمیر ہونا شروع ہو جائے گا۔ پھر عرس شروع ہو جائے گا انتخابات کے موقع پر امیدواران اسمبلی اپنے سپورٹروں سمیت وہاں شرکت کریں گے۔ اور نوزائیدہ گدی نشینوں اور صاحبزادوں کو جن کے حسب نسب اور علم وعمل سے واقفان حال متنفر ہوتے ہیں) نذرانوں سے نوازیں گے۔

چنانچہ یہ گدی نشین اپنے فراڈ اور جہالت کے حق میں عرسوں پر مردہ ضمیر اور ایمان فروش مولویوں سے وعظ کرواتے ہیں۔ جو اپنے وعظوں میں لوگوں کو حضرت سیدالمرسلین کے مقدس نام پر جھوٹی روایات بیان کرتے ہیں کہ:

[اِذَا اَعْیَتْکُمُ الْاُمُوْرُ فَعَلَیْکُمْ بِاَصْحَابِ الْقُبُوْرِ]

''جب تمھیں حوادثات زمانہ تھکا دیں تو تم قبروں والوں کے پاس جاؤ۔''

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ایسا کرنے والوں کو گمراہ قرار دیا ہے۔ سورۂ رعد آیت :15,14 میں ہے:

''اسی اللہ کو پکارنا برحق ہے۔ رہیں وہ دوسری ہستیاں جنھیں یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔ وہ ان کی دعاؤں کا کوئی جواب نہیں دے سکتیں انھیں پکارنا تو ایسا ہے جیسے کوئی شخص پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر اس سے درخواست کرے کہ وہ (پانی) اس کے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ پانی اس تک پہنچنے والا نہیں۔ بس اسی طرح (دین حقہ) کے منکروں کے پکار محض بے اثر ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن یہ عیار گدی نشین اپنے مریدوں کو قرآن کے ترجمہ کی طرف آنے نہیں دیتے کہ مبادہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف پلٹ نہ جائیں۔ اور ان کا دھندا ماند نہ پڑ جائے۔ چنانچہ یہ لوگ اپنے مریدوں کو جھوٹے واقعات سنا کر خوش کرتے ہیں۔ جس قسم کے واقعات سے استدلال کرتے ہیں۔ اور بڑے مزے سے مریدوں کو سناتے ہیں اس کی مثال عرض کرتا ہوں۔

''تذکرہ غوثیہ'' (ص:314، مطبوعہ تجلی دہلی) میں ہے کہ:

ایک روز کسی شخص نے کہا کہ اولیاء اللہ سے کچھ فیض حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔ بعد مردن مثل جماد ہو جاتے ہیں۔ اس وقت (پیر غوث علی شاہ کی زبان سے) ارشاد ہوا کہ ہم کو ایک نقل یاد آئی دکن میں ایک فاحشہ عورت مر گئی تھی۔ جنگل میں دفن کی گئی اس جانب کو جو شخص تنہا جاتا وہ چھلاوہ بن خواہش پوری کراتی تعجب ہے کہ ایک فاحشہ عورت تو اپنے فحش میں ایسی کامل ہو اور اولیاء اللہ سے کچھ بھی فیض نہ ہو۔

جاہل مرید اس پر سر دھنتے ہیں اور وہابیوں کو کوسنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ سید اولیاء حضرت پیر عبد القادر جیلانی کی تعلیم ان کے اس فلسفے کے یکسر خلاف ہے وہ فرماتے ہیں:

قبروں میں مدفون صالحین و طالحین اللہ کے سامنے بے بس ہیں

[اَللّٰهُمَّ اَهلُ الْقُبُوْرِ رَهَائِنُ الذُّنُوْبِ لَا يُطْلَقُوْنَ وَ اُسَارٰى وَحْشَةٍ لَا يُفَكُّوْنَ وَ غُرَبَاءُ سَفَرٍ لَا يُنْتَظَرُوْنَ مَحَتْ دَارِسَاتُ الثَّرٰى مَحَاسِنَ وُجُوهِهِمْ وَ جَاوَرَتْهُمُ الْهَوَامُ فِي مَلَاحِدِ قُبُوْرِهِمْ فَهُمْ جُمُوْدٌ لَا يَتَكَلَّمُوْنَ وَ جِيْرَانُ قُرْبٍ لَا يَتَزَاوَرُوْنَ وَسُكَّانُ لَحْدٍ اِلَى الْحَشْرِ لَا يَظْعَنُوْنَ رَفِيهِمْ مُحْسِنُوْنَ وَمُسِيئُوْنَ مُقَصِّرُوْنَ وَ مُجْتَهِدُوْنَ] (غنیۃ الطالبین مترجم:٦٣٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ کریم۔ قبروں والے گناہوں کی بدولت مقید ہیں۔ ان کی رہائی ممکن نہیں۔ وہ وحشت کے قیدی ہیں آزاد نہیں ہو سکتے وہ ایسے مسافر ہیں جن کا انتظار کوئی نہیں کر رہا قبروں کی مٹی نے ان کے چہروں کی خوبصورتی مٹا دی اور حشرات الارض ان کی قبروں میں ان کے مجاور ہیں۔ وہ بے جان ہیں کلام نہیں کر سکتے وہ قریب کے پڑوسی ہیں۔ لیکن مل نہیں سکتے۔ وہ قبروں میں پڑے ہیں حشر تک وہاں سے حرکت نہیں کر سکتے۔ ان میں نیکوکار (بزرگ) بھی ہیں۔ اور گنہگار بھی کوتاہی کرنے والے بھی اور سرگرم رہنے والے بھی اے اللہ جو اپنی جگہ پر خوش خرم ہیں ان کی خوشی میں اضافہ فرما اور جو غمناک ہیں ان کے غم کو سرور میں بدل دے۔''

قبروں میں مدفون انسانوں کی بے بسی کے متعلق پیران پیر سیدنا عبد القادر جیلانی کی مندرجہ بالا دعا کو دوبارہ غور سے پڑھ کر فیصلہ فرمائیں کہ محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی قبروں میں مدفون بزرگوں کی بے بسی کا اعتقاد رکھتے ہیں؟ یا انھیں حاجت روا اور مشکل کشا اور متصرف فی الامور سمجھتے ہیں؟ اور یہ بھی فیصلہ فرمائیں کہ قبروں میں مدفون بزرگوں کی بے بسی کے معاملے میں پیر صاحب اہل حدیث والا عقیدہ رکھتے ہیں؟ یا بریلویانِ برصغیر کا جو ان کی قبروں کو تجارت گاہیں بنائے بیٹھے ہیں؟

خود ساختہ واسطے اور وسیلے اٹھا دو

ان سب وضاحتوں کے باوجود مشرکانہ ذہنیت رکھنے والے عیار ملاؤں سادہ لوح اور بھولے مسلمانوں کو ایک نئے انداز سے دوزخ کا ایندھن بناتے ہیں کہ ہم ولیوں اور قطبوں کو کائنات کا خالق و مالک نہیں سمجھتے بلکہ وہ ولی اور قطب اللہ کے بخشے ہوئے خزانوں کے مالک ہیں۔ بذات خود رازق نہیں ہیں لہٰذا ہم ان سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں اللہ کے خزانوں سے دو۔ تو وہ دیتے ہیں۔

حالانکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ایسا عقیدہ رکھنے والے مشرکین سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ کی وہ طواف کعبہ کے دوران کہتے تھے:

[لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔اِلَّا الَّذِیْ تَمْلِكُهٗ وَ مَا مَلَكَ]

"اے اللہ! ہم حاضر ہیں، حاضر ہیں تیری بادشاہی میں کوئی حصہ دار نہیں مگر جس کو تو نے مالک بنایا یا بذات خود وہ مالک نہیں ہے۔

کبھی کہتے کہ یہ ہمارے سفارشی ہیں۔

﴿وَ يَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ (یونس 10:18)

"اور کہتے جس طرح وزیروں کے بغیر بادشاہ تک رسائی نہیں اور سیڑھی بغیر چھت پر جانا ممکن نہیں اسی طرح ان کے بغیر اللہ کے دربار میں رسائی نہیں۔ ان کے اس فلسفہ کی اللہ نے اسی آیت میں تردید فرمائی) اور پیر صاحب بھی اسی نظریہ کی تردید کرتے ہیں اور فرماتے:

[اِرْفَعُوا الْوَسَائِطَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهٗ فَاِنَّ وَقُوْفَكُمْ مَعَهَا هَوَسٌ لَا مُلْكَ وَ لَا سُلْطَانَ وَ لَا غِنٰی وَ لَا عِزَّ اِلَّا لِحَقِّ عَزَّوَجَلَّ]

(فتح الربانی: ٢٤٦)

(صاحبو) اپنے اور اللہ کے درمیان (مخلوق کے واسطے اٹھا دو کیونکہ تمہارا ان واسطوں کے ساتھ پڑا رہنا ہوس ہی ہوس ہے۔ حکومت و سلطنت اور تونگری عزت سوائے حق تعالیٰ کے کسی کے لیے نہیں"

سیڑھیوں اور چھتوں کی مثال دینے والا مولوی اور صوفی کس قدر احمق ہے کہ سیڑھی کے سامنے ہاتھ جوڑنے اور اس کے پاؤں پکڑ کر چھت تک پہنچانے کی فریاد کرنے والا کبھی چھت پر نہیں چڑھ سکتا جب تک کہ وہ خود سیڑھی پر نہ چڑھے اس طرح نبیوں اور ولیوں کی تعلیمات پر عمل نہ کرنے والا محض ان کے نام جپ کر خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولیاء کرام کی سیرت اپناؤ......ان کے نام پر بزنس نہ کرو

(جس طرح گدھا شیر کی کھال پہننے سے شیر نہیں بن سکتا اسی طرح ولیوں کا روپ دھارنے والا عیار صوفی اور مولوی کبھی ولی نہیں بن سکتا خواہ وہ کتنا ہی ولیوں کے ٹھیکیدار ہونے کا دعوے کرتا پھرے اور منہ پھاڑ کر اولیائے کرام کے متعلق لوگوں کو جھوٹے واقعات سناتا پھرے کہ ایک دن وہ کسی مائی نے گیارھویں نہ دی تو غوث پاک نے اس کے بیٹے کی بارات کے ساتھ جانے والے باراتیوں کا بیڑا غرق کردیا جو بارہ سال بعد تیرا، پیر صاحب نے اولیاء کے ایسے ہی گمراہ ٹھیکیداروں کی ڈانٹ پلائی) اور فرمایا:

[لَا تَقْنَعْ مِنْ اَحْوَالِهِمْ بِالْاِسْمِ وَالتَّزِيِّ بِزِيِّهِمْ وَ اتَّشَدُّقِ بِكَلَامِهِمْ لَا يَنْفَعُكَ ذٰلِكَ مَعَ مُخَالِفَتِكَ لِاَفْعَالِهِمْ ۔ اَنْتَ كَدِرٌ بِلَا صَفَاءٍ خَلْقٌ بِلَا خَالِقٍ دُنْيَا بِلَا آخِرَةٍ بَاطِلٌ بَلَا حَقِيْقَةٍ۔ ظَاهِرٌ بِلَا بَاطِنٍ قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ بِلَا اِخْلَاصٍ۔ اِخْلَاصٌ بِلَا اِصَابَةِ السُّنَّةِ] اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَقْبَلُ قَوْلًا بِلَا عَمَلٍ وَ لَا عَمَلٌ بِلَا اِخْلَاصٍ وَ لَا يَقْبَلُ شَيْئًا مِنَ الْجُمْلَةِ غَيْرِ مُوَافِقٍ بِكِتَابِهٖ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ]

کہ اولیائے کرام کے حالات محض شہرت کمانے اوران کا سا روپ دھارنے پر اکتفاء نہ کر اور نہ منہ پھاڑ پھاڑ کر ان کے ارشادات بیان کر کیونکہ تو ان کے افعال (سیرت وکردار) کی مخالفت کرتا ہے۔ لٰہذا یہ (نقالی اور عیاری) تجھے کام نہ دے گی۔ تو کدورت ہے بغیر صفائی کے۔ خلق ہے بغیر خالق کے دنیا ہے بغیر آخرت کے۔ باطل ہے بلا حقیقت کے ظاہر ہے بلا باطن کے۔ قول ہے بغیر عمل کے۔ عمل ہے بغیر اخلاص کے۔ اخلاص ہے بلا موافقت کے۔ اللہ تعالیٰ قول کو بلا عمل قبول نہیں کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ عمل بغیر اخلاص کے اور نہ کسی ایسے عمل کو جس کا ثبوت قرآن وسنت سے نہ ہو۔

کیونکہ اولیائے کرام کے کچھ منفرد اوصاف ہوتے ہیں جو انھیں بہروپیے ولیوں اور عیار پیروں سے ممتاز کرتے ہیں اور وہ یہ ہیں:

عارفاں را شش نشانی بسربسر
رنگ زرد، آہ سرد چشم تر
کم خوردن کم گفتن، خوابش حرام
غیر ازیں عارف نباشد والسلام

''معرفت خداوندی رکھنے والے ولیوں کی چھ نشانیاں ہیں۔(اور وہ یہ ہیں) رنگ زرد ہونا، آہ سرد ہونا، آنکھیں تر ہونا، کم بولنا کم کھانا کم سونا (جو نہ سونے کے برابر ہو) ان صفات رکھنے والوں کے سوا کوئی ولی نہیں ہوسکتا۔(والسلام)

کیونکہ اولیاء کرام نے روکھی سوکھی کھا کر گزارہ کرلیا اور جھونپڑیوں میں سونا گوارا کرلیا۔ لیکن اپنی خود داری اور عزت نفس پہ آنچ نہ آنے دی۔ لیکن یہ نوزائیدہ سجادہ نشین اور علمائے سوء (جاگیرداروں، صنعت کاروں اور دنیا داروں سے حصول اوساخ کے لیے ان کے ڈیروں پر حاضریاں لگواتے ہیں انھیں اپنے سالانہ عرسوں میں کرسی صدارت پر بٹھا کر ان سے۔اپنی اپنی گدیوں اور آستانوں کے لیے روپے پیسے کا سوال کرتے ہیں تاکہ ان کی اولادیں برہمن زادوں کی طرح مفت میں پلتی رہیں۔

زاہدوں کے لباس میں خونخوار بھیڑیے

ایسے دنیا پرست مشائخ اور سجادہ نشینوں کے متعلق سیدنا پیر عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں:

[یَدْعُوا النَّاسَ اِلَی اللّٰہِ وَ ھُوَ یَفِرُّ مِنْہُ فَیَسْتَقْبِحُ غَیْبَ غَیْرِہٖ وَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَدُوْمُ هُوَ عَلٰى مِثْلِهِ فِيْ نَفْسِهٖ يُظْهِرُ لِلنَّاسِ تَنَسُّكًا يُبَارِزُ اللّٰهَ بِالْعَظَائِمِ مِنَ الْمَعَاصِيْ وَ اِذَا خَلَا كَاَنَّهٗ ذِئْبٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَ هُوَ الَّذِيْ حَذَّرَ مِنْهُ النَّبِيُّ ﷺ، يَقُوْلُ اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ عُلَمَاءِ السُّوْءِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا](فتوح الغيب:٧٤)

"لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہے لیکن خود اس سے بھاگتا ہے۔ دوسرے کے عیب کو برا جانتا ہے۔ اور خود انھی عیبوں پر عمل پیرا ہے۔ اور لوگوں پر پارسائی اور بزرگی ظاہر کرتا ہے (لیکن اندر خانے) بڑے گناہوں کا ارتکاب کرکے خدا کا مقابلہ کرتا ہے۔ جب تنہا ہوتا تو گیا لباس پوش بھیڑیا ہے۔ یہ وہ (مولوی اور پیر) جس سے حضور نبی کریم ﷺ نے ڈرایا ہے کہ مجھے اپنی امت پر زیادہ خوف علمائے سوء (کے حملے) کا ہے۔ ہم اللہ کے ہاں پناہ طلب کرتے ہیں ایسے (مولویوں سے)

بدعات کے ارتکاب کا خوفناک انجام

چوری، ڈاکہ زنی، شراب نوشی، کذب بیانی، کو کوئی عالم بدعت نہیں کہتا کیونکہ یہ کبیرہ گناہ ہیں۔ ہر شخص جانتا ہے کہ ان گناہوں کے ارتکاب سے دنیا و آخرت میں باز پرس ہوگی۔ لیکن بدعت کیا چیز ہے جس کو حضور نبی کریم ﷺ نے گمراہی سے تعبیر کیا ہے۔

[كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ]

کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی جہنم میں ہے اس کی وضاحت خود سیدنا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہے کہ:

[مَنْ عَمِلَ عَمَلًا عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ]

"جو ایسا عمل کرے جس پر میرا حکم نہیں ہے وہ مردود عمل ہے۔" یہ قل، تیجے، ساتے، چالیسویں، عرس، میلاد جیسے اعمال کے متعلق کوئی بتا سکتا ہے کہ یہ حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہل بیت عظام نے کیے ہیں یا ان کا حکم دیا ہے۔

لیکن ان کے کرنے والے بھولے بھالے مسلمانوں کو مشائخ نے باور کرا رکھا ہے کہ یہ نیکیاں ہیں۔

یہی وجہ ہی چور کو چوری سے ڈاکو کو ڈاکہ زنی سے شرابی کو شراب سے توبہ نصیب ہو جاتی ہے لیکن بدعتی کو بدعت سے توبہ کم ہی نصیب ہوتی ہے کیونکہ وہ اس گمراہی کو نیکی اور بدعت حسنہ سمجھ کر اپنائے ہوئے ہے۔

چنانچہ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اپنے عقیدت مندوں کو بڑے درد سے بدعات کے ارتکاب کے خوفناک انجام سے ڈراتے ہیں:

[لَا تُبْتَدِعُ فِي دِيْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ اِتَّبِعِ الشَّاهِدَيْنِ الْعَادِلَيْنِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَاِنَّهُمَا يُوْصِلَانِكَ اِلٰى رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ۔ أَمَّا اِنْ كُنْتَ مُبْتَدِعًا فَشَاهِدَاكَ عَقْلُكَ وَ هَوَاكَ فَلَا جَرَمَ يُوْصِلَانِكَ اِلَى النَّارِ وَ يُلْحِقَانِكَ بِفِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا] (فتح الربانی: ۳۲۳)

''اللہ تعالیٰ کے دین میں بدعت جاری نہ کرو۔ اور اس چیز کو دین نہ بناؤ جس کا وجود اللہ کے دین میں نہیں ہے۔ دو انصاف پسند گواہوں یعنی قرآن و حدیث کی پیروی کرو۔ یہ تمھیں اللہ تک پہنچا دیں گے۔

اور اگر تم بدعات کے مرتکب ہو گئے تو تمہارے دونوں گواہ تماری عقل اور خواہش نفس (خوش عقیدگی) ہوں گے۔ جو تمھیں ہر حال میں جہنم میں گرائیں گے اور فرعون، ہامان اور ان کے لشکروں سے ملا دیں گے۔

ہمدردانہ گزارش:

محترم قارئین کرام اب آپ کا فرض ہے کہ پیر صاحب کے سچے اور بے لوث عقیدت مندوں کو پہچانیں۔ اور مکار، عیار استخوان فروشوں کو دھتکاریں۔ جو گلے پھاڑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھاڑ کر ان کی عقیدت مندی کا دم بھرتے ہیں اور بھولے بھالے مسلمانوں کی جیبیں خالی کرتے ہیں کیونکہ ان کا پیر صاحب سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ پیٹ کے بندے ہیں۔ بزرگوں کے نام پر کھاتے ہیں لیکن ان کے ارشادات پر عمل کرنے سے روکتے ہیں۔قرآن میں اللہ تعالیٰ ایسے ہی مولویوں اور پیرنما ٹھگوں کے متعلق فرمایا ہے:

﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾(التوبة 9:34)

اے اہل ایمان بہت سے مولوی اور پیرلوگوں کے مال ناجائز طریقے سے کھاتے ہیں۔اور اللہ کی راہ پر چلنے سے روکتے ہیں۔

استواء علی العرش کے منکرین کو ڈانٹ

بہت سے بریلوی اور دیوبندی صوفیاء اللہ رب العرش العظیم کی ذات کو عرش پر مستوی نہیں مانتے اور ہند پروہتوں اور یونانی ملحدین کے نظریہ حلول اتحاد پر یقین رکھتے ہوئے۔ یوں کہتے ہیں کہ اللہ کی ذات لا مکان ہے اور وہ ہر جگہ موجود ہے اور یوں کہتے ہیں کہ اللہ کو عرش پر مستوی ماننے سے قید اور جہت لازم آئے گی۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنے قصیدہ نونیہ میں گمراہوں کے اس غلط عقیدہ کے رد میں اکیس (۲۱) سے زیادہ قرآن وسنت کے دلائل پیش کیے ہیں اور اس باطل عقیدے کے پرخچے اڑا کر رکھ دیے ہیں۔

چنانچہ سیدنا حضرت پیر عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ اپنے وعظ میں انھیں ان کلمات سے ڈانٹ پلاتے ہیں:

[اَمَا تَسْتَحْيُوْنَ يَصِفُ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ نَفْسَهٗ بِصِفَاتٍ يَرْضَاهَا لَهٗ تَتَاوَلُوْنَهَا وَ تَرُدُّوْنَهَا عَلَيْهِ۔ مَا يَسَعُكُمْ مَا وَسِعَ مَنْ تَقَدَّمَهُمْ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ رَبَّنَا عَزَّوَجَلَّ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا قَالَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ غَيْرِ تَشْبِيْهٍ وَ لَا تَعْطِيْلٍ وَ لَا تَجْسِيْمٍ]

"تم کو شرم نہیں آتی اللہ رب العزت تو اپنی ذات کے لیے ایسی صفات بیان کرتا ہے جو اس نے اپنے لیے پسند کی ہیں اور تم ان کی تاویلیں کرتے ہو اور انھیں حق تعالیٰ پر ردّ کرتے ہو (کہ یہ اس کے لیے مناسب نہیں) کیا تمھیں اسلاف کرام صحابہ کرام، اور تابعین عظام کی طرح ایمان لانا کافی نہ تھا کہ ہمارا رب عرش پر مستوی ہے (تو انھوں نے ان آیات کو بحالھا) مان لیا کہ واقعی ہمارا رب عزوجل عرش پر ہے۔ مگر بلا تشابہت اور بلا تعطیل اور بلا جسیمت کے۔"

گمراہ کن عقیدے کا ردّ

شیخ جیلانی فرقہ سالمیہ کی گمراہی کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ (اور بدقسمتی سے س ملک کے بعض مدعیان عشق رسول اپنی تقریروں میں یہ یہی گمراہ کن عقیدہ بیان کرتے ہیں ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ نبوت کے نزول اور جبرائیل کی آمد سے قبل آنحضت ﷺ نے قرآن مجید حفظ کر رکھا تھا مگر قرآن ان لوگوں کو جھوٹا ثابت کرتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتٰبُ وَ لَا الْاِيْمَانُ﴾ (الشوری 52:42)

"تو یہ نہیں جانتا تھا کہ کتاب چیز کیا ہے اور نہ ہی ایمان کو جانتے تھے۔"

نیز فرمایا:

﴿وَ مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ﴾

(العنکبوت 48:29)

"تو اس سے پہلے پڑھنا نہیں جانتا تھا نہ ہی اپنے دائیں ہاتھ سے لکھ سکتا تھا۔"

آگے فرماتے ہیں کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آدمیوں کی زبان سے خود قرآن مجید پڑھتا ہے (اور بدقسمتی سے اس ملک میں بھی فرقہ وجودیہ بھی یہی عقیدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتا ہے کہ بندے میں رب بولتا ہے) لوگ قرآن کو اسی کی زبان سے سنتے ہیں۔

یہ قول اس بات دلالت کرتا ہے کہ اللہ خود بندے میں اتر آتا ہے۔ اور اس سے یہ بھی ہوتا ہے کہ اللہ آواز سے پڑھتا ہے اور تلفظ ادا کرتا ہے۔ ایسا اعتقاد رکھنا کفر ہے اور ہم اس سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

اس عقیدے کا رد کہ اللہ ہر جگہ یا ہر مقام پر بالذات موجود ہے

فرماتے ہیں کہ ان کا عقیدہ ہے کہ خدا ہر جگہ اور ہر مقام پر موجود ہے۔ عرش اور فرش دونوں برابر ہیں ان میں کوئی فرق نہیں، قرآن کریم اس عقیدے کو بھی جھوٹا ثابت کرتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے: ﴿الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ کہ اللہ نے عرش پر قرار پکڑا۔

یہ نہیں کہا کہ اس نے زمین پر قرار پکڑا اور نہ ہی یوں کہا جا سکتا ہے کہ اس نے حاملہ عورتوں کے پیٹ یا پہاڑوں یا کسی اور جگہ قرار پکڑا۔ (غنیۃ مترجم، ص: ۲۱۰)

مومنوں اور شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں قبروں میں نہیں

جس طرح بت پرستوں کا عقیدہ ہے کہ ان کے دیوتاؤں اور دیویوں کی روحیں ان کے بتوں اور مجسموں میں اتر آتی ہے اور جو کوئی ان کے بتوں اور مجسموں کے سامنے نیاز مندانہ جبیں جھکائے وہ ان سے خوش ہوتی ہیں اور انھیں پرمیشر اور بھگوان تک پہنچا دیتی ہیں اس طرح قبر پرستوں کا بھی عقیدہ ہوتا ہے کہ ہمارے بزرگوں کی روحیں ان کی قبروں میں ہوتی ہیں اور اگر ان کی قبر پر پرندہ بیٹھ جائے تو وہ یہ بھی معلوم کر لیتی ہیں کہ وہ نر ہے یا مادہ بلکہ بعض جہال تو تہمبند باندھ کر قبرستان سے بھی نہیں گزرتے کہ مبادا قبروں والے ان کا ستر نہ دیکھ لیں) جب کہ احادیث صحیحہ اس عقیدے کا رد کرتی ہیں) اور انھیں احادیث کی بناء پر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی لکھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: شہداء اور مومنین کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے قالب میں عرش کے نیچے نور کی قندیلوں میں رہتی ہیں بہشت میں چرتی ہیں جب دوسری دفعہ صور پھونکا جائے گا اس وقت وہ اتر کر اپنے اپنے جسموں میں آ جائیں گی۔ قیامت کے دن حساب کتاب کے لیے پیش ہوں گے۔ جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے جو بھائی جنگ احد میں شہید ہوئے ہیں اللہ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے قالب میں رکھا ہے وہ بہشت میں چرتی ہیں اور نور کی قندیلوں میں عرش کے نیچے رہتی ہیں۔ جب انھیں عمدہ کھانا ملتا ہے اور پینے کے لیے پاک اور عمدہ چیزیں دی جاتی ہیں اور انھیں آرام ملتا ہے تو کہتے ہیں کوئی ہے جو ہمارے بھائیوں کو خبر دے کہ ہم بہشت میں زندہ ہیں اور ہمیں خوب رزق ملتا ہے پھر فرمایا:

تم جہاد کو ہرگز ترک نہ کرنا اور کافروں سے لڑتا رہنا اللہ تعالیٰ فرماتا اور وہ بہت سچا ہے میں۔ (آپ شہداء مومنوں کا پیغام) انھیں پہنچاتا ہوں اور ان کے حق میں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا:

﴿وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ o فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾

(ال عمران 170,169:3)(غنیۃ الطالبین: ۱۲۶، مترجم)

اور جو کچھ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی نے مومنین کی روحوں کے ٹھکانے کے متعلق بیان کیا ہے اس کے متعلق ایک ایسی حدیث سنے جس کی سند میں مذاہب متبعہ کے تین عظیم المرتبت امام آئے ہیں۔ ایک تو امام احمد بن حنبل دوسرے امام شافعی اور تیسرے امام مالک بن انس رحمہم اللہ کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ تَعَلَّقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ اِلٰى جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهُ]

"مومن کی روح ایک پرندہ ہے جو جنت کے درخت سے کھاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ اللہ اس کو اس کے بدن میں اس روز لوٹائے گا جب اسے اٹھائے گا۔ (ابن کثیر بحوالہ ترجمان القرآن، پارہ نمبر:۴، صفحہ نمبر:۵۳۵)

البتہ شہداء کا معاملہ بہت بلند ہے ان کی روحیں مثل ستاروں کے ہیں، بنسبت عام ارواح مومنین کے کہ انھیں خود اڑنا پڑتا ہے۔

کسب و ہنر اپناؤ اور گداگری چھوڑ دو!

بہت سے لوگ بزرگوں کے ملنگ اور فقیر بن کر گداگری کرتے ہیں اور عوام الناس سے ان کے نام پر نذر و نیاز وصول کرتے ہیں۔ ساتھ ساتھ ان کی دنیا و عاقبت اور اپنی آخرت تباہ کرتے ہیں حالانکہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اس بات کے سخت خلاف تھے وہ فرماتے ہیں:

[يَا مَحْرُوْمُ لَا تَخْلَ مِنْ يَدِكَ الْكَسْبَ فِي التَّوَكُّلِ عَلٰى مَا فِي اَيْدِي النَّاسِ وَ تَكْدِي مِنْهُمْ فَتَكْفُرُ نِعْمَةَ الْاَقْدَارِ فَيَمْقُتُكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ يُبْعِدُكَ تَرْكَ الْكَسْبِ وَالْكِدْيَةِ مِنَ النَّاسِ عُقُوْبَةَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لِلْعَبْدِ] (فتح الربانی:۲۹۱)

اے محروم تو لوگوں کے مال و دولت پر بھروسہ مت رکھ کہ کسب و ہنر چھوڑ کر ان سے بھیک مانگنے لگے کیونکہ ایسا کرنے سے تو مقدر کا ناشکرا بن جائے گا پھر اللہ عزوجل تجھ پر ناراض ہو جائے گا۔ اور تجھے اپنی رحمت سے دور کر دے گا کیونکہ کسب چھوڑنا اور لوگوں سے (چندا) بھیک مانگنا بندہ کے لیے عذاب الٰہی ہے۔"

مزید فرماتے ہیں:

[وَيْحَكَ اِجْعَلْ دُكَّانَكَ وَ مَالَكَ لِعَيَالِكَ تَكْسِبُ لَهُمْ بِاَمْرِ الشَّرْعِ وَ يَكُوْنُ قَلْبَكَ مُتَوَكِّلًا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اُطْلُبْ رِزْقَكَ وَ رِزْقَهُمْ مِنْهُ لَا مِنَ الْمَالِ وَالدُّكَّانِ] (فتح الربانی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجھ پر افسوس! تو اپنی دکان اور اپنے مال کو تو اپنی بیوی بچوں کے لیے تجویز کر کہ حکم شریعت کے مطابق ان کے لیے کماتا رہ اس حال میں کہ تیرا دل اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والا ہو اور تو اپنا اور ان کا رزق اللہ کے ہاں تلاش کر مال اور مکان سے نہ کر۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

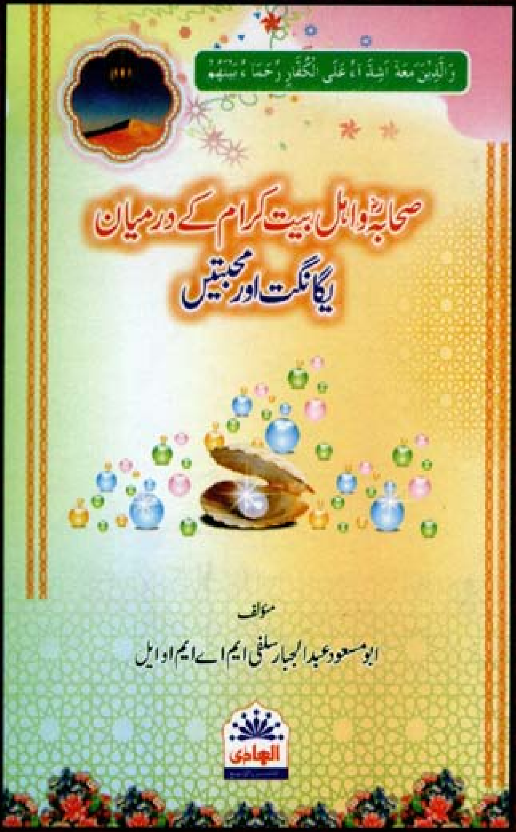

الھادی
للنشر والتوزیع
پبلشر بک سیلرز ڈسٹری بیوٹرز

۲۸۔ غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور۔
فون: 042 37361473 موبائل: 0300-6609226,
ای میل: alhaadi38@gmail.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ